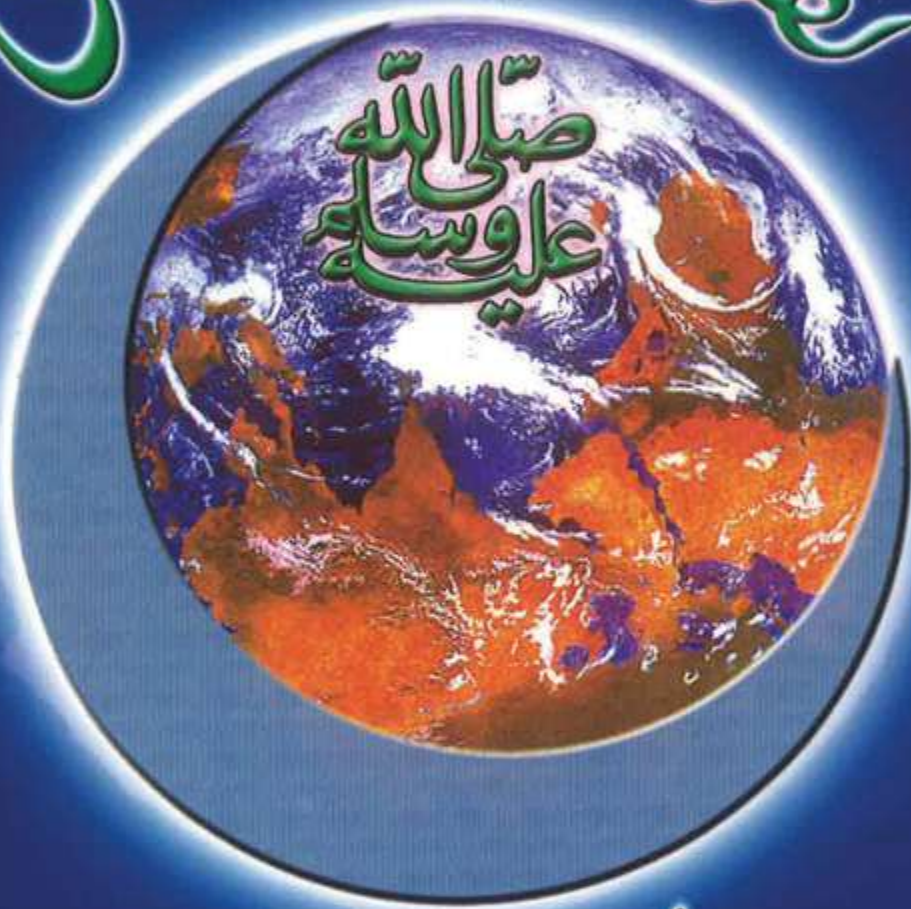


پیشہ سیر عہدِ نبوی



علی محمد خان

تقویم عہد نبوی ﷺ

علی محمد خان

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں۔

کتاب	تقویم عہد نبوی ﷺ
مؤلف	علی محمد خاں
ناشر	ڈاکٹر نور محمد یوسف زئی
نظر ثانی	پروفیسر ڈاکٹر ثار احمد
طبع	
طبع اول	جنوری 2007ء
قیمت	=/250 روپے

پتہ: پاکستان

ڈاکٹر نور محمد یوسف زئی (ایف۔ آر۔ سی سائیک)
E-66/1، بلاک۔ 7، گلشن اقبال، کراچی۔

فون: 021-4962589

پتہ: انگلستان

Dr. N. M. Yousufzal

FRC Psych

203 Walsall Road

Four Oaks

Sutton Coldfield

West Midlands B74 4QA

U.K.

Tel: 004401213530656

E-mail: nooryousufzal@hotmail.com

فہرست مضامین

صفحہ نمبر	عنوان / مضمون	نمبر شمار
۹	عرض ناشر ڈاکٹر نور محمد یوسف زئی	(۱)
۱۰	عرض مؤلف علی محمد خان	(۲)
۱۸	مقدمہ پروفیسر ڈاکٹر ثار احمد	(۳)
۳۵	حصہ اول..... تقویم قبل ہجرت	(۴)
۳۶	قری تقویم ۵۷۱ قبل ہجری اور اس کے متوازی تقویم	(۵)
۳۷	" " ۵۶ " "	(۶)
۳۸	" " ۵۵ " (ولادت رسول مقبول ﷺ)	(۷)
۳۹	" " ۵۴ " "	(۸)
۴۰	" " ۵۳ " "	(۹)
۴۱	" " ۵۲ " "	(۱۰)
۴۲	" " ۵۱ " "	(۱۱)
۴۳	" " ۵۰ " "	(۱۲)
۴۴	" " ۴۹ " "	(۱۳)
۴۵	" " ۴۸ " "	(۱۴)
۴۶	" " ۴۷ " "	(۱۵)
۴۷	" " ۴۶ " "	(۱۶)
۴۸	" " ۴۵ " "	(۱۷)
۴۹	" " ۴۴ " "	(۱۸)
۵۰	" " ۴۳ " "	(۱۹)
۵۱	" " ۴۲ " "	(۲۰)
۵۲	" " ۴۱ " "	(۲۱)
۵۳	" " ۴۰ " "	(۲۲)

صفحہ نمبر	عنوان / مضمون	نمبر شمار
۵۳	قری تقویم و س قبل ہجری اور اس کے متوازی تقاویم	(۲۳)
۵۵	" " ۳۸	(۲۴)
۵۶	" " ۳۷	(۲۵)
۵۷	" " ۳۶	(۲۶)
۵۸	" " ۳۵	(۲۷)
۵۹	" " ۳۴	(۲۸)
۶۰	" " ۳۳	(۲۹)
۶۱	" " ۳۲	(۳۰)
۶۲	" " ۳۱	(۳۱)
۶۳	" " ۳۰	(۳۲)
۶۴	" " ۲۹	(۳۳)
۶۵	" " ۲۸	(۳۴)
۶۶	" " ۲۷	(۳۵)
۶۷	" " ۲۶	(۳۶)
۶۸	" " ۲۵	(۳۷)
۶۹	" " ۲۴	(۳۸)
۷۰	" " ۲۳	(۳۹)
۷۱	" " ۲۲	(۴۰)
۷۲	" " ۲۱	(۴۱)
۷۳	" " ۲۰	(۴۲)
۷۴	" " ۱۹	(۴۳)
۷۵	" " ۱۸	(۴۴)
۷۶	" " ۱۷	(۴۵)

صفحہ نمبر	عنوان / مضمون	نمبر شمار
۷۷	قری تقویم ۱۶ قبل ہجری اور اس کے متوازی تقویم	(۴۶)
۷۸	" " ۱۵	(۴۷)
۷۹	" " ۱۴	(۴۸)
۸۰	" " ۱۳	(۴۹)
۸۱	" " ۱۲	(۵۰)
۸۲	" " ۱۱	(۵۱)
۸۳	" " ۱۰	(۵۲)
۸۴	" " ۹	(۵۳)
۸۵	" " ۸	(۵۴)
۸۶	" " ۷	(۵۵)
۸۷	" " ۶	(۵۶)
۸۸	" " ۵	(۵۷)
۸۹	" " ۴	(۵۸)
۹۰	" " ۳	(۵۹)
۹۱	" " ۲	(۶۰)
۹۲	" " ۱	(۶۱)
	حصہ دوم تقویم بعد ہجرت	(۶۲)
۹۳	قری تقویم ۱ ہجری اور اس کے متوازی تقویم	(۶۳)
۹۴	" " ۲	(۶۴)
۹۵	" " ۳	(۶۵)
۹۶	" " ۴	(۶۶)
۹۷	" " ۵	(۶۷)
۹۸	" " ۶	(۶۸)

صفحہ نمبر	عنوان / مضمون	نمبر شمار
۹۹	قمری تقویم ۷ ہجری اور اس کے متوازی تقویم	(۶۹)
۱۰۰	" " ۸	(۷۰)
۱۰۱	" " ۹	(۷۱)
۱۰۲	" " ۱۰	(۷۲)
۱۰۳	" " ۱۱	(۷۳)
۱۰۴	" " ۱۲	(۷۵)
۱۰۵	" " ۱۳	(۷۶)
۱۰۶	حصہ سوم توضیحات	(۷۷)
۱۰۷	چند یادگار تاریخوں کا تقویمی تطابق	(۷۸)
۱۰۸	۱۔ ہجرت	
۱۰۸	۲۔ یوم عاشورہ	
۱۱۰	۳۔ غزوہ بدر	
۱۱۰	۴۔ معابدات	
۱۱۱	۵۔ غزوہ بواط	
۱۱۱	۶۔ معرکہ بدر	
۱۱۱	۷۔ غزوہ بنو قریظہ	
۱۱۱	۸۔ غزوہ تبوک	
۱۱۲	۹۔ غزوہ بدر	
۱۱۲	۱۰۔ قتل کسریٰ پر دیز	
۱۱۲	۱۱۔ سریرہ عبداللہ بن ابی	
۱۱۲	۱۲۔ غزوہ خندق	
۱۱۳	۱۳۔ چاند گرہن ۵ ہجری	
۱۱۳	۱۴۔ عمرہ حدیبیہ	

صفحہ نمبر	عنوان / مضمون	نمبر شمار
۱۱۳	۱۵۔ رحلت رسول اللہ ﷺ	
۱۱۴	۱۶۔ سورج گرہن ۶۔ ۵	
۱۱۴	۱۷۔ حج زیارت حضرت ابوبکر صدیق	
۱۱۴	۱۸۔ حجۃ الوداع	
۱۱۴	۱۹۔ ولادت رسول مقبول ﷺ	
۱۱۵	۲۰۔ بعثت نبوی ﷺ	
۱۱۵	۲۱۔ معراج	
۱۱۶	۲۲۔ غزوہ مطلب کرزین جابر النہری	
۱۱۶	۲۳۔ نکاح حضرت فاطمہ	
۱۱۶	۲۴۔ غزوہ ذوالمر یا غزوہ بنو غطفان	
۱۱۶	۲۵۔ سریہ زید بن حارثہ	
۱۱۷	۲۶۔ معرکہ احد	
۱۱۷	۲۷۔ غزوہ ہمراء الاسر	
۱۱۷	۲۸۔ غزوہ بدر الموعدا غزوہ بدر ثالث	
۱۱۷	۲۹۔ غزوہ ذات الرقاع	
۱۱۸	۳۰۔ غزوہ خیبر	
۱۱۸	۳۱۔ آنحضرت کے صاحبزادے ابراہیم کی تاریخ رحلت	
۱۱۸	۳۲۔ قتل ابوعفک یہودی	
۱۱۸	۳۳۔ غزوہ تبوک	
۱۱۹	بازگشت	(۷۹)
	قریٰ شمس کی خرابی اور کی ربی تقاویم کا فرق	(۸۰)
۱۲۶ تا ۱۰۲	بکوالہ حیات سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والتحیات ختم شد	

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

☆ یَسْتَلُونَكَ عَنِ الْأَهْلِ ط لَلْ هِيَ مَوَاقِيتُ النَّاسِ وَالْحَجَّ (البقرة: ۱۸۹)

(لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے چاند کی تحقیقی بروہی صورتوں کے متعلق (سوال) پوچھتے ہیں کہ دیجئے یہ لوگوں کے لئے تاریکوں (وقت) کے نصین اور ج کی علامتیں ہیں۔

☆ إِنَّ عِدَّةَ الشُّهُورِ عِنْدَ اللَّهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِي كِتَابِ اللَّهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ (التوبة: ۳۶) یعنی چار مہینوں کا (جو کہ کتاب الہی میں) اللہ کے نزدیک (معتبر ہیں) بارہ مہینے (قرئی) ہیں۔ جس روز اللہ تعالیٰ نے آسمان اور زمین پیدا کئے تھے (ای روز سے) اور ان میں سے چار خاص مہینے ادب کے ہیں (حرام ہیں)۔

☆ إِنَّمَا النَّسِيءُ زِيَادَةٌ فِي الْكُفْرِ يُضِلُّ بِهِ الَّذِينَ كَفَرُوا لِيُحْلِلُوا مَا حُرِّمَ اللَّهُ وَيُحَرِّمُوا مَا حُرِّمَ اللَّهُ فَيَسْخَرُوا مِنْكُم مِّنْكُمْ وَتَسْخَرُونَ مِنْهُمْ سَخِرَ لَكُمْ فِي الْحَرْبِ وَالْجَمْعِ وَالْجَمْعِ وَالْجَمْعِ وَالْجَمْعِ (التوبة: ۳) ایک نئی تو کفر میں ایک مزید کافرانہ حرکت ہے جس سے یہ کافر لوگ گمراہی میں جلا کئے جاتے ہیں کسی سال ایک مہینہ کو حلال کر لیتے ہیں اور کسی سال اس کو حرام کر دیتے ہیں تاکہ اللہ کے حرام کئے ہوئے مہینوں کی تعداد پوری بھی کر دیں اور اللہ کا حرام کیا ہوا حلال بھی کر لیں۔

☆ هُوَ الَّذِي جَعَلَ الشَّمْسُ ضِيَاءً وَالْقَمَرَ نُورًا وَقَدَرَهُ عَدْدَ قَنَاطِرٍ لِّتَعْلَمُوا عِدَّةَ السَّنِينَ وَالْحَسَابِ ط (یونس: ۵) وہ اللہ ایسا ہے جس نے آفتاب کو چمکتا ہوا بنایا اور چاند کو بھی نورانی بنایا اور اس کی (چال کے لئے) منزلیں مقرر کیں تم برسوں کی گنتی اور حساب معلوم کر لیا کرو۔

☆ وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ذَلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ ط وَالْقَمَرَ قَدَرَهُ قَنَاطِرٍ حَتَّىٰ تَعَادَ كَأَنَّ الْخُرُوجِ الْقَدِيمِ لَا الشَّمْسُ يَنْبَغِي لَهَا أَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَلَا الْبَيْلُ مَسَاقِي النَّهَارِ ط وَكُلٌّ فِي فَكِّكَ يَسْجُونَ (یسعین: ۳۸، ۳۹، ۴۰) اور ایک نکالی آفتاب ہے کہ وہ اپنے ٹھکانے کی طرف چلتا رہتا ہے۔ یہ اندازہ ہاندھا ہوا ہے اس (خدا) کا جو ہر دست علم والا ہے اور چاند کے لئے منزلیں مقرر کیں یہاں تک کہ وہ ایسا ہو جاتا ہے جیسے مجھور کی پرانی ٹھنی۔ نہ آفتاب کی چال کہ چاند کو چا پکڑے اور نہ رات دن سے پہلے آسکتی ہے اور دونوں ایک ایک دائرہ میں تیر رہے ہیں۔

۱۔ مقصود آیت میں اس حساب کا ابطال ہے جس سے احکام شرعیہ میں اختلاف پانٹنی ہوئے تھے جیسا اہل جاہلیت کی عادت کا بیان کیا گیا البتہ چونکہ احکام شرعیہ کا مدار حساب قمری پر ہے اس لئے اس کی حفاظت لڑنے والی اٹھلا ہے پس اگر ساری امت دوسری اصطلاح کو اپنا قبول کر لے جس سے قمری حساب ضائع ہو جائے تو سب گناہ گار ہوں گے اور اگر وہ کھٹولا رہے تو دوسرے حساب کا استعمال بھی سہار ہے لیکن خلاف سہار صرف ضرور ہے اور حساب قمری کا برکتا ہوا اس کے لڑنے کلاب ہو چکے اور لا بد افضل و احسن ہے (ترجمہ حاشیہ مولانا قاری)۔ جان القرآن مضمون صفحہ ۱۱۱۳ اور ۱۱۱۴

عرض ناشر

خوشی اور عداوت کے طے چلے جذبات کے ساتھ ابا مرحوم کی یہ پانچویں اور آخری کتاب حاضر خدمت ہے۔ خوشی اس بات کی کہ جو کام ابا مرحوم کی زندگی میں شرمندہ طبع نہ ہو سکا تھا۔ توفیق الہی میری حقیر کوششوں سے مطبع عام پر آ رہا ہے۔ عداوت اس بات کی ہے کہ بعض موانع کے سبب اس پیشکش میں بہت تاخیر ہو گئی۔ ۱۹۷۳ء میں سروے آف پاکستان سے ریٹائر ہونے کے بعد ابا مرحوم کا بیشتر وقت تحقیق، تصنیف اور تالیف کے لئے وقف تھا۔ یہ میری خوش قسمتی تھی کہ ابا مرحوم کی زندگی کے آخری چند سال یہاں انگلستان میں میرے پاس گزرے اور مجھے تھوڑی بہت خدمت کا موقع ملا۔ اس دوران ہزاروں سالی کے ہا جودان کی انتہک محنت، پر غلوص علمی جستجو، گنج بات تک پہنچنے کے لئے مسلسل کوشش اور دلچسپی کے ساتھ تصنیف و تالیف میں ان کے انہماک نے مجھے بہت متاثر کیا۔ ان کی زندگی کا نظم و ضبط اور باقاعدگی بھی میرے لئے مشعل راہ ہے۔ ابا مرحوم کا یہ تحقیقی کام جو ”تقویم مجدد نبوی ﷺ“ پر مشتمل ہے ابا مرحوم کی تمناؤں کا ماحصل اور زندگی بھر کے مطالعہ تحقیق، اور تقویمی تحقیکی مہارت کا آئینہ دار ہے۔ ابا مرحوم کی اس اہم ترین تالیف کو طبعی دنیا اور صاحبانِ نظر کے سامنے پیش کرتے ہوئے مجھے فخر محسوس ہو رہا ہے۔

یہاں یہ اعتراف بھی میری لئے باعثِ مسرت ہے کہ جناب پروفیسر زاہد محمود صاحب اور جناب پروفیسر ڈاکٹر سید ابوالخیر کشتی صاحب کی وساطت سے اگر مجھے پروفیسر ڈاکٹر ثار احمد صاحب (سابق رئیسِ کلیہ، قانون و تجارت و صدر شعبہ اسلامی تاریخ، جامعہ کراچی) کا علمی قلمی تعاون حاصل نہ ہوتا تو شاید ابا مرحوم کی یہ آخری اہم کتاب مطبع عام پر آنے میں مزید تاخیر کا شکار ہو جاتی۔ مجھے یہ جان کر بڑی خوشی ہوئی کہ ڈاکٹر ثار احمد صاحب نہ صرف یہ کہ مجدد رسالت ﷺ سے خصوصی شغف اور دلچسپی رکھتے ہیں بلکہ اس حوالہ سے انہیں عالمانہ تحریر و تحقیق کا وسیع تجربہ ہے اور اردو انگریزی دونوں زبانوں میں پچھلے ۴۰/۴۵ سال سے مسلسل مضامین، کتابیں اور مقالات لکھ رہے ہیں۔ یہ امر میرے لئے مزید جذباتیت کا باعث ہے کہ ابا مرحوم کو بھی ڈاکٹر صاحب پر اعتماد تھا چنانچہ حیدر آباد سندھ پاکستان میں دورانِ سکونت ابا مرحوم کو ان سے شرفِ ملاقات حاصل رہا اور ایک زمانہ میں تقویمی موضوعات پر آئینہ نگار سے خط و کتابت بھی ہوتی رہی۔ اس لحاظ سے ابا مرحوم کے مسودہ کتاب پر تصحیح و نظر ثانی کے لئے ڈاکٹر صاحب موصوف سے زیادہ کوئی اور شخصیت موزوں نہ ہو سکتی تھی۔ اس کرم فرمائی پر میں ڈاکٹر ثار احمد صاحب کا بدلہ سے شکر یہ ادا کرتا ہوں۔

میں یہاں پروفیسر ڈاکٹر سید ابوالخیر کشتی صاحب کا بھی شکر یہ ادا کرنا ضروری سمجھتا ہوں جنہوں نے نہ صرف یہ کہ اس کتاب کے ابتدائی مسودہ کی زبان و بیان کے سلسلہ میں مفید مشوروں سے نوازا بلکہ آں جناب نے ہی بہ کمال مہربانی پروفیسر ڈاکٹر ثار احمد صاحب سے رجوع کرنے کا نہایت صائب مشورہ عنایت فرمایا۔ یہ سخت ناسپاسی ہوگی اگر میں آخر میں اپنی عزیز و سسر مراد احمد صاحبہ کا شکر یہ ادا نہ کروں جنہوں نے پاکستان میں میری عدم موجودگی کے باوجود کتاب کی طباعت و اشاعت کے جملہ انتظامات کی نگرانی کی اور انتہائی مصروفیات میں سے وقت نکالا تاکہ یہ کتاب دن کی روشنی دیکھ سکے۔

ڈاکٹر نور محمد یوسف زئی

انگلستان

عرض مولف

قمری ہجری تقویم مسلمانوں کی قومی اور مذہبی تقویم ہے۔ اس کا دار و مدار چاند کی گردش پر ہے۔ اس کی ابتداء اسی دن ہو گئی تھی جس دن سورج، چاند اور زمین کی پیدائش ہوئی تھی کہ ۲۹ یا ۳۰ دن کا مہینہ ۱۲ مہینوں کا سال۔ اور شواہد اوندی ہے کہ:

”اللہ کی ہی ذات وہ ہے جس نے سورج کو روشنی اور چاند کو نور بنایا ہے اور اس کے لئے منزلیں مقرر کی ہیں تاکہ تم سالوں کی گنتی اور حساب چان سکو (سورہ یونس ۵) اور فرمایا گیا:

”اللہ کے نزدیک مہینوں کی تعداد بارہ ہے جو اللہ کی کتاب میں مقرر ہے (سورہ توبہ ۳۷)

سال کی ابتداء کہاں سے کی جائے اس کا فیصلہ ہر زمانے میں قومیں اپنے اپنے حراج اور ذوق کے مطابق مختلف اہم واقعات سے کرتی ہیں مثلاً حضرت آدم علیہ السلام سے، حضرت نوح علیہ السلام سے، حضرت ابراہیم علیہ السلام سے، بکرمہ جیت سے، بنائے کعبہ سے واقعہ فیل سے، نقطہ اعتدال خریفی سے یا نقطہ اعتدال ربیعی سے۔ وغیرہ وغیرہ۔

مسلمانوں نے اپنی مذہبی تقویم کا آغاز اپنے نبی در رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ کے ایک اہم واقعہ ہجرت (یعنی مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کی جانب ہجرت) سے کیا۔ اصل واقعہ ہجرت تو ربیع الاول کے مہینہ میں ہوا تھا لیکن ربیع الاول اسلامی سال کا پہلا مہینہ نہیں چنانچہ ربیع الاول کی کسی تاریخ سے سال کی ابتداء کرنا مناسب نہ تھا۔ اس لئے واقعہ ہجرت سے دو ماہ قبل یکم محرم سے جو عرب میں ہمیشہ سے سال کا پہلا مہینہ شمار ہوتا رہا ہے، ہجری سال کا آغاز کیا گیا۔ قمری ہجری تقویم کا پہلا دن جمعہ ۱۶ جولائی ۶۲۲ء تھا۔ اس تقویم کے دستور العمل کا فیصلہ حضرت عمرؓ کے عہد خلافت میں ۴۰ جمادی الثانی ۱۷ھ کو ہوا۔ اس تقویم کے آغاز سے ماضی کی طرف تاریخوں پر قبل ہجری (یا ق ھ) لکھا جاتا ہے۔ اور مستقبل کی طرف (ھ) یہ گویا اس تقویم کا امتیازی نشان ہے۔ اس تقویم کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ اس کے مہینے عیسوی مہینوں کی طرح ہمیشہ ایک ہی موسم میں نہیں آتے بلکہ ہر سال دس گیارہ دن پیچھے ہٹ جاتے ہیں۔ تین سال میں ایک مہینہ اور ہر ۳۳ یا ۳۴ سال میں ایک سال پیچھے ہٹ کر وہی موسم آ جاتا ہے جو ۳۳ یا ۳۴ سال پہلے تھا۔ قمری ۶ سال ۶۴۳ دن اور شمسی ۶۵ سال کے ۴۳۷۴۱ دن ہوتے ہیں۔ دونوں مدتوں کے ساتھ کچھ گھٹن بھی ہیں۔ اس تقویم کے ایک سال میں ۳۵۴ دن سے کم اور ۳۵۵ دن سے زیادہ نہیں ہوتے لیکن اس امر کا کوئی معقول اور منطقی انتظام نہ ہو سکا کہ ہم کسی وقت یہ معلوم کر سکیں کہ گذشتہ سال میں چاند کی فلاں تاریخ کو کیا دن تھا یا اگلے سال چاند کی فلاں تاریخ کس دن پڑے گی یا اس مہینہ کا چاند ہمارے ملک میں کس دن دکھلائی دیگا۔

کئی تقویم کا معاملہ کافی پیچیدہ ہے۔ اس زمانے میں نہ چھاپہ خانہ تھا نہ ہی کیلنڈر نہ جنتریوں کا کوئی رواج تھا۔ عام طور پر دن تاریخ لکھنے کی ضرورت ہی نہیں پڑتی تھی۔ جس طرح ان کی سادہ زندگی کے اوقات گھڑی کے بغیر بھی بہ آسانی گزر جاتے تھے۔ اسی طرح یہ کونسا سال مہینہ تاریخ کا دن ہے کسی فکر کے بغیر گذر جاتے تھے۔ الا ماشاء اللہ کوئی قبیلہ یا کچھ خاص لوگ حج اور دوسرے تہواروں کے لئے سال اور مہینے یاد رکھ لیتے تھے اور

اس طرح تقویم کا تسلسل قائم اور معلوم رہا تقویم سے ان کے تعلق اور عام دلچسپی کا اندازہ اس سے بھی کیا جاسکتا ہے کہ ہجرت سے قبل تقویم کا روزمرہ استعمال بالکل نہیں ملتا، البتہ ہجرت کی بات ہے کہ ہجرت کے فوراً بعد اکثر و بیشتر واقعات کے ساتھ تاریخ کا حوالہ ضرور ملتا ہے۔

لیکن یہاں پر ایک دوسری الجھن پیش آتی ہے وہ یہ کہ بہت سے واقعات کی تاریخوں کا احادیث مبارکہ میں ہفتہ کا جردن بتایا گیا ہے وہ از روئے حساب صحیح ملتا ہے۔ اور بہت سے دوسرے واقعات کی تاریخوں میں ہفتہ کا جردن بتایا گیا ہے وہ از روئے حساب صحیح نہیں ملتا۔ کوئی واقعہ جو روایت کے مطابق موسم گرما کا ہے وہ حساب کے مطابق موسم سرما کا معلوم ہوتا ہے اور کوئی واقعہ جو روایت کے مطابق موسم سرما کا ہے وہ حساب کے مطابق موسم گرما کا ثابت ہوتا ہے اور یہ گمان ہونے لگتا ہے کہ یہ جملہ صراحتیں محض جعلی اور قدیم داعطین اسلام کی محض وقتی ذہانت کی پیداوار تھیں جن کے وہم گمان میں بھی نہ تھا کہ ان کی جانچ پڑتال بھی کسی طرح ممکن ہے اس کی ایک ہی وجہ ہو سکتی ہے کہ عہد رسالت میں کم از کم دو یا تین تقویمیں استعمال ہو رہی تھیں نیتوں کی ترتیب مختلف تھی کسی پر بھی امتیازی نشان کچھ نہ تھا ایک تو یہی قمری ہجری تقویم تھی جو آج بھی ہجری تقویم کے نام سے مستعمل ہے۔ اس زمانے کے لحاظ سے اس کو مدنی تقویم بھی کہہ سکتے ہیں۔

دوسری مکی قمری شمسی خریفی تقویم تھی جو مکہ میں عرصہ دراز سے استعمال ہوتی چلی آ رہی تھی۔ یہ اس لحاظ سے تو قمری تھی کہ اس کا بھی ہر مہینہ نئے چاند سے شروع ہوتا تھا اس کے مہینوں اور دنوں کے نام بھی یہی تھے جو مدنی تقویم کے تھے لیکن اس کی تقویم کو موسم کے تحت چلایا جاتا تھا جس طرح اہل ہند کی تقویم بکری، فصلی، بگھد وغیرہ میں ہر تیسرے کبھی دوسرے سال ایک مہینہ کا اضافہ کیا جاتا ہے جسے وہ لونڈ کا مہینہ کہتے ہیں یا جس طرح موجودہ عیسوی کیلنڈر ہے کہ جس کو موسم کے ہم راہ اور ہم قدم رکھنے کے لئے ہر چوتھے سال فردی میں ایک دن کا اضافہ کیا جاتا ہے۔ اس تقویم کے سال کا آغاز نقطہ اعتدال خریفی سے ہوتا تھا اس طرح کہ ۲۲ ستمبر سے متصل نیا چاند ہمیشہ یکم محرم کا مانا جاتا تھا اس لئے ہم نے اس کو دوسری تقویم سے تمیز کرنے کے لئے اس کے ساتھ لفظ ”خریفی“ لکھا ہے (مکی قمری شمسی خریفی)

ایک ایسی ہی تیسری تقویم کا راقم الحروف نے پتہ چلایا ہے جس کا سال نقطہ اعتدال ربیعی سے شروع ہوتا تھا اور جس کا نقطہ آغاز ۲۱ مارچ سے متصل نیا چاند یکم محرم کا مانا جاتا تھا مکی قمری شمسی خریفی سے تمیز کرنے کیلئے میں نے اس کے ساتھ لفظ ”ربیعی“ لکھا ہے۔ (مکی قمری شمسی ربیعی) اس مقصد کے لئے یعنی اپنی قمری تقویم کے حساب کو موسمی قدرتی شمسی تقویم کے حساب سے متصل رکھنے کے لئے عربوں کو ہر تیسرے کبھی دوسرے سال میں ایک مہینہ بڑھانا پڑتا تھا اور اس طرح ان کے مکی خریفی سال کا پہلا مہینہ محرم ہمیشہ ستمبر اکتوبر کے درمیان اور ربیعی سال کا پہلا مہینہ محرم ہمیشہ مارچ اپریل کے درمیان آیا کرتا تھا علاوہ ازیں جاہلیت کے زمانے میں ایک دستور یہ بھی تھا کہ خدا کے حرام کئے ہوئے امن والے مہینوں میں جب چاہتے کسی حرام مہینے کو حلال کر لیتے تھے اور اس کی جگہ بعد کے مہینے کو حرام کر لیتے تھے۔

یہ دونوں عمل اسلام کے مزاج کے خلاف تھے اس لئے اللہ تعالیٰ نے ۹ھ میں تقویم میں اس قسم کی رد و بدل کی ممانعت کر دی اور پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی تقویم کو ہرے سے منسوخ کر دیا۔ تقویم تو منسوخ ہو گئی لیکن بعد میں تابعین کے زمانے میں جب احادیث عدول ہوئیں تو جن روایات کے ساتھ تاریخیں بھی تھیں وہ چونکہ مکی اور مدنی ہر دو قسم کی تقویموں پر مبنی تھیں اور ان کے ساتھ کوئی ایسا امتیازی نشان بھی نہ تھا

جس سے یہ معلوم ہو سکے کہ کوئی تاریخ کس تقویم کے مطابق محفوظ کی گئی ہے اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ دو آئیں میں خلط ملط ہو گئیں اور آج تک یہ خلجان چلا آ رہا ہے۔

بہر حال شمسی سال کے مقابلے میں قمری سال کی کمی کو پورا کرنے کے لئے قمری سال میں اضافہ کیا جاتا تھا جس سال محسوس ہوتا کہ قمری سال فقط اعتدال خریفی سے چندہ میں دن پیچھے ہو گیا ہے اس قمری سال میں ایک ماہ کا اضافہ کر کے اس سال کو ۱۲ کے بجائے ۱۳ مہینے کا کر دیتے تھے اس زائد مہینہ کو وہ نسی (بمعنی لونڈ) کہتے تھے اس طرح مکہ کی کئی تقویم تو موسم کے ساتھ چلتی تھی اس طرح کہ حج ایک مرتبہ جس موسم میں آیا تھا ہمیشہ اس موسم میں آتا تھا۔ اور مدنی قمری تقویم کے ۱۲ مہینے اپنی ترتیب کے مطابق چلتے تھے جس طرح آجکل ہیں۔ چونکہ ۱۲ یا ۱۳ سال مدنی ۳۳ یا ۳۴ سال کے برابر ہوتے تھے چنانچہ اس دوران ایک مرتبہ تین سال کے نئے دونوں تقویموں کے ہم نام مہینے ہم زمانہ بھی ہو جاتے تھے (جس طرح ۵۵-۵۶۔ ۵۷ قبل ہجری اور ۲۲-۲۳ قبل ہجری اور ۱۲-۱۳ ہجری میں ہوئے ہیں۔) بعد اُنسی کا ہر مہینہ کئی سال کو مدنی سال سے بقدر ایک ماہ پیچھے کر دیتا تھا جیسا کہ اس کتاب کے آئندہ صفحات پر غور کرنے سے معلوم ہوگا۔

اس سیر پھیر سے عربوں کا ایک خاص مقصد یہ تھا کہ زمانہ حج ہمیشہ ایسے موسم میں آیا کرے کہ اس وقت ہدایا اور زرعی و موسیقی پیداواروں کے اولین حاصل ٹھیک وقت پر مکہ پہنچ سکیں متولیوں کے لئے تحفے تحائف آسانی سے لائے جاسکیں اور زائرین مکہ کے لئے بھی خوراک کی کمی نہ ہو تجارتی فائدے بھی حاصل ہو جائیں۔ اہم راز کی اپنی تفسیر کبیر صفحہ ۳۳۴-۳۳۵ میں سورہ قہر کی آیات ۳۶، ۳۷ کی تشریح کرتے ہوئے جو اقوال لکھے ہیں ان میں سب سے زیادہ قریب الفہم یہ ہیں۔

”لوگوں نے یہ بات جان لی کہ وہ اپنا حساب قمری سنہ پر مرتب کریں گے تو حج کبھی گرمی میں جا پڑے گا اور کبھی سردی میں اور حاجیوں کے لئے سرباعث مشقت تھے اور وہ ان سے کاروبار اور تجارت میں اس لئے فائدہ نہیں اٹھا سکتے تھے کہ دوسرے شہروں کے لوگ ایسے ہی اوقات میں آسکتے تھے جو ان کے لائق اور موافق ہوں اس لئے انہوں نے یہ سمجھ کر کہ معاملہ کی بنیاد قمری سنہ پر رکھی جائے تو یہ دنیوی مصالح کے خلاف ہوگا اس کو ترک کر دیا اور سال شمسی کا اعتبار کرنے لگے چونکہ شمسی سال قمری سال سے ایک مہینہ مدت کے بقدر زائد ہوتا ہے اس بنا پر لونڈ کی ضرورت پڑی اور اس لونڈ کے باعث انہیں دو باتیں حاصل ہوئیں۔“

(۱) یہ کہ انہوں نے بعض سالوں کی اس بڑھوتری کو کھپانے کے لئے ۱۳ ماہ کا قرار دیا۔

(۲) یہ کہ حج بعض قمری مہینوں سے دوسرے مہینوں میں منتقل ہوتا رہتا۔

اس تشریح سے یہ بات صاف ہو جاتی ہے کہ ان آیات کے نزول کے وقت تک یعنی ۹ھ تک اہل مکہ میں یہ طریقہ رائج رہا کہ حسب ضرورت سال میں ایک ماہ کا اضافہ کر کے اپنی قمری تقویم کو شمسی حساب کے مطابق کر لیا کرتے تھے جس سال میں یہ اضافہ ہوتا وہ سال بجائے ۱۲ کے

۱۳ مہینہ کا شمار کیا جاتا جس کی ممانعت کا اعلان قرآن مجید نے ان الفاظ میں ضروری سمجھا۔

”بلاشبہ اللہ کے نزدیک کتاب اللہ میں مہینوں کی تعداد صرف ۱۲ ہے“ ۱ اور یہ کہ ”بلاشبہ نبی کا مہینہ کفر میں زیادتی کا موجب ہے اس سے کافر گمراہ ہوتے ہیں جو کسی سال اسکو حلال کر دیتے ہیں اور کسی سال حرام“ (توبہ ۳۷) جس سے صاف طور پر یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ نبی کا یہ طریقہ کفر و شرک میں زیادتی کا موجب تھا اس لئے کہ صریحاً بلکہ ڈھٹائی کے ساتھ حکم عدولی تھا جو کفر کے برابر ہے۔

مشہور مورخ المیردنی نے بڑی وضاحت کے ساتھ بیان کیا ہے کہ ”عربوں کا یہ طریقہ بعض ایسے حسابات فلکی پر مبنی تھا کہ جب ان کا قمری سال شمسی سال سے بقدر ایک ماہ چھوٹے ہونے کو آتا تو اس میں ایک ماہ کا اضافہ کر کے شمسی سال کے برابر بنالیا جاتا“۔

”اور زمانہ جاہلیت میں عربوں کا طریقہ کاریہ تھا کہ وہ اس بات پر نظر رکھتے تھے کہ ان کے سال میں اور شمسی سال میں کیا فرق ہے؟ جواز روئے حساب دس دن ۲۱ گھنٹی اور ۵ پل کا ہوتا اور جب وہ فرق ایک ماہ کے بقدر ہو جاتا تو وہ اپنے سنہ میں ایک ماہ کا اضافہ کر دیتے لیکن یہ عمل اس مفروضہ پر کرتے تھے کہ فرق صرف دس دن اور ۲۰ گھنٹی کا ہے اس کام کی انجام دہی قبیلہ کنانہ کے نساء جن کو قدامس کہا جاتا تھا کرتے تھے“ ۲

مکہ کے مسلمانوں کی جب ہجرت کر کے مدینہ میں آمد ہوئی تو وہ اپنی تقویم بھی ساتھ لائے چنانچہ مدینہ میں کی اور مدنی دونوں تقویمیں بیک وقت استعمال ہونے لگیں۔ جو لوگ کئی تقویم استعمال کر رہے تھے وہ کوئی واقعہ ضبط تحریر میں لاتے تو کئی تقویم کے مطابق تاریخ لکھتے اور جو لوگ مدنی تقویم استعمال کر رہے تھے وہ کوئی واقعہ ضبط تحریر میں لاتے تو مدنی تقویم کے مطابق تاریخ لکھتے۔ بعد میں یہ یادداشتیں جب اگلے لوگوں کو پہونچیں تو خلط ملط ہو گئیں اب اس بات کی کوئی تشریح نہیں ملتی کہ کونسی روایت کی تاریخ کس تقویم کے مطابق ہے بعد میں جس مورخ کو جس روایت کے ساتھ جوتا تاریخ لکھی ہوئی ملی وہ اس کو دیانت داری کے ساتھ جوں کا توں آگے بڑھاتا گیا ۳۔ ۴ میں پھر حجتہ الوداع کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم خدا کی شمشیری تقویم کو منسوخ کر دیا لیکن جو تاریخ جہاں لکھی جا چکی تھی وہ وہیں لکھی رہی اور اسی طرح آگے چلتی رہی۔ چونکہ تقویم کے تینوں سلسلوں پر کوئی امتیازی نشان نہ تھا لہذا تینوں تقویموں کے مطابق محفوظ کی ہوئی تاریخیں آپس میں کچھ اس طرح خلط ملط ہو گئیں کہ بعد کے زمانوں میں ان کو الگ کرنا مشکل ہو گیا۔

لیکن یہ بات اتنی معمولی بھی نہیں کہ یوں ہی چھوڑ دی جائے اس لئے کہ ایک معرض بعض اوقات جب یہ دیکھتا ہے کہ نہ تاریخ کے ساتھ ہفتہ کا دن مطابقت کرتا ہے نہ مہینہ کے ساتھ موسم تو وہ حیران رہ جاتا ہے اور اصل روایت کی صحت میں بھی شک پیدا ہو جاتا ہے۔ دنیا میں ہر چیز پر تحقیق ہو رہی ہے ہم سے جو کچھ ہو سکے ہم کر دیں بعد میں ہو سکتا ہے کوئی اور اہل علم اپنی بہتر تحقیق سامنے لائے۔

اس سلسلہ میں یہاں مولوی اسحاق النبی علوی صاحب رام پور بھارت کے ایک گوشہ نشین عالم و محقق، دانشور و مورخ، اعجازی قابل ذکر ہیں جنہوں نے اسلامی تاریخ میں غالباً پہلی مرتبہ اس طرف توجہ کی اور کئی تقویم کو بازیافت کرنے کی بھرپور کوشش کی ویسے تو ان کے تقویمی نظریات مطوم

نمبر ۱۔ دیکھئے مقالہ مولوی اسحاق النبی علوی (سیرت نبوی توقیت کی روشنی میں)۔ نقوش رسول نمبر (۱۹۸۲ء) ج ۲ صفحہ ۸۵ ۲۔ ایضاً

نمبر ۳۔ ایضاً صفحہ ۸۵، ۸۶ بحوالہ آثار الباقیہ

کرنے کے لئے ان کا پورا مقالہ پڑھنے کی ضرورت ہے جو ۱۹۶۲ء میں پہلے ماہوار رسالہ برہان دہلی میں قسط وار چھپا تھا بعد میں طفیل صاحب کے نقوش لاہور کے رسول نمبر میں جلد دوم کا حصہ بنا۔ زیر نظر کتاب کی بنیاد دراصل اسی مقالہ پر ہے یہاں اس مقالے کا جو تقریباً دو صفحات پر آ رہا ہے اختصار بھی مشکل ہے لیکن دو امور ایسے ہیں جن کا ذکر ضروری ہے ایک یہ کہ وہ یہ بات نہیں مانتے کہ خطبہ جتہ الوداع میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ مبارک ”إن الزمان قد استدار كهيئته يوم خلق الله السموات والارض“ یعنی زمانہ گھوم پھر کر اپنی اسی ہیئت پر آ گیا ہے جس روز اللہ نے آسمان و زمین کو پیدا کیا تھا۔ اس کا یہ مطلب ہے کہ ۱۰۰ھ میں مکی اور مدنی دونوں تقویمیں اپنا ۳۳ سالہ دور پورا کرتے ہوئے متوازی ہو گئی تھیں اس طرح کہ ۱۰۰ھ میں مکی تقویم کے مہینے محرم تا ذی الحجہ وہی تھے جو مدنی قمری ہجری تقویم کے تھے اس لئے کہ ان کے حساب سے ۱۰۰ھ یکساں ۱۰۰ھ میں ایسا ہونا ممکن نہیں تھا۔

اس سلسلہ میں مجھے یہ عرض کرنا ہے کہ مکی تقویم بھی دراصل دو ثابت ہوتی ہیں۔ اگر مکی خریفی تقویم کے مطابق دیکھا جائے تو علوی صاحب کی بات صحیح ہے کہ مکی قمری شمسی خریفی اور قمری ہجری تقویم ۱۰۰ھ میں متوازی نہیں ہوئی تھیں بلکہ چھ مہینے کے فرق سے چل رہی تھیں۔ لیکن اگر قمری ہجری کے مقابلہ پر اس دریافت شدہ دوسری تقویم کو رکھا جائے جس کو میں نے اس کتاب میں مکی ربیعہ کہا ہے تو میرے حساب سے یکم محرم ۱۰۰ھ سے یہ دونوں (مکی ربیعہ اور قمری ہجری) تقویم ایک ہو گئی تھیں ملاحظہ ہو اس تقویم کا صفحہ ۹۲، ۹۳، ۹۴

مشہور بات یہ کہ ۱۰۰ھ میں یہ دونوں تقویمیں ایک ہوئی تھیں ہو سکتا ہے کہ عملی طور پر ایسا ہی ہوا ہو۔ اگرچہ از روئے حساب ۱۰۰ھ میں ایسا ہونا چاہیے۔ بہر حال یہ دونوں تقویم (مکی ربیعہ اور قمری ہجری) ۱۰۰ھ میں ایک ہوئی ہوں یا ۱۰۰ھ میں جتہ الوداع قمری ہجری کے مطابق ۹ ذی الحجہ ۱۰۰ھ کو صحیح تاریخوں پر ادا ہوا تھا اس پر پوری امت کا اتفاق ہے۔

دوسرے یہ کہ علوی صاحب کی تحقیق کے مطابق قبل اسلام کے عربوں کے مقاصد اور دنیاوی ضروریات کے لحاظ سے انکی تقویم کا بنیادی اصول یہ تھا کہ ان کا سال ہمیشہ اعتدال خریفی سے شروع ہوتا تھا اس مقام یعنی نقطہ اعتدال خریفی کے لئے وہ ۲۲ ستمبر کی تاریخ طے کرتے ہیں یعنی اس عیسوی تاریخ سے متصل جو چاند دکھائی دیتا تھا وہ ہمیشہ یکم محرم کا ہوتا تھا۔ اگر گذشتہ محرم سے اس تاریخ تک ۱۲ مہینے گزرے ہیں تو وہ سال ۱۲ مہینے کا ہوا اور اگر ۱۳ مہینے گزرے ہیں تو وہ سال آپ سے آپ ہی ۱۳ مہینے کا ہو گیا۔ اور یہ تیرہواں مہینہ نبی کا سمجھا جاتا تھا۔ تقریباً اسی طرح سے یہودیوں کی ایک تقویم کا سال بھی شروع ہوا کرتا تھا مکی خریفی تقویم کے سال کا پہلا مہینہ محرم اور یہودی سال کا پہلا مہینہ تشرین ہمیشہ تمبر، اکتوبر کے درمیان آیا کرتے تھے۔ ۱۰ تشرین کو یہودی صوم عاشورہ رکھتے تھے اور اسی روز ۱۰ محرم کو (یا ایک دن کے فرق سے) مسلمان بھی صوم عاشورہ رکھتے تھے۔ (مکی خریفی قمری شمسی تقویم کے مطابق)

ان دونوں امور پر علوی صاحب نے اپنے مقالے میں بہت تفصیل سے بحث کی ہے بڑے معقول دلائل دیئے ہیں ابتدائی مورخین اسلام کی کتب اور احادیث مبارکہ کے بے شمار حوالے دیئے ہیں اور کہا ہے کہ ان احادیث پر مجموعی نظر ڈالنے سے یہ بات صاف ہو جاتی ہے کہ عہد رسالت

نمبر۔ تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو (علوی صاحب کا مقالہ) صفحہ ۱۲۳

میں کی خریفی تقویم کا ماہ محرم عہد رسالت میں اگر ہمیشہ نہیں تو اکثر و بیشتر یہودی ماہ تشری کے مطابق رہتا تھا جو بغیر اس صورت کے ممکن نہیں کہ ہم اصول کبیرہ کے تحت عربی تقویم (مکی خریفی) کی ابتداء ہمیشہ اعتدال خریفی سے کریں۔

اور مذکورہ بالا اصول کے مطابق اسحاق النبی صاحب نے ۱۱۰۰ھ سے ۱۱۰۰ھ تک مکی تقویم ترتیب دی ہے۔ اس عرصہ میں ان کو چار مرتبہ نسی لگانے کی ضرورت پڑی اور اس طرح جو تقویم ہازیافت ہوئی اس کے مطابق واقعات عہد نبوی کی بہت سی ایسی تاریخیں جو بظاہر غلط نظر آ رہی تھیں صحیح معلوم ہونے لگیں مثلاً حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت کے وقت مقام قبا میں داخلہ ۱۲ ربیع الاول کا واقعہ ہے اس تاریخ کا دن روایت میں بدر ہے لیکن ازروئے حساب یہ بات غلط ہے مدنی ہجرت تقویم کے مطابق اس ۱۲ ربیع الاول کو یقیناً جمعہ کا دن تھا لیکن اسحاق النبی صاحب کی دریافت شدہ مکی تقویم سے اس تاریخ کو ٹھیک وہی دن ملتا ہے جو روایت میں بیان ہوا ہے یعنی ہجر ۳۔ چونکہ مدنی (موجودہ ہجری) تقویم کے مطابق مذکورہ تاریخ کو ہجر کا دن نہیں آتا ہے بلکہ اس زیر نظر کی تقویم کے مطابق مذکورہ تاریخ کو روایت میں بیان کردہ ہجر کا دن آ جاتا ہے جو کہ ازروئے حساب صحیح ہے لہذا معلوم ہوا کہ یہ تاریخ مکی تقویم کے مطابق ریکارڈ کی گئی تھی۔ ملاحظہ ہو صفحہ ۹۳

اتنی بات ہر شخص جانتا ہے یا سمجھ سکتا ہے کہ ایک دو یا چار چھ تاریخیں اس طرح صحیح ثابت ہو جاویں تو کہا جاسکتا ہے کہ یہ اتفاقی بات ہے لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ بیسیوں ایسی تاریخیں جو مدنی قمری ہجری تقویم کے مطابق تو غلط ثابت ہو رہی تھیں لیکن اس نو دریافت مکی تقویم کے مطابق صحیح ثابت ہو جاتی ہیں۔ یہ اتفاقی بات نہیں ہے میں نہیں خیال کرتا کہ کوئی ریاضی داں مکی تقویم سے دریافت شدہ تمام نتائج کو اتفاقاً کہہ سکتا ہے۔ غیر جانب داری کے ساتھ غور کیا جائے تو دل خود گواہی دیتا ہے کہ زمانہ جاہلیت کے عربوں کے پاس جو تقویم تھی وہ یا تو بالکل وہی تھی جو اس کتاب میں بتائی جا رہی ہے یا اس سے بالکل ملتی جلتی تھی۔ اوپر ہم نے واقعہ ہجرت کی ایک تاریخ دی ہے آئندہ صفحات میں اور بہت سی مثالیں دی جائیں گی۔

یہ تقویم مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں ۹ یا ۱۰ ہجری تک پہلو بہ پہلو چلتی رہی فتح مکہ کے بعد ۹ھ کی ابتداء میں جب پیغمبر اسلام نے اس تقویم کی ترویج کا اعلان فرمادیا تو کچھ عرصہ بعد مسلمانوں کا اپنا مذہبی سنبھالنے کی مدنی سنہ بن گیا جو آج تک اس طرح ہجری سنہ کے نام سے چلا آ رہا ہے۔ اسحاق النبی صاحب کے نظریہ کا خلاصہ ان کے اپنے الفاظ میں یہ ہے۔

”ظہور اسلام کے وقت جزیرہ نمائے عرب میں مکی تقویمیں رائج تھیں جن میں ایک مکہ میں رائج تھی یہ تقویم قمری شمسی (Luni Solar) تھی اور ایک خاص نقطہ فصلی سے شرع ہو کر اسی نقطہ پر ختم ہوتی تھی اس تقویم میں دو تفاوت کبیرہ کے مابین اضافہ ہوتے رہتے تھے اس کے مقابلے میں مدینہ میں ایک دوسری تقویم رائج تھی جو خالص قمری تھی مگر دونوں تقویموں کے مابین ہم نام تھے مہاجرین مکہ جب مدینہ پہنچے

نمبر ۱۔ تفصیل کیلئے دیکھئے۔ نقوش رسول نمبر جلد ۲ صفحہ ۱۰۶

نمبر ۲۔ ایضاً صفحہ ۱۱۲ تا صفحہ ۱۱۳

نمبر ۳۔ ایضاً صفحہ ۱۱۵

تو اپنے ساتھ کی تقویم بھی لے گئے اس طرح ہجرت کے بعد مدینہ میں ایک وقت دو تقویمیں رائج ہو گئیں جس کے نتیجے میں بعض لوگوں نے مدنی تقویم کے بموجب یادداشتیں مرتب کیں بعض نے کیلنڈر کے مطابق اس بناء پر ابتدائی مدونین سیرۃ یا ان کے روات کو جو تاریخیں مل سکیں وہ دونوں تقویموں پر مبنی تھیں۔ ان میں سے کی تقویم اس وقت تاہید ہے جس کی وجہ سے واقعات سیرۃ کی مکمل توقیتی تشریح ممکن نہیں اگر کی تقویم کی بازیافت کر لی جائے تو ہر قسم کی توقیتی الجھنیں ختم ہو جائیں گی۔

بہر حال اپنے نظریہ کے تحت اسحاق النبی علوی صاحب نے اسے ہٹا دیا۔ اسی کی تقویم کی بازیافت کی ہے۔ جبکہ راقم الحروف نے انکا تصحیح کرتے ہوئے ان کے طے کردہ اصولوں کے مطابق ماضی کو شامل کرتے ہوئے تقویم کو پورے عہد نبوی تک بڑھا دیا ہے تاکہ بوقت ضرورت عہد نبوی کی کسی بھی تاریخ کا دن اور اس کے متوازی تقویم کی تاریخ اور دن معلوم کرنے کے لئے کسی صاحب کتاب کی ضرورت نہ پڑے۔ البتہ یہ نہیں کہا جاسکتا کہ زیر نظر تقویم میں کیسے کامیاب رہے یا علوی صاحب نے جہاں جہاں لگایا ہے اس زمانے کے عربوں نے بھی لازمی طور پر ٹھیک وہیں لگایا تھا یا نہیں۔ کیونکہ تاریخ کی کتابیں اس سلسلہ میں ہماری کچھ مدد نہیں کرتیں۔ ہمارے پاس تو اعتدال خریفی کی ایک متعین تاریخ ۲۲ ستمبر موجود ہے جو کی سال کے آغاز اور کیسے کی تعیین میں حساب کے مطابق پوری مدد کرتی ہے۔ اس مقصد کے لئے یعنی سالوں کو کیسے قرار دینے کا کام ہمیشہ مخصوص ہاتھوں میں رہا عربوں میں ظہور اسلام تک یہ خاندان بنو کنانہ میں موروثی چلا آ رہا تھا جس عہدیدار کے سپرد یہ خدمت ہوتی تھی اسے فکس یا ناسی کہا جاتا تھا بھی وہ نساۃ تھے جن کے ہاتھوں میں اہل مکہ کا پورا نظام تقویم تھا اور یہی قمری ایام کو شمسی ایام میں تبدیل کر کے ایام حج اور زیارت بیت اللہ کا زمانہ متعین کرتے تھے اور یقیناً ان کی کوشش غیر شعوری طور پر یہی ہوتی ہوگی کہ نقطہ اعتدال خریفی (۲۲ ستمبر) سے متصل نئے چاند کو یکم محرم کا مان کر نیا سال شروع کیا جائے ہم نے بھی ان کے اسی اصول کو پیش نظر رکھا ہے۔ علوی صاحب کی تحقیق ہے کہ کبھی کبھی اہل مکہ اپنے اس اصول کے خلاف بھی کر لیا کرتے تھے چنانچہ انہوں نے بھی اپنی دس سالہ تقویم میں دو مرتبہ اس اصول کے خلاف کیا ہے اور ہم نے اسے من و عن لے لیا ہے البتہ علوی صاحب کی تقویم سے ماضی کی طرف سے اسے سے سے قیاسی ہٹا دیا ہے تاکہ میں نے مذکورہ بالا اصول کی پابندی کی ہے یہ بات سب کو تسلیم ہے کہ قمری تاریخوں کے حساب میں ایک دن کا فرق کوئی معنی نہیں رکھتا کیونکہ ایک روزہ اختلاف اکثر و بیشتر تاریخ کی کتابوں میں نظر آتا ہے جس کے مختلف اسباب ہو سکتے ہیں۔ کبھی یہ فرق اختلاف روایت کی وجہ سے ہوتا ہے۔ کبھی تقویمی اصولوں کے اختلافات کے باعث، اور کبھی واقعہ نگار کو بھول یا غلط فہمی ہو جاتی ہے۔

مختصر یہ کہ موجودہ زمانہ میں تقویم پر متعدد علماء و محققین نے کام کیا ہے بعض حضرات نے باقاعدہ تقویمی ترتیب دی ہیں لیکن ایک ایسی مفصل اور جامع تقویم کی ضرورت پھر بھی باقی تھی جس میں پورے عہد نبوی کی ہر روز کی توقیتی تفصیل درج ہو یعنی اس زمانہ کی مزید تقویم اور موجودہ عیسوی کیلنڈر کے مطابق سال مہینہ، تاریخ اور دن لکھے مل جائیں اور ایک دوسرے کے متوازی بھی ہوں۔

اس خاکسار نے اس سے پہلے ”مختصر دائی قمری تقویم“ کے نام سے ایک کتاب ترتیب دی تھی۔ جو ۱۹۸۳ء میں چھپ چکی ہے اس میں تقویم سے متعلق وہ تمام ضروری معلومات دی گئی ہیں جو عام قارئین کے لئے دلچسپی کا باعث ہو سکتی ہیں۔ میرے نزدیک وہ عام قاری یا طالب علم کے لئے تقویم کی پہلی کتاب کہی جاسکتی ہے۔ اس کے بعد ایک اور بڑی کتاب ”دائی قمری تقویم“ ترتیب دی جو ۲۰۰۳ء میں چھپی اور جو درحقیقت دائی قمری ہجری مدنی تقویم ہے۔ گویا اسے تقویم کی دوسری کتاب بھی کہہ سکتے ہیں۔ اب آخر میں ”تقویم عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم“ کی ترتیب و تدوین کی سعادت راقم الحروف کو بہ فیضان الہی حاصل ہو رہی ہے۔

اس تقویم سے طریق استفادہ کے لئے آئندہ تقویمی صفحات میں ہر صفحہ پر کلنڈر میں وہی طرف پہلے کالم میں اوپر سے نیچے اے ۳۰ تک قمری مہینوں کی تاریخیں ہیں۔ جبکہ بالائی حصہ میں پہلی سطر میں قمری ہجری مہینے ہیں۔ بالترتیب محرم سے ذی الحجہ تک ۱۲ مہینے دوسری سطر میں مکی (قمری شمسی خریفی) مہینے ہیں محرم سے ذی الحجہ تک مکی والے حساب کے مطابق تیسری سطر میں مکی (قمری شمسی ربیعی) مہینے ہیں محرم سے ذی الحجہ تک مکی والے حساب کے مطابق چوتھی سطر میں اور اس کے نیچے تمام خانوں میں عیسوی تاریخ مہینہ اور سن کا دن ہے جو کسی بھی کالم میں اوپر دیئے ہوئے مہینے میں اور دائی طرف دی ہوئی تاریخ میں ہے۔

مثلاً

۱۰ ربیع الاول ۵۵ قبل ہجرت کو ہیر ۱۳ مکی ۵۶۹ء ہے صفحہ ۲۸

۱۳ ربیع الاول ۵۳ مکی خریفی (قمری شمسی) (قبل ہجرت) کو ہیر ۹ دسمبر ۵۶۹ء ہے صفحہ ۲۸

۱۰ ربیع الاول ۵۳ مکی ربیعی (قمری شمسی) (قبل ہجرت) کو ہیر ۱۳ مکی ۵۶۹ء ہے صفحہ ۲۸

۱۰ رمضان ۵۳ مکی خریفی (قمری شمسی) (قبل ہجرت) کو ہیر ۱۳ مکی ۵۶۹ء ہے صفحہ ۲۸

یہ میری انتہائی خوش بخشی ہے کہ مجھے عہد رسالت مآب صلی اللہ وسلم کے حوالہ سے حقیر کی خدمت کا موقع ملا۔ اس سلسلہ میں جناب پردیسر محمد سلیم صاحب، ڈائریکٹر میرٹھ ادارہ قلمی تحقیق تنظیم اساتذہ پاکستان لاہور بجا طور پر شکریہ کے مستحق ہیں جنکی تحریک اور فرمائش پر یہ کام پایہ تکمیل کو پہنچا۔ اللہ انہیں جزائے خیر سے نوازے۔

مجھے امید ہے کہ صاحبان علم و تحقیق اور اس موضوع سے دلچسپی رکھنے والے دوسرے حضرات اس کتاب کو مفید اور کارآمد پائیں گے۔

علی محمد خاں

مقدمہ

از جناب پروفیسر ڈاکٹر ثار احمد صاحب (سابق رئیس نگینہ قانون و تجارت و، صدر شعبہ اسلامی تاریخ جامعہ کراچی)

(۱)

بنیادی انسانی ضروریات میں یہ بات بھی داخل ہے کہ انتخاب، اختیار اور ارادہ کی آزادی کے ساتھ، ہر کام کے کرنے، فرائض کے انجام دینے اور ذمہ داری پوری کرنے کے لئے آدمی کے پاس ایک "وقت" "مہین" "موجود ہو، ایک "مدت" "اسے دی جائے، ایک "مہلت" "اسے منبر ہو اور کچھ عرصہ "زمانہ" کی رعایت اسے حاصل ہو۔ (چنانچہ یہ مدت مہلت انسان کو اس دنیا میں بھیجے جاتے وقت اُس کے خالق و مالک اللہ کی طرف سے عطا کی گئی تھی) (نمبر ۱)۔ جب ہی یہ جانچا اور پرکھا جاسکتا ہے کہ جس کام کا اسے (بحیثیت انسان) مکلف بنایا گیا جو ذمہ داری اسے سونپی گئی، اور جو فریضہ اس کے سپرد کیا گیا، اس نے اسے کس طرح پورا کیا۔ وہ کامیاب رہا، یا ناکام؟ اس نے صلاحیتوں، وسائل کے استعمال میں، امور کی انجام دہی میں مستعدی دکھائی یا تساہل اور غفلت برتی، "وقت" کا استعمال صحیح کیا یا غلط؟ مہلت و فرصت کو صحیح برتنا یا اس کو ضائع کیا؟ گویا انسان کو اس دنیا میں جو "عرصہ حیات ملا ہے" جو مقررہ مدت اسے حاصل ہے، جو وقت اور مہلت عمل میسر ہے، دراصل وہی اس دنیا کی "زندگی" ہے۔ اس زندگی کی قدر، اس زندگی کے بارے میں اُس کا رویہ، طرز عمل، اور سلوک جیسا بھی ہوگا، وہی درحقیقت اس کے "مستقبل" کی تعمیر اس کی "آئندہ زندگی" کے اچھے یا بُرے انجام کا تعین کرے گا۔ اس کی کامیابی یا ناکامی کا سبب بنے گا اور دنیا (میں مہلت عمل ختم ہونے) کے بعد آخرت (کے دارالحوالہ اور دارالخلود) میں انسان کو کلام و غفران یا ہلاکت و خسران سے دوچار کرے گا۔ (نمبر ۲)۔ گویا اصل میزانِ حیات، وقت کی قدر اور اس کا صحیح استعمال ہے۔ (نمبر ۳)۔ یعنی کفایتِ زندگی میں کون بہتر سے بہتر عمل کی سوچات لیکر جائیگا اور سرخرو ٹھرے گا۔ (نمبر ۴)۔ کہ موجودہ "مہلت" ("زندگی") میں یہی محور فکر و عمل ہونا چاہئے۔

(۲)

اس لئے انسان کو اپنی ذمہ دار حقیقت میں (بطور نائب و خلیفہ الہی) (نمبر ۵)۔ اس رُتوہ ارضی پر زندگی گزارنے کے لئے (جس کا مقصد متعین ہے) (نمبر ۶)۔ اور اپنی دنیا آپ پیدا کرنے کے لئے، نیز وقت کے صحیح استعمال کے لئے تین کام ضروری ہیں۔ اول یہ کہ آدمی کو خود "وقت" کی قدر و قیمت معلوم ہو اور زمانہ مدت اور مسیرِ لحاٹ کا احساس و ادراک ہو۔ دوم یہ کہ اسے علم ہو (ماضی کے) گزرے ہوئے واقعات و حادثات کا، اچھے برے انجام سے دوچار ہونے والی جائزہ شخصیات کا، نیز مرد و زوال کے مراحل سے گزرنے والی قوموں کا اور سوم یہ کہ نمونہ عمل ہو اس کے سامنے کارہائے نمایاں انجام دینے والے ان افراد و اقوام کا جو جریدہ عالم پر اپنا نقشِ دوام ثبت کر گئے یا جو اپنے کر توں کے سبب نشانِ عبرت بن گئے ان سب کی حقیقت اور میزانِ وقت پر انکا وزن معلوم کرنے کے لئے "تاریخ" کی ضرورت ناگزیر ہے۔ مشہور

مسلمان فلسفی تاریخ علامہ سناوی کے نزدیک گزرے ہوئے احوال و واقعات کو "وقت" اور زمانے کے تعلق سے جاننے کا نام اور مطالعہ "تاریخ" ہے۔

تاریخ فرد اور قوم کو راہ صواب دکھاتی ہے۔ سبق سکھاتی ہے ماضی کی روشنی میں حال کو سمجھاتی ہے اور مستقبل کے لئے خبردار کرتی ہے۔ عبرت دلاتی ہے۔ تاریخ افراد و اقوام کا حافظہ ہے۔ تقویم "تاریخ" کو اعتبار بخشی ہے۔ تقویم (نمبر ۸) دراصل ہندسوں میں لکھی جانے والی تاریخ ہے۔ تاریخ کا دامن جب زمانوں تک پھیل جاتا ہے۔ تو تقویم ان زمانوں کو "ایک جدول" میں سمیٹ لاتی ہے۔ زمانہ، قدیم و جدید کی شناخت، صدیوں کے مہ و سال، شب و روز کا شمار، تقویم سے ہوتا ہے۔ واقعات کے وقوع اور حادثات کے صدور کو یہی "تقویم" سنیں کے احاطہ میں لاتی ہے۔

تقویم کی تشکیل مفروضات پر نہیں ہوتی اس کے لئے ٹھوس حقیقتیں، مادی واقعات، طبعی حسی شہادتیں، قابل تصدیق روایات پہلے سے رائج تقویمیں، ان کا تقابلی و توافق علم ہیئت و افلاک۔ نجوم و کواکب، نظام شمسی، نظام سیارگان سے واقفیت، ارسطو کی (Observatory) کی تصدیقات، اجرام فلکی کے خوردبینی و دوربینی مشاہدات کے رائج اعداد کی جمع تفریق، ضرب تقسیم کے معاملات، اور پھر زچہ، چارٹ اور جدول کی تیاری کے مراحل اور دیگر تعلقات پر گرفت، تقویم سازی کے لوازمات میں داخل ہے۔

(۳)

تقویم اپنی ساخت اور نوعیت میں کئی طرح کی ہوسکتی ہے اور مجموعی طور پر اس کی افادیت کا دائرہ وسیع ہوتا ہے۔ اس سے بہت کچھ آشکارا ہوتا ہے، اس سے بہت کچھ معلوم کیا جاسکتا ہے، وقت کا تقسیم، سالوں مہینوں، دنوں کا شمار، لونہ اور کیسہ کا حساب، طلوع آفتاب و مہتاب کے مطالعہ اور مواقع، یکم تاریخ کی دریافت، شمس و قمر کی گردشیں، کھکشائیں، نجوم و کواکب کے سمجھے اجرام (مجموعے) (دب اکبر، دب اصغر، بنات الحش، ذات الکرسی وغیرہ) ستاروں سیاروں کی چال اور بروج آسمانی میں ان کی سر زمین اور انسانی زندگی پر ان کے اثرات وغیرہ۔

تقویم کئی بنیادوں پر استوار ہوسکتی ہے۔ اس کی نوعیت اور اقسام میں فرق و امتیاز اس بات پر ہوتا ہے کہ تقویم کا نقطہ آغاز کہاں سے مانا جائے اور کیوں؟ دنیا کی مختلف اقوام عمل نے اپنے ہاں تقویم کی ابتداء کسی اہم ترین واقعہ یا حادثہ سے کی یا کسی بزرگ کی وفات یا کسی قومی ملی ہیرو کے کسی کارنامہ کے حوالہ سے شروع کی یا کسی دیوی، دیوتا کے نام پر یا کسی بڑے میلے ٹھیلے، نمائش، زلزلہ، سیلاب، جنگ یا کسی بادشاہ کی تخت نشینی کو آغاز قرار دیا مثلاً سورج کے طلوع غروب یا موسموں کے آنے جانے یا فصلوں کے تیار ہونے یا چاند کے عروج و زوال پیش نظر رکھ کر تقویم بنائی گئی، اس کی مثالیں بہت ہیں جس کا ذکر باعث طوالت ہو سکتا ہے، یہی صورت حال جزیرہ نماے عرب میں تھی جہاں سے اسلام کا ظہور ہوا۔

(۴)

جیسا کہ ایک مصنف نے لکھا ہے کہ "مسیحی اور دوسرے علمائے تاریخ کا بیان ہے کہ ظہور اسلام سے بہت پہلے عربوں میں بڑی کثرت سے سنیں رائج تھے اور ہر قبیلہ میں جدا جدا مشہور واقعات یا اکابر کے نام سے شمارایام کئے جاتے تھے حتیٰ کہ غیر ملکی سن تک رائج ہو گئے تھے۔ مثلاً یہودی سن یا سنہ سکندری، (نمبر ۹)۔ یہودی مہینے اگرچہ قمری تھے لیکن ہر دوسرے تیسرے سال، مخصوص چھ ہزار سال میں ایک ماہ کا اضافہ کر کے

قری سال کو شمسی سال میں تبدیل کر دیا کرتے تھے (نمبر ۱۰)۔ یہودیوں کی طرح عرب کے سبکی قبائل میں بھی ایک علیحدہ سنہ رائج تھا جو خالص شمسی تھا اور طریقہ تقویم رومی تھا۔ اہل مکہ بنائے کعبہ سے ایام شمار کرتے تھے۔ پھر بخت نصر کے حملہ سے حساب لگایا جانے لگا جسکو "عام الفرق" کہتے اس کے بعد عام ہند ر جاری کیا گیا اور سب سے آخر میں عام الفیل (نمبر ۱۱) (یعنی جس سال حاکم بن ابی رہہ ہاتھیوں کی فوج لیکر مکہ میں واقع خانہ کعبہ ڈھانے کی غرض سے آیا لیکن مکہ پہنچنے سے پہلے ہی وادی محضر میں عذاب الہی کا شکار ہو گیا۔ اس واقعہ کی طرف قرآن کی سورہ فیل (۱۰۵) میں اشارہ ہے۔ اسی واقعہ کے ۵۰ روز بعد جو خانہ کعبہ میں اس مقدس ترین ہستی نے ختم لیا۔ جسکے نام سے شب و روز دنیا کا بھرم قائم اور وہ سال عالم کی آبرو قائم ہے)۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ منہ یسوی کی ابتداء سے بہت پہلے یحیٰ بن اخص نامی سن جاری کیا گیا تھا۔ جو اب رہ کے زمانہ تک رائج رہا۔ (نمبر ۱۲) مدینہ منورہ میں تعین تقویم کا معیار دوسرا تھا۔ اہل مدینہ میں دستور یہ تھا کہ وہ اپنے آطام یعنی ان قلعوں اور گڑھیوں سے جو وہاں جنگ کی غرض سے بنائی جاتی تھیں، ایام شمار کرتے تھے۔ (نمبر ۱۳) پھر بخت نبوی سے پہلے اہل مدینہ نے قمری تقویم اختیار کر لی اور اہل مکہ نے شمسی تقویم کو اپنالیا۔

(۵)

بہر حال تفصیلات سے قطع نظر دنیا کے مختلف حصوں مختلف قوموں اور زمانوں میں مختلف النوع تقاویم رائج رہی ہیں اور مختلف قسم کے سن اور کلینڈرز پر استعمال رہے ہیں (مثلاً ہندی/چینی، یونانی، بابلی، سکندری، مصری شامی، یہودی رومی وغیرہ) اور آج بھی رائج ہیں لیکن مجموعی طور پر نظر ڈالنے سے پتہ چلتا ہے کہ اپنی نوعیت و حقیقت کے اعتبار سے دنیا میں تین ۳ طرح کی نمائندہ تقاویم رائج رہی ہیں:-

(۱) قمری تقویم: جس میں وقت، مہینوں، سالوں کا حساب چاند کے نکلنے اور گھٹنے بڑھنے پر موقوف ہے۔ انہیں نیا چاند کیجے کر (رویت ہلال سے) مہینہ کا آغاز ہوتا ہے اس لئے تقویم کو قمری (Lunar) تقویم کہا جاتا ہے۔ (ہجری تقویم (۱۳ نمبر) بھی خالصتاً قمری تقویم ہے) یہ چونکہ فطرت (انسانی و کائناتی) کے مطابق ہے اس لئے عام آدمی کو اسے سمجھنا اور اس کے مطابق حساب کتاب اور مذہب و معاشرت کے کام انجام دینا آسان ہے۔ سورہ بقرہ میں ارشاد ہے: **يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْاَقْلَامِ ط اَقْل هِيَ مَوَاقِيتُ لِلنَّاسِ وَالْحَجَّ** (بقرہ ۱۸۹) لوگ آپ (ﷺ) سے چاند کی (گفتی بڑھتی صورتوں) کے متعلق سوال کرتے ہیں۔ آپ فرمادیجئے کہ یہ لوگوں کے لئے تاریخوں کے تعین کا سبب (وقت کا اندازہ لگانے) اور حج کی علامتیں ہیں۔ یہی قمری تقویم دراصل حقیقی تقویم ہے (نمبر ۱۵)۔ **اِنَّ عَلٰى الشُّعُوْبِ عِنْدَ اللّٰهِ اَنَا عَشْرَ شَهْرٍ اَوْ هِيَ بِحَسَابِ اللّٰهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ مِنْهَا اَرْبَعَةٌ ۚ حُرْمٌ ط ذٰلِكَ الَّذِيْنَ اَلْفِیْمِ** (توبہ ۳۶) فی الحقیقت اللہ کے نزدیک مہینے گنتی اور شمار میں۔ بارہ ہی ہیں اُس روز سے جبکہ اس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا (کتاب خدا میں لکھے ہوئے ہیں) ان میں سے چار مہینے ادب کے (حرام و محترم) ہیں۔ یہی دینا قیم ہے۔ اور سورہ یونس (آیت ۵) میں شمس و قمر کی اصلیت و قاعدیت کا اہم نکتہ بیان ہوا: **لَعَلَّمُوْا عَذَابَ النَّارِ** وَالْحِسَابِ (تاکہ تم لوگ برسوں کا شمار (اور کاموں کا) حساب معلوم کر سکو)۔ قمری مہینہ کا دورانیہ کم و بیش ہوتا رہتا ہے۔ (کیونکہ زمین کے گرد چاند کی گردش، مدور شکل میں نہیں بلکہ بیضوی شکل کے راستہ پر چلتے ہوئے کبھی وہ زمین سے قریب ہو جاتا ہے اور کبھی دور اس لئے اسکا چکر کبھی ۳۰ دن

میں مکمل ہوتا ہے اور کبھی ۲۹ دنوں میں) لہذا قمری مہینہ کبھی ۳۰ دن کا ہوتا ہے اور کبھی ۲۹ دن کا اور کبھی ۲۹ اور ۳۰ دن کے بالترتیب دو یا تین مہینے متواتر بھی ہو سکتے ہیں۔ زمین کے گرد کل ۱۲ چکروں (مہینوں) کی مجموعی اوسط مدت (یعنی ہر قمری سال) ۳۵۴ دن ۸ گھنٹہ ۴۸ منٹ اور ۳۳ سیکنڈ (تقریباً) ہوتی ہے۔ (۱۶) ایک قمری سال بہر حال ۳۵۴ دن سے کم اور ۳۵۵ دن سے زیادہ (مدت) کا نہیں ہو سکتا۔ ہر قمری مہینہ اگرچہ نئے چاند کی رویت سے شروع ہوتا ہے لیکن چاند کی غیر یکساں ماہانہ گردش کے باعث ضروری نہیں کہ نیا چاند کرۃ الارض کے وسطی یا مغربی یا مشرقی حصوں میں ایک ہی وقت میں نظر آئے اس لئے مختلف ممالک میں رویت ہلال آگے پیچھے ہو سکتی ہے اور نتیجتاً ایک آدھ روز کا اختلاف ممکن ہو سکتا ہے۔ بہر حال حساب میں آسانی کے لئے ہر قمری سال کے مہینے ایک ہی ترتیب سے ۳۰ اور ۲۹ دنوں کے شمار کئے جاتے ہیں جبکہ عملی طور پر انہیں فرق واقع ہو سکتا ہے۔ (۱۷)

(۶)

شمسی تقویم: اس تقویم کے تحت سال اور مہینوں اور دیگر تغیرات کا حساب کتاب چونکہ سورج کی رعایت سے لگایا جاتا ہے اس لئے اس کو شمسی (Solar) تقویم کہا جاتا ہے۔ اس کا مرکزی نکتہ یہ ہے کہ زمین سورج کے گرد اپنے مخصوص بیضوی راستے پر چکر لگا رہی ہے۔ سورج کے گرد زمین کا ایک چکر ایک سال میں مکمل ہوتا ہے اور اس کی کل مدت ۳۶۵ دن ۵ گھنٹہ ۴۸ منٹ ۴۶ سیکنڈ ہے۔ اس کے علاوہ زمین کی اپنی محوری گردش بھی ہوتی ہے جو مخصوص انداز میں ہوتی ہے (اس لئے ہر مقام ہر قمری یکساں نہیں ہوتی۔ زمین ہر سال ۲ جنوری کو سورج سے قریب ترین ہو جاتی ہے جبکہ ۳ جولائی کے لگ بھگ دونوں ایک دوسرے سے بعید ترین ہوتے ہیں) (۱۸) محوری گردش سے دن رات پیدا ہوتے ہیں اور سورج کے گرد بیضوی دائرہ میں چکر سے موسم میں تبدیلیاں واقع ہوتی ہیں۔ شمسی سال (زمین کا سورج کے گرد ایک چکر) کی کل مدت کو ۱۲ مہینوں (کی تعداد) پر پورا پورا تقسیم نہیں کیا جاسکتا۔ چنانچہ حسابی طریقہ سے (۱۲ میں سے) سات مہینوں کو ۳۱ دن کا اور چار مہینوں کو ۳۰ دنوں کا جبکہ ایک مہینہ (فروری کا) ۲۸ دنوں کا شمار کر کے ۳۶۵ دنوں کی تعداد تو پوری ہو جاتی ہے لیکن گھنٹوں منٹوں اور سیکنڈوں کا فرق، بے حساب باقی بچ جاتا ہے۔ بلکہ سال بہ سال یہ فرق بڑھتا چلا جاتا ہے۔ چنانچہ یہ اندازہ کیا گیا ہے کہ چار سال میں یہ فرق (۲۳ گھنٹہ ۱۵ منٹ ۴ سیکنڈ یعنی) تقریباً ایک دن ہو جاتا ہے، جبکہ ۱۰۰ سال میں تقریباً ۲۴/۲۵ دن، ۴۰۰ سال میں ۹۶/۹۷ دن اور ۴۰۰۰ سال میں ۹۶۹/۹۷۰ دنوں کا فرق واقع ہو جاتا ہے۔ اس فرق کو دور کرنے کے لئے اگرچہ کئی قاعدے ضابطے ایجاد کئے گئے (مثلاً ۴ سال میں ایک دن کا فرق برابر کرنے کے لئے ہر چوتھے سال ماہ فروری میں ایک دن کا اضافہ کر دیا جاتا ہے۔ اس اضافہ سے سال ۳۶۶ دن کا ہو جاتا ہے اور لیپ کا سال کہلاتا ہے۔ ایک عام صدی (۱۰۰ سال) میں لیپ کے ۲۴ سال بنتے ہیں) (۱۹) یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ سورج اگرچہ ثوابت میں سے ایک ستارہ ہے لیکن اپنی حقیقت کے اعتبار سے وہ بھی اپنی کہکشاں کے مرکز کے گرد گھوم رہا ہے۔ (جس طرح کائنات میں پہلے ہوئے دیگر تقریباً ایک کرب ستارے اپنی کہکشاؤں کے مرکز کے گرد گھوم رہے ہیں) سورج کا مرکز کہکشاں کے گرد ایک چکر تقریباً ۱/۲ 22 کروڑ سال میں پورا ہوتا ہے (۲۰) اور وہ اپنے مقررہ راستے پر مستقل چکر لگا رہا ہے۔ قرآن کے مطابق: *واشمس تجری لمسٹر لمحا*۔ اور سورج اپنے مقررہ راستے پر چلا رہتا ہے (یٰسین ۳۸) نیز یہ بات بھی اہم ہے کہ ستاروں

سیاروں اور لاقعداء جہرام فلکی کی موجودگی اور بیک وقت حرکت و سفر کے باوجود انہیں سے نہ کوئی بے راہ ہوتا ہے نہ انہیں تسابق و تصادم ہوتا ہے کیونکہ وہ قدرت عزیز العظیم سے اپنے اپنے مقررہ راستوں میں گھوم رہے ہیں۔ (کُلُّ فِی فَلْکِ بِسَبْعُونَ۔ یسین ۴۰)

شمسی تقویم ہمیشہ سے ایک سی نہیں رہی چنانچہ یہ تاریخ میں بار بار ترمیم و اصلاح کے عمل سے گزری ہے۔ آخری بار انہیں پاپائے گرگوری سیزدہم کے حکم سے ۱۵۸۲ء میں ترمیم کی گئی اور اس وقت تک تقویم میں جو اداؤں کی غلطی پیدا ہو چکی تھی اس کو اس طرح ختم کیا کہ ستمبر ۱۵۸۲ء (مطابق ۳ رذی القعدہ ۱۱۶۵ھ) کو جدید صحیح ترمیم پانے والے کیلنڈر کے مطابق بدھ ۱۳ ستمبر ۱۵۸۲ء تھی۔ اس سے اگلے دن انگلینڈ میں ۳ ستمبر کے بجائے ۴ ستمبر ۱۵۸۲ء جمعرات مطابق ۱۱۶۵ھ قرار دیکر قدیم کیلنڈر کو جدید اور زیادہ صحیح کیلنڈر کے ساتھ جوڑ دیا اور پوپ گرگوری سے نسبت پا کر وہ گرگورین کیلنڈر قرار پایا۔ اب یہ کیلنڈر پوری دنیا میں رائج ہے اور عیسوی کیلنڈر کہلایا جاتا ہے۔ بقول مولانا عبدالقدوس ہاشمی صاحب اسے عیسوی یا مسیحی کیلنڈر غلط طور پر کہا جاتا ہے۔ کیونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے اسکا حقیقتاً کوئی تعلق نہیں ہے۔ جو لین کے چھ سو سال بعد ایک عیسائی راہب انگریجوس نے اسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف غلط حساب کر کے منسوب کر دیا جب سے اسے مسیحی کیلنڈر کہنے لگے (حالانکہ نہ کسی کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تاریخ ولادت کا علم ہے اور نہ اس کے درحقیقت رفع آسمانی کا علم ہے اور نہ عیسائیوں کے بقول اس کے مصلوب کے جانے کی تاریخ معلوم ہے۔) (۲۱)

(۳) قمری شمسی تقویم: جیسا کہ نام سے ظاہر ہے وہ تقویم ہے جس میں مہینوں کا حساب تو چاند سے لگایا جاتا ہے لیکن سالوں کا حساب سورج کی مداری گردش سے کیا جاتا ہے۔ اس لئے اس تقویم کو قمری شمسی (Luni Solar) تقویم کہا جاتا ہے۔ اس کی خصوصیت یہ ہے کہ انہیں کیسے ہوتا تھا یا لوند کا مہینہ۔ وجہ یہ تھی کہ قمری تقویم میں (مہینے ہر موسم میں اول بدل کر آتے تھے) شمسی تقویم (جس میں مہینے یکساں موسم میں آتے تھے) کا پیوند لگانے کے لئے (خاص خاص سالوں میں تیرہویں مہینے کا اضافہ کر دیا جاتا تھا) جسے کیسے یا لوند کا مہینہ کہتے تھے) تقویم میں کیسے کا یہ طریقہ ہندو کی تقویم (بکری ست) میں بھی پایا جاتا ہے یعنی تیسرے سال میں ایک ماہ کا اضافہ (کیونکہ قمری سال شمسی سال سے چھوٹا ہے اور ہر سال تقریباً ۱۱ دن کا فرق پڑتا ہے اس کا فیصلہ اور حساب ہندو پنڈت پر دست کرتے ہیں کہ یہ (اضافی مہینہ) کس سال کے مہینہ کے بعد لگایا جائیگا۔ تقویم میں کیسے کا اصول یہودیوں کے ہاں بھی تھا۔ اور عربوں میں خاص طور پر مکہ مکرمہ اور اس کے قرب و جوار میں جاری شمسی قمری تقویم میں بھی تھا۔ اس لئے اسکو مکی تقویم بھی کہا جاتا ہے۔ مکہ مکرمہ (جہاں اسلام کا ظہور ہوا اور جہاں سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جنم لیا) میں رائج قمری شمسی تقویم میں کیسے کے تحت فیصلہ اور اعلان مکہ معظمہ میں سالانہ حج کے موقع پر قبیلہ قریش کے بنو کنانہ کے اختیار میں تھا۔ عربوں کے یہاں چار مہینوں کی حرمت (۱) شہر الحرم یعنی (۱) ذوالقعدہ (۲) ذوالحجہ (۳) محرم الحرم (۴) رجب) ہمیشہ سے مسلمہ تھی (یہ ان کی قومی ضرورت بھی تھی اور قومی شعار بھی) اس لئے کیسے کی زواہر حرم پر بھی پڑتی تھی اور یوں مہینوں کی تقدیم و تاخیر سے بعض حرام مہینے حلال اور حلال مہینے حرام بن جاتے تھے (جیسے قرآن نے انہیں کی اصطلاح میں کافرانہ دروہست قرار دیا۔ ملاحظہ ہو: التوبہ۔ ۳۷) (نمبر ۲۲) بقول مولانا ہاشمی یہ کام پہلے پہل کنانہ کے ایک شخص قلمس نامی نے انجام دیا اور پھر یہ منصب مستقل طور پر قبیلہ کنانہ میں متواتر چلا آیا یہاں تک کہ ظہور اسلام کے وقت تک قلمس شخصی نام کے

بجائے ایک قوی عہدہ بن چکا تھا۔ چنانچہ قبیلہ، کنانہ کا سردار (سالانہ) حج کے موقع پر یہ اعلان کر دیا کرتا تھا کہ آئندہ حج کس ماہ میں ہوگا اور اخائی تیرہواں مہینہ اس نے کس مہینہ کے ساتھ بڑھایا ہے۔ (۲۳) نیز یہ اعلان بھی قدامتہ کے فرائض میں داخل ہو گیا کہ وہ حج کے موقع پر بتا دے کہ کون سے مہینے اشہر الحرم شمار کئے جائیں گے۔ بہر حال کبیسہ کا یہ طریقہ اور اس کے مطابق قمری شمسی تقویم مکہ مکرمہ اور اس کے نواح میں جاری و ساری ہو گئی تاہم پورے عرب میں یکساں طور پر قبول عام حاصل نہ کر سکی۔ البتہ اسلام کے بننے والے دونوں مراکز (خرمین۔ مکہ و مدینہ) میں سے مکہ میں قمری شمسی تقویم جاری رہی اور مدینہ میں سادہ قمری تقویم کا رواج رہا۔

(۶)

ایک کی گفتگو سے یہ وضاحت ہو جاتی ہے کہ سرزمین عرب میں دونوں تقویمیں (قمری تقویم اور قمری شمسی تقویم) ولادت بنوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے قبل بھی جاری و ساری تھیں اور بعد میں یہ دونوں تقویمیں (کلینڈر) عہد رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں بھی متداول رہیں۔ اس لیے حجۃ الوداع کے موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم الہی کے مطابق یہ اعلان فرمادیا کہ ”اب زمانہ گھوم پھر کے اصلی صحیح وقت پر آ گیا ہے۔“ (اس لئے آئندہ نہ کبیسہ ہوگا اور نہ ہی ہوا کرے گی)۔ (۲۴)

آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب تک مکہ معظمہ میں قیام فرما رہے تو اس وقت تک رواج کے مطابق گویا قمری شمسی تقویم ہی مروج و متداول تھی اور مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ ہجرت فرمانے کے بعد (۱) ہاتھ (۱) یعنی قیام مدینہ کے دس سالہ دور میں) جبکہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو قوت و اقتدار حاصل ہوا اور ایک باقاعدہ اسلامی ریاست اپنی تمام تر رعنائیوں کے ساتھ پورے عرب کی دستوں پر چھا گئی، تو مدینہ طیبہ میں مروج خالص قمری مدنی تقویم کی ہی پیروی فرماتے رہے اور تاریخی طور پر یہ ایک معلوم حقیقت ہے کہ حضور سرور کائنات علیہ التحیۃ والتسلیمات نے از خود (کسی واقعہ کو بنیاد بنا کر) کسی سہ ماہی نئی تقویم، کلینڈر یا جنری کا اجراء نہیں فرمایا بلکہ جو سنیں پہلے سے مروجہ چلے آ رہے تھے ان ہی پر اکتفا فرمایا (البتہ حجۃ الوداع کے موقع پر قمری شمسی تقویم میں اصلاح کی غرض سے کبیسہ کا طریقہ ممنوع اور نسبی کا دستور موقوف فرما دینے کا حکم جاری فرمایا) یہاں بات کا اشارہ تھا کہ آئندہ قمری تقویم ہی قابل عمل ہوگی۔

مسلمانوں کی تاریخ میں پہلی مرتبہ ایک نئے سن، ایک نئی تقویم کا اجراء اور باقاعدہ طور پر اس کا نفاذ (جیسا کہ عام طور پر تسلیم کیا جاتا ہے) عہد خلافت راشدہ میں خلیفہ دوم حضرت عمر بن الخطاب کے حکم سے ہوا جس کے تحت آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے واقعہ ہجرت کو نقطہ آغاز قرار دیا گیا (فأمر عمر بن الخطاب من ہجرة رسول الله صلى الله عليه وسلم وأرخوا سن أول تلك السنة من محرم) (۲۵) چونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت ربیع الاول ۱ھ (ستمبر ۶۲۲ء) میں فرمائی تھی اس لئے آغاز سن ہجری یکم محرم ۱ھ مطابق جمعہ ۱۶ جولائی ۶۲۲ء (موجب گریگوری کلینڈر) قرار پایا۔ (یکم ربیع الاول ۱ھ کی مطابقت دو شنبہ ۱۳ ستمبر ۶۲۲ء سے ہوتی ہے) اس کے بعد سے آج تک سن ہجری تقویم جاری و ساری ہے اور مسلمانوں کی شناخت اور پہچان ہے۔

(۷)

جب مسلمانوں میں تاریخ نویسی کا آغاز ہوا اور بطور خاص (سن ہجری اسلامی تقویم کے اجراء سے پہلے) عہد رسالت اور عہد صحابہ کے

واقعات کو ضبط تحریر میں لایا گیا تو مورخین محدثین اور اصحاب سیر کی بہترین کوششوں اور احتیاط کے باوجود یہ ممکن نہ ہوسکا کہ راوی روایت اور واقعہ و حادثہ کے ضمن میں اختلاف تقویم کی بھی تصریح کر دیتا۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ واقعات و روایات واقعات صحت کے حاصل ہونے کے باوجود بظاہر تو قیسی تضادات سے آلودہ ہو گئے۔ وجہ صاف ظاہر ہے کہ کسی راوی نے اسی واقعہ کو مثلاً مکی قمری تقویم کے حوالہ سے بیان کیا ہے تو کسی دوسرے راوی نے اسی واقعہ کو مدنی تقویم کے اعتبار سے منسوب کیا ہے یا مثلاً اگر کوئی واقعہ محرم میں رونما ہوا تو ایک تو یہی بات شاعت طلب تھی کہ محرم کون سا ہے اور کس تقویم کا کیونکہ تذکرۃ الصدور میں تقاویم میں مہینوں کے نام یکساں تھے دوسرے یہ کہ اگر محرم وہ ہے جو اعتدال خریفی (۲۲ ستمبر کی وہ حالت جبکہ سورج برج اسد سے برج سنبلہ میں داخل ہوتا ہے) کے وقت شروع ہوا تھا اور بالفرض اس وقت موسم کے لحاظ سے اعتدال کی کیفیت طاری تھی لہذا راوی اس واقعہ کی تاریخ ماہ یوم بتا کر موسم معتدل بتاتا تھا لیکن جب یہ تقویم خالص قمری ہو گئی تو پھر ضروری نہ رہا کہ محرم کا مہینہ ہمیشہ اعتدال خریفی کے موقع پر ہی آئے۔ کیونکہ وہ ہر موسم میں آ سکتا ہے جیسا کہ آجکل بھی ہمارے تجربہ میں آ رہا ہے۔ یہی صورت حال دوسرے مہینوں کی بھی ہوتی ہے۔ (۲۶)

چنانچہ علمی تحقیق اور تاریخی طور پر نیز عوامی عملی اور واقعی دونوں سطحوں پر یہ ضرورت پیش آ گئی کہ:-

(۱) مذکورہ بالا تقاویم علامہ کی باقی مطابقت تلاش کی جائے۔

(ب) ہجری اور عیسوی تقاویم کے مابین مطابقت قائم کی جائے۔ کیونکہ عمومی طور پر مسلمانوں کی دینی مذہبی اور دنیاوی ضرورتوں کے تحت خالص شمسی عیسوی تقویم بھی ماضی و حال میں روزمرہ کا حصہ ہے اور خالص ہجری قمری تقویم بھی ناگزیر طور پر دینی فرائض (رمضان، عید، بقرعید، حج و عمرہ) کی ادائیگی میں مروج و متداول ہے۔

(ج) بطور خاص تقویم عہد نبوی کو بہ تقابل عہد ماضی مرتب و مدون کیا جائے۔

ان ضرورتوں کے حوالہ سے علمی کام اور فکر و تحقیق کی دو جہتیں سامنے آئیں۔ ایک جہت سے ہمارے قدیم و جدید مورخوں، مصنفوں کی ایسی علمی کاوشیں مضبوط و مشہور پر آئیں جنہوں نے ہجری قمری سنین اور دیگر شمسی سنین کے مابین تقابلی جدولیں تیار کیں چنانچہ بقول مولانا عبدالقدوس ہاشمی صاحب "تقابلی جدولیں تیار کرنے کی کوششیں بہت قدیم سے جاری و ساری ہیں۔ فلکیات کے ماہرین پہلی صدی ہجری سے ہی ایسی جدولیں بنانے لگے تھے۔ البیرونی خیام اور مسعودی وغیرہ کے نام اس سلسلہ میں مشہور ہیں۔ علامہ آگے کہتے ہیں کہ اہل یورپ میں علم تاریخ کا شوق جب اوائل پندرہویں صدی میں پیدا ہوا تو انہوں نے بھی توجہ کی اور روس اور جولین کلینڈر سے ہجری سنین کے تقابل کے لئے مختلف اوقات میں بہت سی جدولیں بنائی گئیں لیکن آجکل بین الاقوامی طور پر تسلیم شدہ تقابلی جدول جرمن عالم و سٹفلڈ (Wustenfled) کی ہے (۲۷)۔ علاوہ ازیں عربی، انگریزی، ترکی میں بڑے پیمانے پر کام ہوا ہے۔

(۸)

پہلی چار پانچ دہائیوں میں ہمارے ہاں اردو زبان میں بھی تقابلی جدول کی ترتیب و تدوین کے سلسلہ میں قابل قدر کام ہوا

ہے۔ یہاں تفصیل کا موقع نہیں البتہ ایک قابل ذکر تقابلی جدول ”تقویم ہجری و عیسوی“ کے نام سے ابوالنصر محمد خالدی (ایم اے جامعہ عثمانیہ) کی ہے جو آج سے تقریباً سترہ سال پہلے (۱۹۳۹ء میں) شائع ہوئی اور جسے کچھ عرصہ پہلے انجمن ترقی اردو پاکستان (کراچی) نے ۱۹۹۳ء میں اشاعت چہارم کی حیثیت سے شائع کیا ہے۔ انہیں شامل مقدمہ کی رو سے اس جتزی (تقویم) کو جرمن اسکالر ڈاکٹر وسٹلفیلڈ (Dr. Fardianand Wustenfeld) کی تقویم محمدی و عیسوی مرتبہ ایڈرڈ مہلر (Tabellen der Mohammadi and Eudard Mahler (Leipzig 1926) Christichen Leitrechnung کی مدد سے تیار کیا گیا تھا۔ کتاب مختصری ہے۔ اس کے ۷۵ صفحات کے ہر صفحہ پر ایک جدول ہے جس میں سن۔ مہینہ۔ دن۔ تاریخ کا ہجری و عیسوی تقابل دکھایا گیا ہے اور اچھے سے ۱۵۰۰ تک یعنی ۱۵ صدیوں کی تقویم ہے۔ یہ گویا ہر دور میں کارآمد ہے اور ہجری یا عیسوی سنوں کے تقابل کو بخوبی واضح کر دیتی ہے۔

اسی قبیل کی اور یکساں نوعیت رکھنے والی جدید دور کی ایک اور اہم تالیف مولانا عبد القدوس ہاشمی کی (۷۵-۳ صفحات پر مشتمل) ضخیم کتاب ”تقویم تاریخی“ ہے۔ اسکا پہلا ایڈیشن ۱۹۶۵ء میں ادارہ تحقیقات اسلامی کراچی سے شائع ہوا تھا۔ اور دوسرا ایڈیشن مولف مرحوم و مغفور کی نظر ثانی اور اضافہ کے بعد ۱۹۸۸ء میں ادارہ تحقیقات اسلامی اسلام آباد کی طرف سے شائع ہوا۔ پندرہ ہجری صدیوں کی تقابلی جدولوں کے علاوہ اس کتاب میں اضافی طور پر قبل الحجرت اور قبل المسیح دور کی تقابلی سنوں کی فہرست دے دی ہے ایک اور خصوصیت یہ ہے کہ افادہ عام کے لئے ایک مستقل کالم قائم کر کے تاریخ اسلامی کے اہم واقعات، حادثات، نیز مشاہیر، نمایاں شخصیات کی وفیات وغیرہ کا مختصر ذکر اور تذکرہ کر دیا ہے۔ اس اعتبار سے تاریخ و تراجم کا پیش بہانہ خیرہ مہیا کر دیا گیا ہے۔

(۹)

دوسری جہت ان علمی و تحقیقی کاوشوں کی ہے جن میں توقعتی تضادات کی نشاندہی پر بنائے دلیل و برہان کی گئی اور ان کے حل کے لئے بھی تحقیقی انداز سے مختلف پہلوؤں کا جائزہ، مختلف امکانات پر بحث مباحثہ اور بالآخر عہد جاہلیت میں مروجہ تقاویم کی دریافت شامل ہے۔ اس سلسلہ میں اہل مغرب میں سے سرولیم میوز مارگولیتھ پرسیوال، دلہازان وانکھر (Wincler) قابل ذکر حیثیت رکھتے ہیں جبکہ ہمارے ہاں اردو میں ڈاکٹر حمید اللہ، مولوی اسحاق الہی علوی، سید اسماعیل رضا قلع ترمذی، ضیاء الدین لاہوری اور علی محمد خاں نے قابل قدر کام کیا ہے۔ مزید برآں ان تمام حضرات میں سے مرکزیت و راصل مولوی اسحاق الہی علوی صاحب کے کام کو حاصل ہے۔

مولوی اسحاق الہی علوی صاحب کی شہرت ان کے اس طویل مقالہ پر ہے جو ۱۹۶۲ء میں (مئی تا دسمبر قسط وار) ماہنامہ برہان و ہلی میں چھپتا رہا اور پھر نقوش رسول نمبر (شمارہ ۱۳۰) جلد دوم دسمبر ۱۹۸۳ء میں یکجا ہو کر مزید اضافوں کے ساتھ (صفحہ نمبر ۵۲ تا ۲۰۴) شائع ہوا۔ اسے سنجیدہ علمی حلقوں میں انتہائی پذیرائی حاصل ہوئی۔

اسحاق الہی علوی صاحب نے واقعات سیرت کی صحیح توفیق کے لئے، وقت، زمانہ، حالات، موسم، روایات، مورخین، مستشرقین، مغربی ماہرین وغیرہ کے بیانات کا علمی تنقیدی تاریخی جائزہ لیتے ہوئے نہ صرف یہ کہ دو تقویمی نظریہ پیش کیا (جو ان کے اپنے اعتراف کے مطابق ورلڈ کے

تصور سے مستفاد ہے (صفحہ نمبر ۷۳-۷۴)۔ پرسیوال، میوا اور دوسرے مصنفین وغیرہ کی غلطیوں کا جائزہ لیا (صفحہ نمبر ۷۴) ڈاکٹر حمید اللہ کی دریافت شدہ تقویمی جدولوں کو جانچ کر دیکھا (صفحہ نمبر ۷۵ تا ۷۶) اور بالآخر زمانہ رسالت کی کئی مدنی تقویمیں دریافت کیں (خصوصاً یہ نکتہ معلوم کیا کہ جاہلی تقویم کا نقطہ آغاز اعتدال خریفی تھا (صفحہ نمبر ۱۰۰) نیز یہ کہ نہ صرف المکہ بلکہ شاید پورے شرق وسطی کے سین کی ابتداء (ہجری عراق اور ایران کے) اعتدال خریفی (Autumnal Equinox) ہی سے ہوتی تھی (صفحہ نمبر ۱۰۰) علاوہ ازیں اپنے تقویمی حسابات کی جانچ پڑتال کے لئے مکی، مدنی اور جولین تقویموں کی تقابلی جدولیں مرتب کیں اور بے شمار واقعات سیرت سے استقشاد پیش کر کے نو دریافت تقویمی نظریہ کی صحت کو ثابت کیا۔ علوی صاحب کے عالمانہ کام کی قدر و قیمت کا صحیح اندازہ ان کے ناقدانہ تفصیلی مقالہ کے مطالعہ سے ہی ہو سکتا ہے ورنہ مزید تفصیلات مضمون کو پوچھل بنادیں گی۔

بہر حال مولوی اسحاق البنی علوی صاحب کی دریافت شدہ جاہلی تقویم اور عہد نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں پیش آمدہ واقعات میں پائے جانے والے تو قسقی تضادات کے حل کے لئے ہمعصر تقویموں کا تقابلی جائزہ اصولاً ”تقویم عہد نبوی“ کو مشکل کر دیتا ہے اور وہ بہت سے تضادات (جو روایات تاریخی کو مشکوک و مشتبہ بن دیتے تھے) دور ہو گئے اور یہ ممکن ہو گیا کہ عہد نبوی کی تفصیلی جنتری، کلینڈر، اور تشریح منصف شہود پر آجائے۔

جناب ضیاء الدین لاہوری کی کتاب ”جوہر تقویم“ (جسے ادارہ ثقافت اسلامیہ لاہور نے ۱۹۹۴ء میں شائع کیا) اصلاً تو عیسوی و ہجری سنین کی تقابلی تقویم ہے اور روزمرہ حالات میں ہر خاص و عام کے لئے مفید اور کارآمد ہے۔ نیز اپنی جامعیت میں پندرہ ۱۵۰۰ سال کے عرصہ پر اس طرح محیط ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ولادت مطہرہ (۵۶۹ء) سے لیکر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رحلت تک کا زمانہ بھی اکٹھے شامل ہے نیز اضافی طور پر آئیں ۱۲ھ سے ۵۰۰ھ تک نئے چاند کی پیدائش کے واقعات کی ماہانہ تفصیل عیسوی تاریخوں کی مطابقت کے ساتھ (ص ۲۳۳ تا ۲۵۳) دکھائی گئی ہے اور آخر میں تقویم عہد نبوی کے زیر عنوان قمری مہینوں کی تقویم کے دو مختلف نظام مکی اور مدنی کلینڈر پر بحث (ص ۲۵۷ تا ۲۶۳) اور قمری اور قمریہ شمس تقویم کا تقابلی مطالعہ بصورت جدول کیا گیا ہے۔

”حیات نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صحیح جنتری“ کے نام سے شائع ہونے والی کتاب کے مرتب و مولف جناب سید اسماعیل رضا ذبیح ترمذی ہیں اور اسے جناب نے ۱۹۹۱ء میں (الاعوان پرنٹرز۔ ہری پور ہزارہ سے چھپوا کر خود ہی شائع کیا ہے۔ بطور تعارف اس کے اندرونی ناسٹل پر مولف نے یہ تصریح کر دی ہے کہ ”آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پینسٹھ سال کی زندگی کے اہم واقعات کی صحیح تاریخ و دن معلوم کرنے کی مستند و بہترین جنتری“ کتاب کے مرتب و مولف نے مخن ہائے گفتنی کے زیر عنوان (ص ۳۳ تا ۳۴) مقدمہ میں کتاب کی خصوصیات بیان کی ہیں۔ اور اس حقیقت کے باوجود کہ موصوف نے مولوی اسحاق البنی علوی صاحب (کے مقالہ مطبوعہ نقوش) اور علی محمد خاں صاحب (کی مختصر دائی قمری تقویم) سے بھرپور استفادہ کیا ہے (اور کتاب میں جگہ جگہ اقتباسات اور حوالے موجود ہیں) تاہم اپنی راہ الگ بھی بنائی ہے جس کا اعجاز کتاب کے نام (حیات نبوی کی صحیح جنتری) اور اسکی ذیلی سرخی اور عنوان (آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پینسٹھ سالہ زندگی)۔۔۔ کی مستند و بہترین جنتری) سے بے آسانی لگایا جاسکتا ہے۔ علاوہ ازیں جناب مولف نے تمثیلی خاکہ بابت مطابقت تاریخ (ص ۳۳) کے علاوہ (باب دوم میں) احسن

تقویم کے عنوان سے ۲۰۹ مکی یعنی ایک سال قبل ولادت نبوی سے وصال نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توفیقی جدول، جنتری) (ص ۲۶ تا ۹۸) اور تقویم کا تقابلی جدول (ص ۹۹ تا ۱۰۹) بھی دیا ہے اور اگلے باب سوم میں توفیق سیرت کے تحت (خصوصاً ولادت نبوی ص ۱۱۳) توفیق بحث کے ضمن میں اعلان تبلیغ اسلام، سفر طائف اور دوسرے بہت سے واقعات و حوادث اور توفیق ہجرت (ص ۱۷۸) کا جائزہ لیا ہے۔ کتاب کے حصہ دوم باب چہارم میں تمام قابل ذکر واقعات سیرت کا مطالعہ و تجزیہ اور ان کی الگ الگ تقویم (جنتری) بنائی گئی ہے۔ اور یہ تقویمی جدولیں پوری کتاب میں بکھری ہوئی ہیں۔ ان تقویمی جدولوں میں متعلقہ واقعہ یا واقعات کے دن کا تعین کر کے مئی تقویم، جولین پیریڈ، عیسوی جدید اور مدنی ہجری تقویم کا مقابلہ و موازنہ دکھایا ہے۔ فاضل مولف اس باب میں بھی بالکل منفرد ہیں کہ غالباً پہلی مرتبہ بن عیسوی قدیم اور سن عیسوی جدید کا الگ الگ تعین کیا گیا ہے جسکی تفصیل ”خبرائے گفتی“ (ص ۲۴، ۲۵) میں دیکھی جاسکتی ہے۔ کتاب ضخیم ہے اور بڑے سائز کے ۳۳۵ صفحات پر پھیلی ہوئی ہے۔

حالیہ برسوں میں تقویم ہجری اور دیگر تقاویم عالم اور ان کے متعلق ایک اور معاصر کاوش، جدید اللہ مصنف اور محقق علوم اسلامی جناب پروفیسر ظفر احمد صاحب (بھاولپور۔ پاکستان) کی طرف سے سامنے آئی۔ پروفیسر موصوف کا فاضلانہ مقالہ ابتداً مجلہ علوم اسلامیہ، جامعہ اسلامیہ بھاولپور میں ۱۹۹۷ء میں شائع ہوا تھا مگر وہ اس کے طباعتی و اشاعتی معیار سے مطمئن نہیں ہوئے چنانچہ اب سیرت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سلسلہ میں پائے جانے والے ”توفیقی تضادات کا جائزہ“ بہت مفصل طور پر مجلہ ششماہی ”السیرۃ عالمی“ کراچی کی مختلف اشاعتوں میں شمارہ اول ۱۹۹۹ء جون تا حال شمارہ اپریل ۲۰۰۶ء شائع ہو رہا ہے اختتام پر یہ سلسلہ شاید سینکڑوں صفحات کی ایک عظیم و ضخیم کتاب پر منتج ہوگا۔ ظاہر ہے ان محدود صفحات میں تعارضی جائزہ لیتے ہوئے پروفیسر ظفر احمد صاحب کی علمی تحقیقی کوششوں کا احاطہ اور خصائص و امتیازات پر اظہار خیال ممکن نہیں ہو سکتا۔ البتہ یہ اشارہ کرنا مناسب ہے کہ ان کے اصل مضمون کا خلاصہ اور نفس مدعا السیرۃ عالمی کے شمارہ نمبر ۱ (بابت ربیع الاول ۱۴۲۰ھ / جون ۱۹۹۹ء) اور شمارہ نمبر ۲ (بابت رمضان المبارک ۱۴۲۰ھ / دسمبر ۱۹۹۹ء) کے تقریباً سوا سو صفحات میں آگیا ہے۔

چنانچہ شمارہ نمبر ۱ میں مباحثات کا تعین کیا گیا ہے اور یہ بھی وضاحت کہ ”بنیادی تقویمی معاملات پر مبنی قواعد و کلیات کی تشکیل پروفیسر صاحب موصوف نے خود کی ہے (ص ۱۱) نیز لکھا ہے کہ ہجری تقویم ایک خالص قمری تقویم ہے جسکے ساتھ شمسی تقویم کے تقابلی کے لئے عیسوی تقویم کو منتخب کیا گیا ہے (ایضاً) عیسوی تقویم کے سلسلہ میں گریگورین عیسوی تقویم اور جولین عیسوی تقویم کی تفصیلات اور تحویلات کو جملہ تضمینات کے ساتھ (ص ۱۱۰ تا ۱۵۲) بیان کیا گیا ہے۔ جبکہ شمارہ نمبر ۳ میں عبرانی تقویم کا عمومی تعارف اور عیسوی تقویم سے اس کا تقابلی (ص ۲۲۳ تا ۲۳۳) دکھایا گیا ہے۔ پھر عبرانی تقویم کا دور جاہلیت اور دور رسالت کے عرب معاشرہ پر اثرات کا جائزہ لیا گیا ہے نیز عربوں کی قمریہ شمسی تقویم اور متعلقات پر بحث ہے یہاں تک کہ آنحضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہاتھوں اسکی منسوخی عمل میں آئی (ص ۲۳۳ تا ۲۳۹) اس ضمن میں مدنی قمری تقویم سے تقابلی اور دیگر اہم اور مفید معلومات بھی دی گئی ہیں۔ عربوں کی قمریہ شمسی تقویم کے متعلق ایک سنگین غلط فہمی کے زیر عنوان اسباب کا بیان اور اشکالات کا ازالہ خاصہ کی چیز ہے۔ ان تمام مقدمات کے بعد پروفیسر صاحب نے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں واقع توفیقی

تضادات کے اصل موضوع سے تعرض کیا ہے۔ چنانچہ جن موضوعات کو (بطور نمونہ و مثال) زیر بحث لایا گیا ہے وہ ۱۸ واقعات ہیں یعنی واقعہ ہجرت، غزوہ یواط، غزوہ بدر، سریہ سالم بن عمر، غزوہ قرقر، الکوث، غزوہ بنی قنیقاع، سریہ زید بن حارثہ، نکاح ام کلثوم، مہم رجب، غزوہ حدیبیہ، بدر الموعود، غزوہ خیبر، سریہ ذات السلاسل، فتح مکہ، غزوہ تبوک، ولادت مبارکہ، معراج نبوی اور وصال نبوی (ص ۲۳۹ تا ص ۲۵۴) اس کے بعد ان واقعات کی تطبیقات اور تطبیقی جدول کو شامل کیا گیا ہے۔ تضادات اور تطبیقات کا حصہ ہی دراصل پروفیسر صاحب کے کل مضمون کی جان ہے اور پروفیسر صاحب موصوف کی تقویمی مہارت کی شان ظاہر کرتا ہے جس میں دوسرے مشہور و معروف صاحبانِ تقویم کی تعقیب بھی کی گئی ہے۔ اس کے بعد کے شماروں اور اقسام میں پروفیسر صاحب نے اپنے موقف کی تفصیل اور اصول و فلکیات کے انسباق کو استدلال مع مسئلہ پیش کیا ہے اور سال بہ سال غزوات اور دوسرے واقعات کو منتخب کر کے تقویمی جدولیں بہ تشریح واقعہ، قمریہ، شمسی، ہجری، قمری، ہجری، عیسوی جولین وقت قرآن وغیرہ شامل کی ہیں۔

(۱۰)

گذشتہ صفحات میں تقویم کے مبادیات و متعلقات اور اردو زبان میں تقویمی تالیفات کا جو جائزہ لیا گیا ہے اس کے پیش نظر موجودہ کتاب ”تقویم عہد نبوی“ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ایک انتہائی اہم کاوش اور منفرد کتاب کہی جاسکتی ہے۔ اس کتاب کے مولف و مرتب جناب علی محمد خاں صاحب (۱۹۹۷ء) خاص تقویم کے موضوع پر اس سے پہلے بھی دو کتابیں لکھ چکے تھے۔ ایک ”مختصر دوائی قمری تقویم“ (مطبوعہ لاہور ۱۹۸۳ء) جسے اختصار کے باوجود علمی دنیا میں بہت پذیرائی حاصل ہوئی (بلکہ مصنفوں مورخوں کے لئے ایک حوالہ کی کتاب بن چکی ہے۔ مثلاً حیات نبوی کی جتڑی از ذبیح ترمذی اور جوہر تقویم از ضیاء الدین لاہوری کی جوہر تقویم میں حوالہ)۔ ان کی دوسری کتاب بڑے سائز پر نسبتاً ضخیم، ”دوائی قمری تقویم“ (مطبوعہ کراچی ۲۰۰۳ء) بھی اہم کتاب ہے۔ جبکہ زیر نظر تیسری اور آخری کتاب (اپنے مولف و مرتب کی وفات کے بعد ان کے لائق فرزند) جناب ڈاکٹر نور محمد صاحب یوسف زئی (مقیم انگلستان) کی پر خلوص کوششوں سے منظر عام پر آ رہی ہے۔ امید ہے کہ علمی دنیا تا دیر اس سے مستفید ہوتی رہے گی اور بطور صدقہ جاریہ مولف مرحوم کے حسنات میں اضافہ کرتی رہے گی۔ (انشاء اللہ العزیز الخفاری) کوئی بھی علمی کاوش حرف آخر نہیں ہوتی لیکن یہ کیا کم ہے کہ اسلامی تاریخ کے عہد درخشاں کی ایک ممتاز نمائندہ تقویم (تقویم عہد نبوی ﷺ) سلیس انداز میں اہل علم کے ہاتھوں میں پہنچ رہی ہے اور علم تاریخ و سیرت کی مانگ میں انشاں بھر رہی ہے۔

قاضی محمد سلیمان منصور پوری رحمۃ اللہ (کی رحمۃ اللعالمین) سے لیکر مولوی اسحاق البنی علوی صاحب (مرحوم) کے طویل بصیرت افروز عالمانہ مقالہ تک (سیرت نبوی ﷺ) توفیق کی روشنی میں مطبوعہ نقوش لاہور (سول نمبر ۲) اگرچہ ہر زمانہ میں کچھ نہ کچھ کام اس موضوع پر ہوتا رہا لیکن بے شمار واقعات سیرت میں پائے جانے والے توفیقی تضادات اور تقویمی الجھنوں کو دور کرنے کے لئے تاریخی شعور اور ایمانی بصیرت سے کام لیکر فی تکنیکی سطح پر جدول کی تیاری اور تقویموں کی دریافت کا جو قیام علوی صاحب نے انجام دیا وہ بہت قابل قدر ہے (البتہ انگی وفات کے سبب قدرے تشہرہ گیا) مرحوم علی محمد خاں صاحب علوی صاحب سے بہت متاثر ہوئے اور ان ہی کے تتبع میں ”تقویم عہد نبوی“ مرتب کی چنانچہ اگر پیش نظر کتاب کو علوی صاحب مرحوم کے کام کی تکمیل کہاجائے تو بیجا نہ ہوگا۔

اس کے باوجود اس کتاب (تقویم عہد نبوی) کی انفرادیت و اہمیت کم نہیں ہے۔ فاضل مولف نے کئی باتوں میں پوشیدگی فرمائی ہے۔ مثلاً ایک خاص بات یہ ہے کہ موصوف نے محض واقعات سیرت کو منتخب کر کے الگ الگ جدول سازی نہیں کی ہے بلکہ پورے عہد مبارک بشمول دور ماقبل بعثت پر مبنی ایک مکمل تقویم بہ قید دن، تاریخ، سال پر رعایت تقویم قمری، ہجری، قمری شمسی، خریفی، قمری شمسی ربیعی، شمسی عیسوی مرتب کر دی ہے جو ہر طرح مربوط، منظم اور منطقی ہے۔ ایک اور خاص الخاص بات اور مولف کتاب ہذا کی دریافت وہ تقویم ہے جس کا آغاز نقطہ اعتدال ربیعی سے ہوتا ہے۔ (۲۸) چنانچہ مولف ہذا نے مکی قمری شمسی خریفی اور مکی قمری شمسی ربیعی تقویم کے درمیان فرق واضح کرتے ہوئے خود لکھا ہے کہ ”اس تقویم (مکی قمری شمسی خریفی) کے سال کا آغاز نقطہ اعتدال خریفی سے ہوتا تھا اس طرح کہ ۶۲ ستمبر سے متصل نیا چاند یکم محرم کا چاند مانا جاتا تھا۔ اس لئے ہم نے دوسری تقویم سے تمیز کرنے کے لئے اس کے ساتھ لفظ ”خریفی“ لکھا ہے۔ اس کے بعد کہتے ہیں کہ ”ایک ایسی ہی تیسری تقویم کا پتہ چلا ہے جس کا سال نقطہ اعتدال ربیعی سے شروع ہوتا تھا اس طرح کہ ۲۱ مارچ سے متصل نیا چاند یکم محرم کا چاند مانا جاتا تھا اس کے تعارف کے لئے میں نے اس کے ساتھ ”ربیعی“ لکھا ہے۔“ (اس کی مزید تفصیل عرض مولف میں دیکھی جاسکتی ہے) علوی صاحب نے ”اہل مکہ کا نظام سنی“ کی تفصیلات بیان کرتے ہوئے ایک جگہ لکھا ہے کہ ”اعتدالین (EQUINOXES) کا اندازہ وہ منزل سرطان کے طلوع اور سکوت سے لگاتے تھے جو اگلے نزدیک پہلی نو تھی۔ جب سورج اس نوہ میں داخل ہوتا تو یہ اعتدال ربیعی (VERNAL EQUINOX) کا زمانہ سمجھا جاتا اور جب چاند بحالت بدر اس منزل میں قدم رکھتا تو اعتدال خریفی (Autumnal Equinox) کا“ دیکھئے مقالہ علوی صاحب ص ۹۳ آگے چلکر انہوں نے اعتدالین کا مدار نقشہ ص ۹۶ پر دیا ہے) بہر حال علی محمد خاں صاحب کی دریافت شدہ ”مکی قمری شمسی ربیعی تقویم“ کی قدر و قیمت کا صحیح اندازہ تو ماہرین فن ہی کر سکیں گے۔ تاہم یہ افادیت تو فاضل مولف نے ثابت کر دی ہے کہ ایک پوری تقویمی کتاب استوار ہو سکتی ہے اور واقعات سیرت کے ایسے بہت سے توقیعی اختلافات و تضادات جو کسی دوسری تقویم کی مطابقت سے حل نہیں ہو سکے تھے نو دریافت شدہ تقویم کی روشنی میں حل ہو گئے ہیں۔ منتخب واقعات سیرت کے حوالے سے تقویمی مباحث کتاب کے آخر میں شامل ہیں۔

بہر حال مجموعی طور پر یہ کتاب ”تقویم عہد نبوی“ اپنے موضوع پر عمدہ علمی کاوش ہے اور اردو زبان میں اپنی نوعیت کی ایک مکمل مفصل تقویم ہے۔ اس مبارک دور پر مشتمل اس جیسی دوسری کوئی مثال سامنے نہیں آئی۔ افسوس کہ اس کے اصل مولف جناب علی محمد خاں صاحب اب اس دنیا میں نہیں رہے ورنہ شاید وہ اپنے علم، تجربہ، محنت اور لگن سے اس کتاب میں مزید چار چاند لگا دیتے۔

یہ امید بجا طور پر کی جاسکتی ہے کہ اس کتاب سے ان واقعات سیرت کے متعلق شکوک و شبہات دور کرنے میں مدد ملے گی جو مورخین کی عدم توجہی یا بے خیالی کے سبب پائے جاتے ہیں۔ اسلامی تاریخ کی عموماً اور تاریخ سیرت کے باب میں خصوصاً یہ خدمت مولف کو دنیا میں بھی نیک نام کر لگی اور انشاء اللہ اخروی اجر کے بھی وہ مستحق ٹھہریں گے کیونکہ انہوں نے عہد نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے متعلق شکوک و شبہات رفع کرنے کی سعی یلغ کی ہے۔

هذا من عندی والعلم عند اللہ . وما توفیقی الا باللہ

پروفیسر ڈاکٹر شارا احمد

۱۰ ربیع الاول ۱۴۳۷ھ ۹ اپریل ۲۰۱۶ء کراچی۔

اسناد و حواشی

۱۔ قرآن کی رو سے انسان کو اللہ رب العالمین نے پیدا کیا اسے غم و آگہی سے سرفراز کر کے اپنے نائب اور خلیفہ کی حیثیت سے اس کو زمین پر اتارا تو زندگی کی ایک مہلت، مدت، عمر بھی مقرر کر دی گئی۔ ارشاد ہے: وَلَكُمْ فِي الْأَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَمَتَاعٌ إِلَىٰ حِينٍ (البقرہ ۳۶) اور تمہارے لئے زمین میں ایک وقت تک ٹھکانہ اور معاش مقرر کر دیا گیا۔ (ترجمہ فتح الحمید)

۲۔ ہبوط آدم کے ساتھ ہی ہدایت (کتاب و رسول عن عبد اللہ ابن عباس) کا اختتام بھی کر دیا گیا۔ یعنی قافلہ انسانیت کا سفر، اندھیرے، لاعلمی، بے راہ روی سے نہیں (ہدایت کی) روشنی سے شروع ہوا۔ (ملاحظہ ہو: البقرہ ۳۸، ۳۹)

۳۔ مشکوٰۃ کی ایک حدیث میں ارشاد رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے کہ: ”پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں سے پہلے غنیمت جانو: (۱) اپنی جوانی کو بڑھاپے سے پہلے (۲) صحت کو بیماری سے پہلے (۳) خوش دلی کو غمناکی سے پہلے (۴) فرصتِ رہبالت روقت و فراغت کو مشغولیت سے پہلے اور (۵) زندگی (عمر مہلت) کو موت سے پہلے۔“

۴۔ الَّذِي خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيَاةَ لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا (الملك ۲) هُوَ (۷) الْكَهْفُ (۷) الْجَاثِيَةُ (۱۵) الزُّمَرُ (۷۰)

۵۔ البقرہ (۳۰)

۱۔ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ (الزمر ۵۶) پوری زندگی کا مقصد و منہاجہ ہے۔ اس مقصد کو حاصل کرنے کیلئے چند رسوم اور مخصوص اوقات میں مخصوص عبادات سے آگے بڑھ کر پوری زندگی کے ہر عمل کو ہر لمحہ عبادت بنانے کی شکل صرف یہ ہے کہ زندگی کی ہر مصروفیت میں اللہ کو یاد رکھا جائے اس کی بندگی و عبادت، اس کے احکام کی اطاعت مقصود ہو اور ذمہ دارانہ طرز عمل اختیار کرتے ہوئے اللہ کی رضا طلب کی جائے۔

۲۔ اسحاقی، شمس الدین محمد بن عبد الرحمن۔ ”الدعوان بسالو بیخ لمن ذم اهل التورینخ“ (اردو ترجمہ ڈاکٹر سید محمد یوسف۔ مرکزی اردو بورڈ۔ لاہور ۱۹۷۷ء) لغت میں تاریخ کے معنی ہیں وقت کی نشاندہی جوہری کا کہنا ہے تاریخ کے معنی ہیں وقت بتانا۔ تاریخ اور تواریخ دونوں ایک ہیں تاریخ کا موضوع ہے انسان اور زمان۔ (ملخصاً) تفصیل کے لئے دیکھئے ص ۲۷ تا ۳۰

۳۔ تقویم کے معنی ہیں جنمزی۔ چرا اسکی جمع تقاویم ہے۔ نیز اس کے معنی ہیں قائم کرنا، درست کرنا (خوشگئی۔ فرہنگ عامرہ۔ مقتدرہ قومی زبان۔ اسلام آباد ۱۹۸۹ء ص ۱۶۲) نیز عربی لغت کے لحاظ سے بھی قَوَمُ الشَّيْءِ تَقْوِيْعًا فَهُوَ قَوِيْمٌ (الرازی۔ مختار الصحاح۔ مصطفیٰ البابی ص ۱۹۵ء۔ ص ۵۸۳) المنجد کے مطابق التقویم صدر ہے۔ جس میں تقویم البیان بھی شامل ہے اور زمانوں اور ان کے متعلقات کو بھی تقویم کہا جاتا ہے

۔ (تقویم الارمنہ) لؤس مطوف السجد فی اللغۃ مطبوعہ تہران ۱۶۶۳ھ انگریزی میں یہ CALENDAR سے موسوم ہے۔ شارژر آکسفورڈ انکسٹری ڈکشنری کے مطابق ایک ایسا نظام (تقویم) جس کے تحت آغاز وابتدائے سال، اس کی طوالت، اور اس کے مختلف حصوں کو منقسم کر کے دکھایا جائے اور ہمیشہ ہفتوں، سالوں کو جدول میں ظاہر کیا جائے یا مخصوص طبقات کے لئے مقررہ اہم تاریخوں یا تقریبات کا تعین کیا جائے وغیرہ وغیرہ (ملکھا) مرتبہ Fowler & Fowler دی ککسٹنر آکسفورڈ ڈکشنری۔ آکسفورڈ یونیورسٹی پریس ایڈیشن ۱۹۸۳ء۔ ص ۱۳۰

۹۔ علوی۔ مولوی اظہار النبی علوی۔ میرت نبوی (توقیت کی روشنی میں) مقالہ مطبوعہ نقوش لاہور۔ رسول نمبر ۲ شمارہ نمبر ۱۳۰۔ دسمبر ۱۹۸۲ء۔ ص ۷۷

۱۰۔ ایضاً ص ۷۸، ۷۷

۱۱۔ ایضاً ص ۷۸

۱۲۔ ایضاً ص ۷۷

۱۳۔ ایضاً ص ۷۹

۱۴۔ اسلامی ہجری تقویم بنیادی طور پر حقیقی قمری تقویم ہے۔ اسلامی ہجری تقویم کا نقطہء آغاز چونکہ واقعہ ہجرت نبوی کو قرار دیا گیا ہے۔ اس لئے (یکم محرم ۱ھ) شعیبیسوی تقویم کے) جمعہ ۱۶ جولائی ۶۲۲ء کے مطابق تسلیم شدہ ہے۔ اسلامی تاریخ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں اسے دستور عمل بناتے ہوئے ۴۰ جمادی الثانی ۱۷ھ (۹ جولائی ۶۳۸ء) سے نافذ کیا گیا۔ اس وقت سے سن ہجری مسلمانوں کا مصدقہ مروجہ سن ہے۔ مولانا ہاشمی اس بات کو نہیں مانتے کہ سنہ ہجری کی ابتداء حضرت فاروق اعظم کے عہد میں ہوئی انکے نزدیک اس کی ابتداء خود حضور کے دور میں ہو چکی تھی (تقویم تاریخی ۶)

یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ بادی النظر میں ایسا لگتا ہے کہ ہجری قمری تقویم بہت کم عمر نوذاتیہ ہے اور دوسرے سنین و تقاویم بہت قدیم ہیں خصوصاً موجودہ شعیبیسوی تقویم۔ لیکن امر واقعہ یہ ہے کہ دوسری تقاویم قدیم ہونے کے باوجود ان کی باقاعدہ تدوین دراصل سن ہجری کے بہت بعد میں ہوئی مگر انہیں موثر بہ ماضی کر دیا گیا۔ مثلاً موجودہ شعیبیسوی تقویم اپنی تازہ ترین صورت میں دراصل سولہویں صدی عیسوی سے وجود پذیر ہوئی ہے (تفصیل کے لئے دیکھئے: پروفیسر ظفر احمد۔ السیرۃ النبویہ المقالہ) مجلہ السیرۃ عالمی ششماہی کراچی شمارہ نمبر ابا بت جون ۱۹۹۹ء ربیع الثانی ۱۴۲۰ھ ص ۱۶۹) کیونکہ ابتداء میں یہ روی تقویم قمری جو وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ جوبیلین عیسوی تقویم میں تبدیل ہوئی بالآخر گریگوری تقویم میں تبدیل ہوئی (ایضاً) یہ بات مزید دلچسپ ہے کہ بقول مولانا عبدالقدوس ہاشمی صاحب "اکتوبر ۱۵۸۳ء میں پاپائے گریگوری نے جو ترمیم کی تھی اسے تمام ملکوں نے ایک ہی وقت میں قبول نہیں کیا مختلف ملکوں نے مختلف اوقات میں اس ترمیم کو قبول کر کے

اپنے ممالک میں گریگوری کینڈر جاری کیا مثلاً انگلستان نے یہ کینڈر ۱۵۸۲ء میں اختیار کیا (دیکھئے ہاشمی، مولانا عبدالقدوس۔ تقویم تاریخی و ناموس تاریخی ادارہ تحقیقات اسلامی۔ اسلام آباد پاکستان ۱۹۸۷ء ص ۹)۔ اس طرح مثلاً بکری سمت کو پہلے کا معلوم ہوتا ہے لیکن دراصل ہجری تقویم سے کوئی ۲۲۰ سالوں کے بعد اسکی تدوین ہوئی۔ عبرانی تقویم اگرچہ بہت پرانی معلوم ہوتی ہے لیکن اسکی چھوٹی موٹی تبدیلیاں ہوتی رہتی ہیں۔ (ظفر احمد ص ۱۶۹) اسلامی ہجری میں سالوں کے مہینوں کی ترتیب اجماع اور عملی تواتر سے ثابت ہے۔ (ایضاً ص ۷۰ حاشیہ نمبر ۹)

۱۵۔ قدیم ترین اور قبل ازیں سب سے زیادہ وسیع پیمانے پر استعمال ہونے والی تقویم قمری تقویم ہے۔ (ظفر احمد ص ۱۷۶) شمس و قمر چاند سورج و اگرچہ قرآن کی رو سے دونوں ہی وقت کی اکائیاں ہیں اور دونوں کی نسبت سے ارشاد ہے کہ : لتعلموا عدد السنين والحساب لیکن وقت کی پیمائش کے لئے قدیم ترین زمانوں سے چاند پر ہی زیادہ زور اور زیادہ استعمال رہا ہے۔ قدیم ترین مصری تقویم بھی قمری نوعیت کی تھی۔

۱۶۔ لاہوری، ضیاء الدین ادارہ ثقافت اسلامیہ لاہور ۱۹۹۴ء ص ۱۵)

۱۷۔ ہر ماہ نئے چاند کی پہلی مرتبہ نظر آنے والی تاریخوں کے متعلق بالکل صحیح پیشگوئی کرنا ممکن نہیں۔ عام کیفیات کے تحت چاند پہلی مرتبہ اس وقت تک نہیں دکھائی دیتا جب تک کہ اسکی عمر ۳۰ گھنٹوں سے زائد نہ ہو جائے تاہم بعض حالات میں ۲۰ گھنٹہ کی عمر والا چاند بھی نظر آ جاتا ہے (تفصیل کے لئے دیکھئے ظفر احمد ص ۱۷۱)

۱۸۔ مارٹن ڈیوڈسن Martin Davidson کی کتاب Astronomy for Beginners کا اردو ترجمہ۔ مدو انجم از جناب ثناء الحق صدیقی۔ ریکل پاکستان انجمن ترقی اردو۔ کراچی ۱۹۶۱ء صفحہ ۹۷، ۹۸

۱۹۔ لاہوری صفحہ

۲۰۔ مارٹن ڈیوڈسن صفحہ ۲۳ تا صفحہ ۴۵ (ملخصاً)

۲۱۔ تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو : مولانا ہاشمی (تقویم تاریخی) غیر متصحب عیسائیوں کو یہ اعتراف ہے کہ ۲۵ دسمبر ہرگز حضرت یحییٰ علیہ السلام کی ولادت باسعادت کا دن نہیں ہے (ظفر احمد صفحہ ۱۶۶ بحوالہ احسن الفتاویٰ)

۲۲۔ دیکھئے ہاشمی

۲۳۔ ایضاً

۲۴۔ کبیرہ (مذکر عربی) لوند کا مہینہ۔ چوتھے قمری سال کا زائد مہینہ وہ سال جسکے ایک مہینہ میں ایک دن کا اضافہ کیا جاتا ہے۔ لوند (ہندی مذکر)

تیرھواں مہینہ جو تیسرے سال ہر سال کی کسرات کو جمع کر کے بڑھایا جاتا ہے۔ فاضل، ہزاند، فضول (دیکھئے: نسیم امروہی و دیگر۔ جدید نسیم اللغات اردو۔ شیخ غلام علی ایڈیٹر سن ۱۹۸۳ء صفحہ ۷۱۷ نیز صفحہ ۸۴۳) عربی لغت کے لحاظ سے سنہ کیسہ دو سال جسمیں ایک دن کم ہو گیا ہو۔ یہ قمری حساب سے ہر چار سال میں ہوتا ہے (بلیاوی۔ عبدالحفیظ۔ معراج اللغات۔ مدینہ پبلشنگ کمپنی کراچی۔ صفحہ ۶۸۳)

نسج۔ تاخیر ادھار۔ وہ مہینہ جس پر اشہر حرم میں سے کسی مہینہ کی حرمت جاہلیت میں ڈال دی جاتی تھی۔ (نسیم اللغات صفحہ ۸۴۲) امام صفہانی کے نزدیک (ن س م) النسج کے معنی کسی چیز کو اس کے وقت سے موخر کر دینے کے ہیں۔ (تاخیر فی الوقت) نیز لکھتے ہیں۔

النسیر کے معنی کسی چیز کو ادھار پر فروخت کرنے کے ہیں اس سے وہ کسی ہے جس کا جاہلیت میں رواج تھا یعنی وہ کس ماہ حرام کو ہٹا کر آگے پیچھے کر دیتے تھے چنانچہ قرآن میں ہے۔ انما النسبی زیادة فی الکفر (۹-۳۷) دیکھئے (صفہانی۔ ابی القاسم الحسین بن محمد۔ المفردات فی غریب القرآن۔ مصطفیٰ البابا۔ حصہ ۱۹۶۱ء صفحہ ۴۹۲) تفہیم القرآن کے مطابق عرب کے لوگ نسی کی خاطر مہینوں کی تعداد ۱۲ یا ۱۳ عا لیتے تھے تاکہ جس ماہ حرام کو انہوں نے حلال کر لیا ہو اسے سال کی جنتری میں کھپا سکیں (حاشیہ نمبر ۳۴ ذیل سورہ توبہ آیت ۳۶) نیز اگلی آیت ۳۷ کے ضمن میں حاشیہ نمبر ۳ کے تحت لکھا ہے عرب میں نسی دو طرح کی تھی۔ اس کی ایک صورت تو یہ تھی کہ جنگ و جدل اور غارت گری اور خون کے انتقام لینے کی خاطر کسی حرام مہینے کو حلال قرار دے لیتے تھے۔ اور اس کے بدلے کسی حلال مہینے کو حرام کر کے مہینوں کی تعداد پوری کر دیتے تھے۔ دوسری صورت یہ تھی کہ قمری سال کو شمسی سال کے مطابق کرنے کے لئے آئیں کیسہ کا ایک مہینہ بڑھا دیتے تھے تاکہ حج ہمیشہ ایک ہی موسم پر آتا رہے اور وہ زمستوں سے بچ جائیں جو قمری حساب کے مختلف موسموں میں حج کے گردش کرتے رہنے سے پیش آتی ہیں اس طرح ۳۲ سال تک حج اپنے اصلی وقت کے خلاف دوسری تاریخوں میں ہوتا رہا تھا اور صرف ۳۳ ویں سال ایک مرتبہ اصل ذی الحجہ کی ۹-۱۰ تاریخ کو ادا ہوا تھا۔ یہی وہ بات ہے جو حجۃ الوداع کے موقع پر نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے خطبہ میں فرمائی تھی۔ ان الزمان قد استدار کھفۃ یوم خلق اللہ السادات والارض۔ یعنی اس سال حج کا وقت گردش کرتا ہوا ٹھیک اپنی اس تاریخ پر آ گیا ہے جو قدرتی حساب سے اس کی اصل تاریخ ہے۔

(ملاحظہ ہو: مودودی، مولانا سید ابوالاعلیٰ۔ تفہیم القرآن۔ مرکزی مکتبہ جماعت اسلامی ہند دہلی ج ۲ صفحہ ۱۹۳) لوند رکبہ نسبی کے دستور کو عرب (کہ) میں رواج دینے اور بقول مولانا حقانی ”یہ ایجاد بعض کہتے ہیں کہ بنی کنانہ میں سے ایک شخص فہیم بن ثعلبہ کی تھی۔ اس کے جانشینوں میں سے حضرت کے عہد تک جنادہ بن عوف زندہ تھا (دیکھئے تفسیر حقانی ج ۲ صفحہ ۲۸ مطبوعہ ہند تفسیر سورہ توبہ)

۲۵ مولانا محمد نافع۔ رحماء بستم۔ حصہ دوم فاروقی۔ تحقیقات۔ لاہور صفحہ ۱۴۶ (بحوالہ ابدایہ لابن کثیر ج ۷ صفحہ ۷۲ طبع مصر)

۲۶ اعتدالین یعنی اعتدال ربیع اور اعتدال خریف کی تشریح۔ نقشہ از روئے جمیع اور موسمی مہینوں کی تفصیل اور عربی عبرانی تقادیم کے تقابلی کے لئے

۲۷ تقویم تاریخی۔ ص ۷

۲۸ یہاں یہ امر باعث دلچسپی ہے کہ یہود و نصاریٰ اور ہنود و مجوس کا یہ خیال تھا کہ کائنات کی تخلیق اعتدال ربیعہ (Vernal Equinox) کے دنوں میں ہوئی تھی۔ ابوریحان البیرونی نے لکھا ہے کہ ایرانیوں کے خیال میں نوح انسانی کے پہلے فرد کی تخلیق فروردین کے مہینہ میں موسم بہار میں ہوئی تھی لکھا ہے کہ یہودیوں میں کچھ لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ آفتاب کی تخلیق برج حمل کے پہلے درجہ میں ہوئی تھی آفتاب برج حمل میں اعتدال ربیعہ میں ہوا کرتا ہے۔ نیز لکھا ہے کہ ہندوؤں کے ہاں ”کل جگہ“ دور کی کل مدت چار لاکھ تیس ۳۲ ہزار سال ہے اور اس دور کے وقت تمام سیارگان برج حمل میں تھے (دیکھئے ظفر احمد۔ السیرہ شمارہ ۲ صفحہ ۲۴) رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خطبہ حجۃ الوداع میں اس امر کی توثیق فرمادی ہے کہ فی الواقع کائنات کی تخلیق اعتدال ربیعہ یعنی مارچ میں ہوئی تھی اور پہلا مہینہ محرم موسم بہار میں آیا تھا طویل گردش زمانہ کے بعد اب محرم ۱۱۷۰ھ کا پہلا مہینہ پھر موسم بہار میں آ رہا تھا کیونکہ قمری مہینہ کوئی ۳۳ سالوں کے دور میں تمام موسموں سے گزر جاتا ہے یہ دور از مرئو آ رہا تھا اس کے متعلق آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ زمانہ پھر پھر اکراہی اصل بیچہ پر آ گیا ہے یہ خیال ہرگز درست نہیں کہ قمری ذی الحجہ اور قمریہ سنسی ذی الحجہ اس سال اکٹھے ہو گئے تھے بلکہ اس سال قمری ذی الحجہ قمریہ سنسی کے جمادی الاخری کے مقابل تھا (ایضاً صفحہ ۲۴۰)

حصّہ اوّل

تقویم قبل ہجرت

۵۷ قبل ہجری = ۶۸-۵۶۷ عیسوی

ہجری	عم	مفر	ربیع ۱	ربیع ۲	جمادی ۱	جمادی ۲	رجب	شعبان	رمضان	شوال	ذیقعدہ	ذی الحجہ
کی ترتیب	رجب	شعبان	ربیع ۱	ربیع ۲	جمادی ۱	جمادی ۲	رجب	شعبان	رمضان	شوال	ذیقعدہ	ذی الحجہ
۵۵	عم	مفر	ربیع ۱	ربیع ۲	جمادی ۱	جمادی ۲	رجب	شعبان	رمضان	شوال	ذیقعدہ	ذی الحجہ
۱	۵۸	۵۷	۵۶	۵۵	۵۴	۵۳	۵۲	۵۱	۵۰	۴۹	۴۸	۴۷
۲	۵۹	۵۸	۵۷	۵۶	۵۵	۵۴	۵۳	۵۲	۵۱	۵۰	۴۹	۴۸
۳	۶۰	۵۹	۵۸	۵۷	۵۶	۵۵	۵۴	۵۳	۵۲	۵۱	۵۰	۴۹
۴	۶۱	۶۰	۵۹	۵۸	۵۷	۵۶	۵۵	۵۴	۵۳	۵۲	۵۱	۵۰
۵	۶۲	۶۱	۶۰	۵۹	۵۸	۵۷	۵۶	۵۵	۵۴	۵۳	۵۲	۵۱
۶	۶۳	۶۲	۶۱	۶۰	۵۹	۵۸	۵۷	۵۶	۵۵	۵۴	۵۳	۵۲
۷	۶۴	۶۳	۶۲	۶۱	۶۰	۵۹	۵۸	۵۷	۵۶	۵۵	۵۴	۵۳
۸	۶۵	۶۴	۶۳	۶۲	۶۱	۶۰	۵۹	۵۸	۵۷	۵۶	۵۵	۵۴
۹	۶۶	۶۵	۶۴	۶۳	۶۲	۶۱	۶۰	۵۹	۵۸	۵۷	۵۶	۵۵
۱۰	۶۷	۶۶	۶۵	۶۴	۶۳	۶۲	۶۱	۶۰	۵۹	۵۸	۵۷	۵۶
۱۱	۶۸	۶۷	۶۶	۶۵	۶۴	۶۳	۶۲	۶۱	۶۰	۵۹	۵۸	۵۷
۱۲	۶۹	۶۸	۶۷	۶۶	۶۵	۶۴	۶۳	۶۲	۶۱	۶۰	۵۹	۵۸
۱۳	۷۰	۶۹	۶۸	۶۷	۶۶	۶۵	۶۴	۶۳	۶۲	۶۱	۶۰	۵۹
۱۴	۷۱	۷۰	۶۹	۶۸	۶۷	۶۶	۶۵	۶۴	۶۳	۶۲	۶۱	۶۰
۱۵	۷۲	۷۱	۷۰	۶۹	۶۸	۶۷	۶۶	۶۵	۶۴	۶۳	۶۲	۶۱
۱۶	۷۳	۷۲	۷۱	۷۰	۶۹	۶۸	۶۷	۶۶	۶۵	۶۴	۶۳	۶۲
۱۷	۷۴	۷۳	۷۲	۷۱	۷۰	۶۹	۶۸	۶۷	۶۶	۶۵	۶۴	۶۳
۱۸	۷۵	۷۴	۷۳	۷۲	۷۱	۷۰	۶۹	۶۸	۶۷	۶۶	۶۵	۶۴
۱۹	۷۶	۷۵	۷۴	۷۳	۷۲	۷۱	۷۰	۶۹	۶۸	۶۷	۶۶	۶۵
۲۰	۷۷	۷۶	۷۵	۷۴	۷۳	۷۲	۷۱	۷۰	۶۹	۶۸	۶۷	۶۶
۲۱	۷۸	۷۷	۷۶	۷۵	۷۴	۷۳	۷۲	۷۱	۷۰	۶۹	۶۸	۶۷
۲۲	۷۹	۷۸	۷۷	۷۶	۷۵	۷۴	۷۳	۷۲	۷۱	۷۰	۶۹	۶۸
۲۳	۸۰	۷۹	۷۸	۷۷	۷۶	۷۵	۷۴	۷۳	۷۲	۷۱	۷۰	۶۹
۲۴	۸۱	۸۰	۷۹	۷۸	۷۷	۷۶	۷۵	۷۴	۷۳	۷۲	۷۱	۷۰
۲۵	۸۲	۸۱	۸۰	۷۹	۷۸	۷۷	۷۶	۷۵	۷۴	۷۳	۷۲	۷۱
۲۶	۸۳	۸۲	۸۱	۸۰	۷۹	۷۸	۷۷	۷۶	۷۵	۷۴	۷۳	۷۲
۲۷	۸۴	۸۳	۸۲	۸۱	۸۰	۷۹	۷۸	۷۷	۷۶	۷۵	۷۴	۷۳
۲۸	۸۵	۸۴	۸۳	۸۲	۸۱	۸۰	۷۹	۷۸	۷۷	۷۶	۷۵	۷۴
۲۹	۸۶	۸۵	۸۴	۸۳	۸۲	۸۱	۸۰	۷۹	۷۸	۷۷	۷۶	۷۵
۳۰	۸۷	۸۶	۸۵	۸۴	۸۳	۸۲	۸۱	۸۰	۷۹	۷۸	۷۷	۷۶

۵۶ قبل ہجری = ۵۶۸۶۹ عیسوی

[illegible]

۵۵ قبل ہجری = ۷۰-۶۹ عیسوی

[illegible]

۵۴ قبل ہجری = ۷۱-۷۰ عیسوی

[illegible]

۵۳ قبل ہجری = ۷۲-۷۱ عیسوی

کلیں ہجری	محرم	مفر	رجب ۱	رجب ۲	جمادی ۱	جمادی ۲	رجب	شعبان	رمضان	شوال	ذیقعدہ	ذی الحجہ
کلیں ہجری	جمادی ۲	رجب ۵	شعبان	رمضان	رجب ۱	جمادی ۲	جمادی ۱	رجب ۲	شعبان	رمضان	شوال	ذیقعدہ
کلیں ہجری	ذی الحجہ	محرم	مفر	رجب ۱	رجب ۲	جمادی ۱	جمادی ۲	رجب	شعبان	رمضان	شوال	ذیقعدہ
۱	ہجرت انور	ہفتہ ۱۴ مارچ	اتوار ۱۴ مارچ	یکشنبہ ۱۳	دوشنبہ ۱۲	سہشنبہ ۱۱	چهارشنبہ ۱۰	پنجشنبہ ۹	جمعہ ۸	ہفتہ ۷	اتوار ۶	دوشنبہ ۵
۲	ہجرت ۱۳	اتوار ۱۵	یکشنبہ ۱۴	دوشنبہ ۱۳	سہشنبہ ۱۲	چهارشنبہ ۱۱	پنجشنبہ ۱۰	جمعہ ۹	ہفتہ ۸	اتوار ۷	دوشنبہ ۶	سہشنبہ ۵
۳	ہجرت ۱۲	یکشنبہ ۱۶	دوشنبہ ۱۵	سہشنبہ ۱۴	چهارشنبہ ۱۳	پنجشنبہ ۱۲	جمعہ ۱۱	ہفتہ ۱۰	اتوار ۹	دوشنبہ ۸	سہشنبہ ۷	چهارشنبہ ۶
۴	اتوار ۱۵	یکشنبہ ۱۴	دوشنبہ ۱۳	سہشنبہ ۱۲	چهارشنبہ ۱۱	پنجشنبہ ۱۰	جمعہ ۹	ہفتہ ۸	اتوار ۷	دوشنبہ ۶	سہشنبہ ۵	چهارشنبہ ۴
۵	یکشنبہ ۱۶	دوشنبہ ۱۵	سہشنبہ ۱۴	چهارشنبہ ۱۳	پنجشنبہ ۱۲	جمعہ ۱۱	ہفتہ ۱۰	اتوار ۹	دوشنبہ ۸	سہشنبہ ۷	چهارشنبہ ۶	پنجشنبہ ۵
۶	دوشنبہ ۱۷	سہشنبہ ۱۶	چهارشنبہ ۱۵	پنجشنبہ ۱۴	جمعہ ۱۳	ہفتہ ۱۲	اتوار ۱۱	دوشنبہ ۱۰	سہشنبہ ۹	چهارشنبہ ۸	پنجشنبہ ۷	جمعہ ۶
۷	سہشنبہ ۱۸	چهارشنبہ ۱۷	پنجشنبہ ۱۶	جمعہ ۱۵	ہفتہ ۱۴	اتوار ۱۳	دوشنبہ ۱۲	سہشنبہ ۱۱	چهارشنبہ ۱۰	پنجشنبہ ۹	جمعہ ۸	ہفتہ ۷
۸	چهارشنبہ ۱۹	پنجشنبہ ۱۸	جمعہ ۱۷	ہفتہ ۱۶	اتوار ۱۵	دوشنبہ ۱۴	سہشنبہ ۱۳	چهارشنبہ ۱۲	پنجشنبہ ۱۱	جمعہ ۱۰	ہفتہ ۹	اتوار ۸
۹	پنجشنبہ ۲۰	جمعہ ۱۹	ہفتہ ۱۸	اتوار ۱۷	دوشنبہ ۱۶	سہشنبہ ۱۵	چهارشنبہ ۱۴	پنجشنبہ ۱۳	جمعہ ۱۲	ہفتہ ۱۱	اتوار ۱۰	دوشنبہ ۹
۱۰	جمعہ ۲۱	ہفتہ ۲۰	اتوار ۱۹	دوشنبہ ۱۸	سہشنبہ ۱۷	چهارشنبہ ۱۶	پنجشنبہ ۱۵	جمعہ ۱۴	ہفتہ ۱۳	اتوار ۱۲	دوشنبہ ۱۱	سہشنبہ ۱۰
۱۱	اتوار ۲۲	یکشنبہ ۲۱	دوشنبہ ۲۰	سہشنبہ ۱۹	چهارشنبہ ۱۸	پنجشنبہ ۱۷	جمعہ ۱۶	ہفتہ ۱۵	اتوار ۱۴	دوشنبہ ۱۳	سہشنبہ ۱۲	چهارشنبہ ۱۱
۱۲	یکشنبہ ۲۳	دوشنبہ ۲۲	سہشنبہ ۲۱	چهارشنبہ ۲۰	پنجشنبہ ۱۹	جمعہ ۱۸	ہفتہ ۱۷	اتوار ۱۶	دوشنبہ ۱۵	سہشنبہ ۱۴	چهارشنبہ ۱۳	پنجشنبہ ۱۲
۱۳	دوشنبہ ۲۴	سہشنبہ ۲۳	چهارشنبہ ۲۲	پنجشنبہ ۲۱	جمعہ ۲۰	ہفتہ ۱۹	اتوار ۱۸	دوشنبہ ۱۷	سہشنبہ ۱۶	چهارشنبہ ۱۵	پنجشنبہ ۱۴	جمعہ ۱۳
۱۴	سہشنبہ ۲۵	چهارشنبہ ۲۴	پنجشنبہ ۲۳	جمعہ ۲۲	ہفتہ ۲۱	اتوار ۲۰	دوشنبہ ۱۹	سہشنبہ ۱۸	چهارشنبہ ۱۷	پنجشنبہ ۱۶	جمعہ ۱۵	ہفتہ ۱۴
۱۵	چهارشنبہ ۲۶	پنجشنبہ ۲۵	جمعہ ۲۴	ہفتہ ۲۳	اتوار ۲۲	دوشنبہ ۲۱	سہشنبہ ۲۰	چهارشنبہ ۱۹	پنجشنبہ ۱۸	جمعہ ۱۷	ہفتہ ۱۶	اتوار ۱۵
۱۶	پنجشنبہ ۲۷	جمعہ ۲۶	ہفتہ ۲۵	اتوار ۲۴	دوشنبہ ۲۳	سہشنبہ ۲۲	چهارشنبہ ۲۱	پنجشنبہ ۲۰	جمعہ ۱۹	ہفتہ ۱۸	اتوار ۱۷	دوشنبہ ۱۶
۱۷	جمعہ ۲۸	ہفتہ ۲۷	اتوار ۲۶	دوشنبہ ۲۵	سہشنبہ ۲۴	چهارشنبہ ۲۳	پنجشنبہ ۲۲	جمعہ ۲۱	ہفتہ ۲۰	اتوار ۱۹	دوشنبہ ۱۸	سہشنبہ ۱۷
۱۸	اتوار ۲۹	یکشنبہ ۲۸	دوشنبہ ۲۷	سہشنبہ ۲۶	چهارشنبہ ۲۵	پنجشنبہ ۲۴	جمعہ ۲۳	ہفتہ ۲۲	اتوار ۲۱	دوشنبہ ۲۰	سہشنبہ ۱۹	چهارشنبہ ۱۸
۱۹	یکشنبہ ۳۰	دوشنبہ ۲۹	سہشنبہ ۲۸	چهارشنبہ ۲۷	پنجشنبہ ۲۶	جمعہ ۲۵	ہفتہ ۲۴	اتوار ۲۳	دوشنبہ ۲۲	سہشنبہ ۲۱	چهارشنبہ ۲۰	پنجشنبہ ۱۹
۲۰	دوشنبہ ۳۱	سہشنبہ ۳۰	چهارشنبہ ۲۹	پنجشنبہ ۲۸	جمعہ ۲۷	ہفتہ ۲۶	اتوار ۲۵	دوشنبہ ۲۴	سہشنبہ ۲۳	چهارشنبہ ۲۲	پنجشنبہ ۲۱	جمعہ ۲۰
۲۱	سہشنبہ ۱	چهارشنبہ ۳۱	پنجشنبہ ۳۰	جمعہ ۲۸	ہفتہ ۲۷	اتوار ۲۶	دوشنبہ ۲۵	سہشنبہ ۲۴	چهارشنبہ ۲۳	پنجشنبہ ۲۲	جمعہ ۲۱	ہفتہ ۲۰
۲۲	چهارشنبہ ۲	پنجشنبہ ۱	جمعہ ۲۹	ہفتہ ۲۸	اتوار ۲۷	دوشنبہ ۲۶	سہشنبہ ۲۵	چهارشنبہ ۲۴	پنجشنبہ ۲۳	جمعہ ۲۲	ہفتہ ۲۱	اتوار ۲۰
۲۳	جمعہ ۳	ہفتہ ۲	اتوار ۲۸	دوشنبہ ۲۷	سہشنبہ ۲۶	چهارشنبہ ۲۵	پنجشنبہ ۲۴	جمعہ ۲۳	ہفتہ ۲۲	اتوار ۲۱	دوشنبہ ۲۰	سہشنبہ ۱۹
۲۴	جمعہ ۶	اتوار ۵	یکشنبہ ۴	دوشنبہ ۳	سہشنبہ ۲	چهارشنبہ ۱	پنجشنبہ ۰	جمعہ ۰	ہفتہ ۰	اتوار ۰	دوشنبہ ۰	سہشنبہ ۰
۲۵	جمعہ ۷	یکشنبہ ۶	دوشنبہ ۵	سہشنبہ ۴	چهارشنبہ ۳	پنجشنبہ ۲	جمعہ ۱	ہفتہ ۰	اتوار ۰	دوشنبہ ۰	سہشنبہ ۰	چهارشنبہ ۰
۲۶	جمعہ ۸	یکشنبہ ۷	دوشنبہ ۶	سہشنبہ ۵	چهارشنبہ ۴	پنجشنبہ ۳	جمعہ ۲	ہفتہ ۱	اتوار ۰	دوشنبہ ۰	سہشنبہ ۰	چهارشنبہ ۰
۲۷	جمعہ ۹	یکشنبہ ۸	دوشنبہ ۷	سہشنبہ ۶	چهارشنبہ ۵	پنجشنبہ ۴	جمعہ ۳	ہفتہ ۲	اتوار ۱	دوشنبہ ۰	سہشنبہ ۰	چهارشنبہ ۰
۲۸	جمعہ ۱۰	یکشنبہ ۹	دوشنبہ ۸	سہشنبہ ۷	چهارشنبہ ۶	پنجشنبہ ۵	جمعہ ۴	ہفتہ ۳	اتوار ۲	دوشنبہ ۱	سہشنبہ ۰	چهارشنبہ ۰
۲۹	جمعہ ۱۱	یکشنبہ ۱۰	دوشنبہ ۹	سہشنبہ ۸	چهارشنبہ ۷	پنجشنبہ ۶	جمعہ ۵	ہفتہ ۴	اتوار ۳	دوشنبہ ۲	سہشنبہ ۱	چهارشنبہ ۰
۳۰	جمعہ ۱۲	یکشنبہ ۱۱	دوشنبہ ۱۰	سہشنبہ ۹	چهارشنبہ ۸	پنجشنبہ ۷	جمعہ ۶	ہفتہ ۵	اتوار ۴	دوشنبہ ۳	سہشنبہ ۲	چهارشنبہ ۱
۳۱	جمعہ ۱۳	یکشنبہ ۱۲	دوشنبہ ۱۱	سہشنبہ ۱۰	چهارشنبہ ۹	پنجشنبہ ۸	جمعہ ۷	ہفتہ ۶	اتوار ۵	دوشنبہ ۴	سہشنبہ ۳	چهارشنبہ ۲

۵۲ قبل ہجری = ۷۳-۷۲ عیسوی

[illegible]

۵۱ قبل ہجری = ۷۲-۷۳ عیسوی

[illegible]

۵۰ قبل ہجری = ۵۷۲ عیسوی

قبل ہجری	محرم	مفر	رجب ۱	رجب ۲	جمادی ۱	جمادی ۲	رجب	شعبان	شعبان	شوال	ذیقعدہ	ذی الحجہ
کئی خرفی	جمادی ۱	جمادی ۲	رجب	شعبان	رجب ۱	رجب ۲	شوال	جمادی ۱	جمادی ۲	رجب	شعبان	شوال
کئی رزنی	ذیقعدہ	ذی الحجہ	محرم	مفر	رجب ۱	رجب ۲	شوال	جمادی ۱	جمادی ۲	رجب	شعبان	شوال
۱	جمرات ۱۰ روزی	بند ۱۰ روزی	اتوار ۱۱	۵	۱۰	جمرات ۱۰ روزی	جمرات ۱۰ روزی	جمرات ۱۰ روزی	جمرات ۱۰ روزی	جمرات ۱۰ روزی	جمرات ۱۰ روزی	بند ۱۰ روزی
۲	جمرات ۱۱	اتوار ۱۱	۵	۱۰	جمرات ۱۰	جمرات ۱۰	جمرات ۱۰	جمرات ۱۰	جمرات ۱۰	جمرات ۱۰	جمرات ۱۰	جمرات ۱۰
۳	بند ۱۳	۵	۱۳	بند ۱۱	جمرات ۱۱	جمرات ۱۱	جمرات ۱۱	جمرات ۱۱	جمرات ۱۱	جمرات ۱۱	جمرات ۱۱	جمرات ۱۱
۴	اتوار ۱۳	مگل ۱۳	بند ۱۳	جمرات ۱۳	بند ۱۲	اتوار ۱۲	۵	جمرات ۱۲	جمرات ۱۲	جمرات ۱۲	جمرات ۱۲	مگل ۱۲
۵	۵	بند ۱۳	جمرات ۱۵	جمرات ۱۳	جمرات ۱۳	اتوار ۱۳	۵	جمرات ۱۳	جمرات ۱۳	جمرات ۱۳	جمرات ۱۳	بند ۱۳
۶	مگل ۱۶	جمرات ۱۵	جمرات ۱۶	بند ۱۳	مگل ۱۳	۵	۱۱	مگل ۱۳	جمرات ۱۴	جمرات ۱۴	جمرات ۱۴	جمرات ۱۴
۷	بند ۱۶	جمرات ۱۶	بند ۱۶	مگل ۱۵	بند ۱۳	مگل ۱۳	۱۳	جمرات ۱۴	جمرات ۱۴	جمرات ۱۴	جمرات ۱۴	جمرات ۱۴
۸	جمرات ۱۸	بند ۱۶	اتوار ۱۸	۵	۱۸	جمرات ۱۵	جمرات ۱۵	جمرات ۱۵	جمرات ۱۵	جمرات ۱۵	جمرات ۱۵	جمرات ۱۵
۹	جمرات ۱۹	اتوار ۱۸	۵	۱۹	مگل ۱۶	جمرات ۱۵	جمرات ۱۵	جمرات ۱۵	جمرات ۱۵	جمرات ۱۵	جمرات ۱۵	جمرات ۱۵
۱۰	بند ۲۰	۵	۱۹	مگل ۲۰	جمرات ۱۸	جمرات ۱۸	جمرات ۱۸	جمرات ۱۸	جمرات ۱۸	جمرات ۱۸	جمرات ۱۸	جمرات ۱۸
۱۱	اتوار ۲۱	مگل ۲۰	جمرات ۲۱	بند ۱۹	جمرات ۱۹	جمرات ۱۹	جمرات ۱۹	جمرات ۱۹	جمرات ۱۹	جمرات ۱۹	جمرات ۱۹	جمرات ۱۹
۱۲	۵	جمرات ۲۱	جمرات ۲۲	جمرات ۲۰	جمرات ۲۰	جمرات ۲۰	جمرات ۲۰	جمرات ۲۰	جمرات ۲۰	جمرات ۲۰	جمرات ۲۰	جمرات ۲۰
۱۳	مگل ۲۳	جمرات ۲۲	جمرات ۲۳	جمرات ۲۱	جمرات ۲۱	جمرات ۲۱	جمرات ۲۱	جمرات ۲۱	جمرات ۲۱	جمرات ۲۱	جمرات ۲۱	جمرات ۲۱
۱۴	بند ۲۳	جمرات ۲۳	جمرات ۲۳	جمرات ۲۲	جمرات ۲۲	جمرات ۲۲	جمرات ۲۲	جمرات ۲۲	جمرات ۲۲	جمرات ۲۲	جمرات ۲۲	جمرات ۲۲
۱۵	جمرات ۲۵	بند ۲۳	جمرات ۲۳	جمرات ۲۳	جمرات ۲۳	جمرات ۲۳	جمرات ۲۳	جمرات ۲۳	جمرات ۲۳	جمرات ۲۳	جمرات ۲۳	جمرات ۲۳
۱۶	جمرات ۲۶	اتوار ۲۵	۵	۲۶	مگل ۲۳	جمرات ۲۳	جمرات ۲۳	جمرات ۲۳	جمرات ۲۳	جمرات ۲۳	جمرات ۲۳	جمرات ۲۳
۱۷	بند ۲۶	مگل ۲۶	جمرات ۲۵	جمرات ۲۴	جمرات ۲۴	جمرات ۲۴	جمرات ۲۴	جمرات ۲۴	جمرات ۲۴	جمرات ۲۴	جمرات ۲۴	جمرات ۲۴
۱۸	اتوار ۲۸	مگل ۲۶	جمرات ۲۶	جمرات ۲۶	جمرات ۲۶	جمرات ۲۶	جمرات ۲۶	جمرات ۲۶	جمرات ۲۶	جمرات ۲۶	جمرات ۲۶	جمرات ۲۶
۱۹	۵	جمرات ۲۸	جمرات ۲۹	جمرات ۲۷	جمرات ۲۷	جمرات ۲۷	جمرات ۲۷	جمرات ۲۷	جمرات ۲۷	جمرات ۲۷	جمرات ۲۷	جمرات ۲۷
۲۰	مگل ۳۰	جمرات ۲۸	جمرات ۳۰	جمرات ۲۸	جمرات ۲۸	جمرات ۲۸	جمرات ۲۸	جمرات ۲۸	جمرات ۲۸	جمرات ۲۸	جمرات ۲۸	جمرات ۲۸
۲۱	بند ۳۱	جمرات ۳۰	جمرات ۳۱	جمرات ۲۹	جمرات ۲۹	جمرات ۲۹	جمرات ۲۹	جمرات ۲۹	جمرات ۲۹	جمرات ۲۹	جمرات ۲۹	جمرات ۲۹
۲۲	جمرات ۳۲	بند ۳۱	جمرات ۳۱	جمرات ۳۱	جمرات ۳۱	جمرات ۳۱	جمرات ۳۱	جمرات ۳۱	جمرات ۳۱	جمرات ۳۱	جمرات ۳۱	جمرات ۳۱
۲۳	جمرات ۳۳	جمرات ۳۲	جمرات ۳۲	جمرات ۳۲	جمرات ۳۲	جمرات ۳۲	جمرات ۳۲	جمرات ۳۲	جمرات ۳۲	جمرات ۳۲	جمرات ۳۲	جمرات ۳۲
۲۴	بند ۳۳	جمرات ۳۳	جمرات ۳۳	جمرات ۳۳	جمرات ۳۳	جمرات ۳۳	جمرات ۳۳	جمرات ۳۳	جمرات ۳۳	جمرات ۳۳	جمرات ۳۳	جمرات ۳۳
۲۵	اتوار ۳۴	مگل ۳۳	جمرات ۳۴	جمرات ۳۴	جمرات ۳۴	جمرات ۳۴	جمرات ۳۴	جمرات ۳۴	جمرات ۳۴	جمرات ۳۴	جمرات ۳۴	جمرات ۳۴
۲۶	۵	جمرات ۳۵	جمرات ۳۵	جمرات ۳۵	جمرات ۳۵	جمرات ۳۵	جمرات ۳۵	جمرات ۳۵	جمرات ۳۵	جمرات ۳۵	جمرات ۳۵	جمرات ۳۵
۲۷	مگل ۳۶	جمرات ۳۵	جمرات ۳۶	جمرات ۳۶	جمرات ۳۶	جمرات ۳۶	جمرات ۳۶	جمرات ۳۶	جمرات ۳۶	جمرات ۳۶	جمرات ۳۶	جمرات ۳۶
۲۸	بند ۳۶	جمرات ۳۶	جمرات ۳۶	جمرات ۳۶	جمرات ۳۶	جمرات ۳۶	جمرات ۳۶	جمرات ۳۶	جمرات ۳۶	جمرات ۳۶	جمرات ۳۶	جمرات ۳۶
۲۹	جمرات ۳۸	بند ۳۶	جمرات ۳۸	جمرات ۳۸	جمرات ۳۸	جمرات ۳۸	جمرات ۳۸	جمرات ۳۸	جمرات ۳۸	جمرات ۳۸	جمرات ۳۸	جمرات ۳۸
۳۰	جمرات ۳۹	جمرات ۳۸	جمرات ۳۹	جمرات ۳۹	جمرات ۳۹	جمرات ۳۹	جمرات ۳۹	جمرات ۳۹	جمرات ۳۹	جمرات ۳۹	جمرات ۳۹	جمرات ۳۹

۴۹ قبل ہجری = ۷۵-۷۴ عیسوی

[illegible]

۳۸ قبل ہجری = ۶۷۵-۵۷۵ عیسوی

[illegible]

۷۷ قبل ہجری = ۶۷۷-۷۷۷ عیسوی

[illegible]

۶۲ قبل هجری = ۸۷۷-۵۷۷ عیسوی

نکته	محرم	مهر	رجب ۱	رجب ۲	جمادی ۱	جمادی ۲	رجب	شعبان	رمضان	شوال	ذیقعد	ذی الحجه
کی خورشیدی	رجب ۱	رجب ۲	جمادی ۱	جمادی ۲	رجب	شعبان	شعبان	شوال	ذیقعد	جمادی ۱	جمادی ۲	شعبان
کی هجری	شوال	ذیقعد	ذی الحجه	رجب	جمادی ۱	جمادی ۲	شعبان	شعبان	شوال	جمادی ۱	جمادی ۲	شعبان
۱	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵
۲	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶
۳	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷
۴	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸
۵	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹
۶	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰
۷	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱
۸	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲
۹	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳
۱۰	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴
۱۱	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵
۱۲	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶
۱۳	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷
۱۴	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸
۱۵	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹
۱۶	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰
۱۷	۳۱	۳۱	۳۱	۳۱	۳۱	۳۱	۳۱	۳۱	۳۱	۳۱	۳۱	۳۱
۱۸	۳۲	۳۲	۳۲	۳۲	۳۲	۳۲	۳۲	۳۲	۳۲	۳۲	۳۲	۳۲
۱۹	۳۳	۳۳	۳۳	۳۳	۳۳	۳۳	۳۳	۳۳	۳۳	۳۳	۳۳	۳۳
۲۰	۳۴	۳۴	۳۴	۳۴	۳۴	۳۴	۳۴	۳۴	۳۴	۳۴	۳۴	۳۴
۲۱	۳۵	۳۵	۳۵	۳۵	۳۵	۳۵	۳۵	۳۵	۳۵	۳۵	۳۵	۳۵
۲۲	۳۶	۳۶	۳۶	۳۶	۳۶	۳۶	۳۶	۳۶	۳۶	۳۶	۳۶	۳۶
۲۳	۳۷	۳۷	۳۷	۳۷	۳۷	۳۷	۳۷	۳۷	۳۷	۳۷	۳۷	۳۷
۲۴	۳۸	۳۸	۳۸	۳۸	۳۸	۳۸	۳۸	۳۸	۳۸	۳۸	۳۸	۳۸
۲۵	۳۹	۳۹	۳۹	۳۹	۳۹	۳۹	۳۹	۳۹	۳۹	۳۹	۳۹	۳۹
۲۶	۴۰	۴۰	۴۰	۴۰	۴۰	۴۰	۴۰	۴۰	۴۰	۴۰	۴۰	۴۰
۲۷	۴۱	۴۱	۴۱	۴۱	۴۱	۴۱	۴۱	۴۱	۴۱	۴۱	۴۱	۴۱
۲۸	۴۲	۴۲	۴۲	۴۲	۴۲	۴۲	۴۲	۴۲	۴۲	۴۲	۴۲	۴۲
۲۹	۴۳	۴۳	۴۳	۴۳	۴۳	۴۳	۴۳	۴۳	۴۳	۴۳	۴۳	۴۳
۳۰	۴۴	۴۴	۴۴	۴۴	۴۴	۴۴	۴۴	۴۴	۴۴	۴۴	۴۴	۴۴

۳۵ قبل ہجری = ۷۹-۸۰ عیسوی

[illegible]

۴۴ قبل ہجری = ۸۰-۷۹ عیسوی

[illegible]

۴۳ قبل ہجری = ۸۱-۵۸۰ عیسوی

[illegible]

۴۲ قبل ہجری = ۸۲-۵۸۱ عیسوی

[illegible]

۴۰ قبل ہجری = ۸۴-۵۸۳ عیسوی

[illegible]

۳۹ قبل ہجری = ۸۵-۵۸۴ عیسوی

[illegible]

۳۸ قبل ہجری = ۸۶-۵۸۵ عیسوی

[illegible]

۳۷ قبل جری = ۸۷-۵۸۶ عیسوی

قمری	شمسی	مهر	ربیع ۱	ربیع ۲	جمادی ۱	جمادی ۲	رجب	شعبان	رمضان	شوال	ذیقعدہ	ذی الحجہ
۱۲۸۵	۱۲۸۶	۱۲۸۷	۱۲۸۸	۱۲۸۹	۱۲۹۰	۱۲۹۱	۱۲۹۲	۱۲۹۳	۱۲۹۴	۱۲۹۵	۱۲۹۶	۱۲۹۷
۱	۱۲۸۵	۱۲۸۶	۱۲۸۷	۱۲۸۸	۱۲۸۹	۱۲۹۰	۱۲۹۱	۱۲۹۲	۱۲۹۳	۱۲۹۴	۱۲۹۵	۱۲۹۷
۲	۱۲۸۶	۱۲۸۷	۱۲۸۸	۱۲۸۹	۱۲۹۰	۱۲۹۱	۱۲۹۲	۱۲۹۳	۱۲۹۴	۱۲۹۵	۱۲۹۶	۱۲۹۷
۳	۱۲۸۷	۱۲۸۸	۱۲۸۹	۱۲۹۰	۱۲۹۱	۱۲۹۲	۱۲۹۳	۱۲۹۴	۱۲۹۵	۱۲۹۶	۱۲۹۷	۱۲۹۸
۴	۱۲۸۸	۱۲۸۹	۱۲۹۰	۱۲۹۱	۱۲۹۲	۱۲۹۳	۱۲۹۴	۱۲۹۵	۱۲۹۶	۱۲۹۷	۱۲۹۸	۱۲۹۹
۵	۱۲۸۹	۱۲۹۰	۱۲۹۱	۱۲۹۲	۱۲۹۳	۱۲۹۴	۱۲۹۵	۱۲۹۶	۱۲۹۷	۱۲۹۸	۱۲۹۹	۱۳۰۰
۶	۱۲۹۰	۱۲۹۱	۱۲۹۲	۱۲۹۳	۱۲۹۴	۱۲۹۵	۱۲۹۶	۱۲۹۷	۱۲۹۸	۱۲۹۹	۱۳۰۰	۱۳۰۱
۷	۱۲۹۱	۱۲۹۲	۱۲۹۳	۱۲۹۴	۱۲۹۵	۱۲۹۶	۱۲۹۷	۱۲۹۸	۱۲۹۹	۱۳۰۰	۱۳۰۱	۱۳۰۲
۸	۱۲۹۲	۱۲۹۳	۱۲۹۴	۱۲۹۵	۱۲۹۶	۱۲۹۷	۱۲۹۸	۱۲۹۹	۱۳۰۰	۱۳۰۱	۱۳۰۲	۱۳۰۳
۹	۱۲۹۳	۱۲۹۴	۱۲۹۵	۱۲۹۶	۱۲۹۷	۱۲۹۸	۱۲۹۹	۱۳۰۰	۱۳۰۱	۱۳۰۲	۱۳۰۳	۱۳۰۴
۱۰	۱۲۹۴	۱۲۹۵	۱۲۹۶	۱۲۹۷	۱۲۹۸	۱۲۹۹	۱۳۰۰	۱۳۰۱	۱۳۰۲	۱۳۰۳	۱۳۰۴	۱۳۰۵
۱۱	۱۲۹۵	۱۲۹۶	۱۲۹۷	۱۲۹۸	۱۲۹۹	۱۳۰۰	۱۳۰۱	۱۳۰۲	۱۳۰۳	۱۳۰۴	۱۳۰۵	۱۳۰۶
۱۲	۱۲۹۶	۱۲۹۷	۱۲۹۸	۱۲۹۹	۱۳۰۰	۱۳۰۱	۱۳۰۲	۱۳۰۳	۱۳۰۴	۱۳۰۵	۱۳۰۶	۱۳۰۷
۱۳	۱۲۹۷	۱۲۹۸	۱۲۹۹	۱۳۰۰	۱۳۰۱	۱۳۰۲	۱۳۰۳	۱۳۰۴	۱۳۰۵	۱۳۰۶	۱۳۰۷	۱۳۰۸
۱۴	۱۲۹۸	۱۲۹۹	۱۳۰۰	۱۳۰۱	۱۳۰۲	۱۳۰۳	۱۳۰۴	۱۳۰۵	۱۳۰۶	۱۳۰۷	۱۳۰۸	۱۳۰۹
۱۵	۱۲۹۹	۱۳۰۰	۱۳۰۱	۱۳۰۲	۱۳۰۳	۱۳۰۴	۱۳۰۵	۱۳۰۶	۱۳۰۷	۱۳۰۸	۱۳۰۹	۱۳۱۰
۱۶	۱۳۰۰	۱۳۰۱	۱۳۰۲	۱۳۰۳	۱۳۰۴	۱۳۰۵	۱۳۰۶	۱۳۰۷	۱۳۰۸	۱۳۰۹	۱۳۱۰	۱۳۱۱
۱۷	۱۳۰۱	۱۳۰۲	۱۳۰۳	۱۳۰۴	۱۳۰۵	۱۳۰۶	۱۳۰۷	۱۳۰۸	۱۳۰۹	۱۳۱۰	۱۳۱۱	۱۳۱۲
۱۸	۱۳۰۲	۱۳۰۳	۱۳۰۴	۱۳۰۵	۱۳۰۶	۱۳۰۷	۱۳۰۸	۱۳۰۹	۱۳۱۰	۱۳۱۱	۱۳۱۲	۱۳۱۳
۱۹	۱۳۰۳	۱۳۰۴	۱۳۰۵	۱۳۰۶	۱۳۰۷	۱۳۰۸	۱۳۰۹	۱۳۱۰	۱۳۱۱	۱۳۱۲	۱۳۱۳	۱۳۱۴
۲۰	۱۳۰۴	۱۳۰۵	۱۳۰۶	۱۳۰۷	۱۳۰۸	۱۳۰۹	۱۳۱۰	۱۳۱۱	۱۳۱۲	۱۳۱۳	۱۳۱۴	۱۳۱۵
۲۱	۱۳۰۵	۱۳۰۶	۱۳۰۷	۱۳۰۸	۱۳۰۹	۱۳۱۰	۱۳۱۱	۱۳۱۲	۱۳۱۳	۱۳۱۴	۱۳۱۵	۱۳۱۶
۲۲	۱۳۰۶	۱۳۰۷	۱۳۰۸	۱۳۰۹	۱۳۱۰	۱۳۱۱	۱۳۱۲	۱۳۱۳	۱۳۱۴	۱۳۱۵	۱۳۱۶	۱۳۱۷
۲۳	۱۳۰۷	۱۳۰۸	۱۳۰۹	۱۳۱۰	۱۳۱۱	۱۳۱۲	۱۳۱۳	۱۳۱۴	۱۳۱۵	۱۳۱۶	۱۳۱۷	۱۳۱۸
۲۴	۱۳۰۸	۱۳۰۹	۱۳۱۰	۱۳۱۱	۱۳۱۲	۱۳۱۳	۱۳۱۴	۱۳۱۵	۱۳۱۶	۱۳۱۷	۱۳۱۸	۱۳۱۹
۲۵	۱۳۰۹	۱۳۱۰	۱۳۱۱	۱۳۱۲	۱۳۱۳	۱۳۱۴	۱۳۱۵	۱۳۱۶	۱۳۱۷	۱۳۱۸	۱۳۱۹	۱۳۲۰
۲۶	۱۳۱۰	۱۳۱۱	۱۳۱۲	۱۳۱۳	۱۳۱۴	۱۳۱۵	۱۳۱۶	۱۳۱۷	۱۳۱۸	۱۳۱۹	۱۳۲۰	۱۳۲۱
۲۷	۱۳۱۱	۱۳۱۲	۱۳۱۳	۱۳۱۴	۱۳۱۵	۱۳۱۶	۱۳۱۷	۱۳۱۸	۱۳۱۹	۱۳۲۰	۱۳۲۱	۱۳۲۲
۲۸	۱۳۱۲	۱۳۱۳	۱۳۱۴	۱۳۱۵	۱۳۱۶	۱۳۱۷	۱۳۱۸	۱۳۱۹	۱۳۲۰	۱۳۲۱	۱۳۲۲	۱۳۲۳
۲۹	۱۳۱۳	۱۳۱۴	۱۳۱۵	۱۳۱۶	۱۳۱۷	۱۳۱۸	۱۳۱۹	۱۳۲۰	۱۳۲۱	۱۳۲۲	۱۳۲۳	۱۳۲۴
۳۰	۱۳۱۴	۱۳۱۵	۱۳۱۶	۱۳۱۷	۱۳۱۸	۱۳۱۹	۱۳۲۰	۱۳۲۱	۱۳۲۲	۱۳۲۳	۱۳۲۴	۱۳۲۵

۳۶ قبل هجری = ۸۸ - ۵۸۷ قیسوی

کلی هجری	محرم	منر	رجب ۱	رجب ۲	جمادی ۱	جمادی ۲	ربیع	شعبان	رمضان	شوال	ذیقعد	لی الح
کلی قمری	۲۵ ذی الح	۲۵ محرم	رجب ۱	رجب ۲	جمادی ۱	جمادی ۲	ربیع	شعبان	رمضان	شوال	ذیقعد	لی الح
کلی رتبی	جمادی ۲	رجب	شعبان	رمضان	شوال	ذیقعد	جمادی ۲	ربیع	شعبان	رمضان	شوال	لی الح
۱	مکمل ۱۲	بد ۱۰	بد ۱۰	بد ۱۰	بد ۱۰	بد ۱۰	بد ۱۰	بد ۱۰	بد ۱۰	بد ۱۰	بد ۱۰	بد ۱۰
۲	بد ۱۳	جمرات ۹	بد ۸	بد ۸	بد ۸	بد ۸	بد ۸	بد ۸	بد ۸	بد ۸	بد ۸	بد ۸
۳	جمرات ۱۲	بد ۱۲	بد ۱۲	بد ۱۲	بد ۱۲	بد ۱۲	بد ۱۲	بد ۱۲	بد ۱۲	بد ۱۲	بد ۱۲	بد ۱۲
۴	بد ۱۵	بد ۱۳	بد ۱۳	بد ۱۳	بد ۱۳	بد ۱۳	بد ۱۳	بد ۱۳	بد ۱۳	بد ۱۳	بد ۱۳	بد ۱۳
۵	بد ۱۶	بد ۱۴	بد ۱۴	بد ۱۴	بد ۱۴	بد ۱۴	بد ۱۴	بد ۱۴	بد ۱۴	بد ۱۴	بد ۱۴	بد ۱۴
۶	بد ۱۷	بد ۱۵	بد ۱۵	بد ۱۵	بد ۱۵	بد ۱۵	بد ۱۵	بد ۱۵	بد ۱۵	بد ۱۵	بد ۱۵	بد ۱۵
۷	بد ۱۸	بد ۱۶	بد ۱۶	بد ۱۶	بد ۱۶	بد ۱۶	بد ۱۶	بد ۱۶	بد ۱۶	بد ۱۶	بد ۱۶	بد ۱۶
۸	بد ۱۹	بد ۱۷	بد ۱۷	بد ۱۷	بد ۱۷	بد ۱۷	بد ۱۷	بد ۱۷	بد ۱۷	بد ۱۷	بد ۱۷	بد ۱۷
۹	بد ۲۰	جمرات ۱۸	بد ۱۸	بد ۱۸	بد ۱۸	بد ۱۸	بد ۱۸	بد ۱۸	بد ۱۸	بد ۱۸	بد ۱۸	بد ۱۸
۱۰	جمرات ۲۱	بد ۱۹	بد ۱۹	بد ۱۹	بد ۱۹	بد ۱۹	بد ۱۹	بد ۱۹	بد ۱۹	بد ۱۹	بد ۱۹	بد ۱۹
۱۱	بد ۲۲	بد ۲۰	بد ۲۰	بد ۲۰	بد ۲۰	بد ۲۰	بد ۲۰	بد ۲۰	بد ۲۰	بد ۲۰	بد ۲۰	بد ۲۰
۱۲	بد ۲۳	بد ۲۱	بد ۲۱	بد ۲۱	بد ۲۱	بد ۲۱	بد ۲۱	بد ۲۱	بد ۲۱	بد ۲۱	بد ۲۱	بد ۲۱
۱۳	بد ۲۴	بد ۲۲	بد ۲۲	بد ۲۲	بد ۲۲	بد ۲۲	بد ۲۲	بد ۲۲	بد ۲۲	بد ۲۲	بد ۲۲	بد ۲۲
۱۴	بد ۲۵	بد ۲۳	بد ۲۳	بد ۲۳	بد ۲۳	بد ۲۳	بد ۲۳	بد ۲۳	بد ۲۳	بد ۲۳	بد ۲۳	بد ۲۳
۱۵	بد ۲۶	بد ۲۴	بد ۲۴	بد ۲۴	بد ۲۴	بد ۲۴	بد ۲۴	بد ۲۴	بد ۲۴	بد ۲۴	بد ۲۴	بد ۲۴
۱۶	بد ۲۷	جمرات ۲۵	بد ۲۵	بد ۲۵	بد ۲۵	بد ۲۵	بد ۲۵	بد ۲۵	بد ۲۵	بد ۲۵	بد ۲۵	بد ۲۵
۱۷	جمرات ۲۸	بد ۲۶	بد ۲۶	بد ۲۶	بد ۲۶	بد ۲۶	بد ۲۶	بد ۲۶	بد ۲۶	بد ۲۶	بد ۲۶	بد ۲۶
۱۸	بد ۲۹	بد ۲۷	بد ۲۷	بد ۲۷	بد ۲۷	بد ۲۷	بد ۲۷	بد ۲۷	بد ۲۷	بد ۲۷	بد ۲۷	بد ۲۷
۱۹	بد ۳۰	بد ۲۸	بد ۲۸	بد ۲۸	بد ۲۸	بد ۲۸	بد ۲۸	بد ۲۸	بد ۲۸	بد ۲۸	بد ۲۸	بد ۲۸
۲۰	بد ۳۱	بد ۲۹	بد ۲۹	بد ۲۹	بد ۲۹	بد ۲۹	بد ۲۹	بد ۲۹	بد ۲۹	بد ۲۹	بد ۲۹	بد ۲۹
۲۱	بد ۳۲	بد ۳۰	بد ۳۰	بد ۳۰	بد ۳۰	بد ۳۰	بد ۳۰	بد ۳۰	بد ۳۰	بد ۳۰	بد ۳۰	بد ۳۰
۲۲	بد ۳۳	بد ۳۱	بد ۳۱	بد ۳۱	بد ۳۱	بد ۳۱	بد ۳۱	بد ۳۱	بد ۳۱	بد ۳۱	بد ۳۱	بد ۳۱
۲۳	بد ۳۴	بد ۳۲	بد ۳۲	بد ۳۲	بد ۳۲	بد ۳۲	بد ۳۲	بد ۳۲	بد ۳۲	بد ۳۲	بد ۳۲	بد ۳۲
۲۴	بد ۳۵	بد ۳۳	بد ۳۳	بد ۳۳	بد ۳۳	بد ۳۳	بد ۳۳	بد ۳۳	بد ۳۳	بد ۳۳	بد ۳۳	بد ۳۳
۲۵	بد ۳۶	بد ۳۴	بد ۳۴	بد ۳۴	بد ۳۴	بد ۳۴	بد ۳۴	بد ۳۴	بد ۳۴	بد ۳۴	بد ۳۴	بد ۳۴
۲۶	بد ۳۷	بد ۳۵	بد ۳۵	بد ۳۵	بد ۳۵	بد ۳۵	بد ۳۵	بد ۳۵	بد ۳۵	بد ۳۵	بد ۳۵	بد ۳۵
۲۷	بد ۳۸	بد ۳۶	بد ۳۶	بد ۳۶	بد ۳۶	بد ۳۶	بد ۳۶	بد ۳۶	بد ۳۶	بد ۳۶	بد ۳۶	بد ۳۶
۲۸	بد ۳۹	بد ۳۷	بد ۳۷	بد ۳۷	بد ۳۷	بد ۳۷	بد ۳۷	بد ۳۷	بد ۳۷	بد ۳۷	بد ۳۷	بد ۳۷
۲۹	بد ۴۰	بد ۳۸	بد ۳۸	بد ۳۸	بد ۳۸	بد ۳۸	بد ۳۸	بد ۳۸	بد ۳۸	بد ۳۸	بد ۳۸	بد ۳۸
۳۰	بد ۴۱	بد ۳۹	بد ۳۹	بد ۳۹	بد ۳۹	بد ۳۹	بد ۳۹	بد ۳۹	بد ۳۹	بد ۳۹	بد ۳۹	بد ۳۹

۳۵ قبل ہجری = ۸۹-۵۸۸ عیسوی

[illegible]

۳۳ قبل هجری = ۹۰-۵۸۹ عیسوی

الحجری	محرم	صفر	رجب ۱	رجب ۲	جمادی ۱	جمادی ۲	رجب	شعبان	رمضان	شوال	ذیقعدہ	ذی الحجہ
کی ریزی	جمادی ۱	جمادی ۲	رجب	شعبان	صفر	رجب ۱	رجب ۲	جمادی ۱	جمادی ۲	شوال	ذیقعدہ	ذی الحجہ
۱	جم ۲۰ جولائی	جم ۱۹ اگست	اتوار ۱۸ اکتوبر	دھ ۱۷ اکتوبر	جم ۱۶ نومبر	جمرات اکبر	دھ ۱۵ جمادی ۲	اتوار ۱۴ جمادی ۲	دھ ۱۳ جمادی ۲	دھ ۱۲ جمادی ۲	دھ ۱۱ جمادی ۲	دھ ۱۰ جمادی ۲
۲	جمرات ۲۱	دھ ۲۰	دھ ۱۹	دھ ۱۸	جم ۱۷	جمرات ۱۸	دھ ۱۶	دھ ۱۵	دھ ۱۴	دھ ۱۳	دھ ۱۲	دھ ۱۱
۳	جم ۲۲	اتوار ۲۱	دھ ۲۰	دھ ۱۹	جم ۱۸	جمرات ۱۹	دھ ۱۷	دھ ۱۶	دھ ۱۵	دھ ۱۴	دھ ۱۳	دھ ۱۲
۴	دھ ۲۳	دھ ۲۲	جمرات ۲۳	دھ ۲۱	دھ ۲۰	جمرات ۲۱	دھ ۱۹	دھ ۱۸	دھ ۱۷	دھ ۱۶	دھ ۱۵	دھ ۱۴
۵	اتوار ۲۴	دھ ۲۳	جمرات ۲۴	جم ۲۲	دھ ۲۱	جمرات ۲۲	دھ ۲۰	دھ ۱۹	دھ ۱۸	دھ ۱۷	دھ ۱۶	دھ ۱۵
۶	دھ ۲۵	جم ۲۴	دھ ۲۳	دھ ۲۲	جم ۲۱	جمرات ۲۳	دھ ۲۰	دھ ۱۹	دھ ۱۸	دھ ۱۷	دھ ۱۶	دھ ۱۵
۷	دھ ۲۶	جمرات ۲۵	دھ ۲۴	دھ ۲۳	جم ۲۲	جمرات ۲۴	دھ ۲۱	دھ ۲۰	دھ ۱۹	دھ ۱۸	دھ ۱۷	دھ ۱۶
۸	دھ ۲۷	جم ۲۶	دھ ۲۵	دھ ۲۴	جم ۲۳	جمرات ۲۵	دھ ۲۲	دھ ۲۱	دھ ۲۰	دھ ۱۹	دھ ۱۸	دھ ۱۷
۹	جمرات ۲۸	دھ ۲۷	دھ ۲۶	جمرات ۲۶	جم ۲۴	جمرات ۲۶	دھ ۲۳	دھ ۲۲	دھ ۲۱	دھ ۲۰	دھ ۱۹	دھ ۱۸
۱۰	جم ۲۹	دھ ۲۸	دھ ۲۷	دھ ۲۶	جم ۲۵	جمرات ۲۷	دھ ۲۴	دھ ۲۳	دھ ۲۲	دھ ۲۱	دھ ۲۰	دھ ۱۹
۱۱	دھ ۳۰	جم ۲۹	جمرات ۲۸	دھ ۲۷	جم ۲۶	جمرات ۲۸	دھ ۲۵	دھ ۲۴	دھ ۲۳	دھ ۲۲	دھ ۲۱	دھ ۲۰
۱۲	اتوار ۳۱	دھ ۳۰	جمرات ۲۹	جم ۲۸	دھ ۲۷	جمرات ۲۹	دھ ۲۶	دھ ۲۵	دھ ۲۴	دھ ۲۳	دھ ۲۲	دھ ۲۱
۱۳	دھ ۱ اگست	جم ۳۱	جمرات ۳۰	جم ۲۹	دھ ۲۸	جمرات ۳۰	دھ ۲۷	دھ ۲۶	دھ ۲۵	دھ ۲۴	دھ ۲۳	دھ ۲۲
۱۴	دھ ۲	جمرات ۳۱	دھ ۳۰	جمرات ۳۱	جم ۳۰	جمرات ۳۱	دھ ۲۹	دھ ۲۸	دھ ۲۷	دھ ۲۶	دھ ۲۵	دھ ۲۴
۱۵	جم ۳	جم ۳۱	دھ ۳۰	جمرات ۳۱	جم ۳۰	جمرات ۳۱	دھ ۲۹	دھ ۲۸	دھ ۲۷	دھ ۲۶	دھ ۲۵	دھ ۲۴
۱۶	جمرات ۳	دھ ۳۱	دھ ۳۰	جمرات ۳۱	جم ۳۰	جمرات ۳۱	دھ ۲۹	دھ ۲۸	دھ ۲۷	دھ ۲۶	دھ ۲۵	دھ ۲۴
۱۷	جم ۵	دھ ۳۱	دھ ۳۰	جمرات ۳۱	جم ۳۰	جمرات ۳۱	دھ ۲۹	دھ ۲۸	دھ ۲۷	دھ ۲۶	دھ ۲۵	دھ ۲۴
۱۸	دھ ۶	جم ۳۱	دھ ۳۰	جمرات ۳۱	جم ۳۰	جمرات ۳۱	دھ ۲۹	دھ ۲۸	دھ ۲۷	دھ ۲۶	دھ ۲۵	دھ ۲۴
۱۹	دھ ۷	جم ۳۱	دھ ۳۰	جمرات ۳۱	جم ۳۰	جمرات ۳۱	دھ ۲۹	دھ ۲۸	دھ ۲۷	دھ ۲۶	دھ ۲۵	دھ ۲۴
۲۰	جم ۸	دھ ۳۱	دھ ۳۰	جمرات ۳۱	جم ۳۰	جمرات ۳۱	دھ ۲۹	دھ ۲۸	دھ ۲۷	دھ ۲۶	دھ ۲۵	دھ ۲۴
۲۱	دھ ۹	جمرات ۳۱	دھ ۳۰	جمرات ۳۱	جم ۳۰	جمرات ۳۱	دھ ۲۹	دھ ۲۸	دھ ۲۷	دھ ۲۶	دھ ۲۵	دھ ۲۴
۲۲	دھ ۱۰	جم ۳۱	دھ ۳۰	جمرات ۳۱	جم ۳۰	جمرات ۳۱	دھ ۲۹	دھ ۲۸	دھ ۲۷	دھ ۲۶	دھ ۲۵	دھ ۲۴
۲۳	جمرات ۱۱	دھ ۳۱	دھ ۳۰	جمرات ۳۱	جم ۳۰	جمرات ۳۱	دھ ۲۹	دھ ۲۸	دھ ۲۷	دھ ۲۶	دھ ۲۵	دھ ۲۴
۲۴	جم ۱۲	دھ ۳۱	دھ ۳۰	جمرات ۳۱	جم ۳۰	جمرات ۳۱	دھ ۲۹	دھ ۲۸	دھ ۲۷	دھ ۲۶	دھ ۲۵	دھ ۲۴
۲۵	دھ ۱۳	جم ۳۱	دھ ۳۰	جمرات ۳۱	جم ۳۰	جمرات ۳۱	دھ ۲۹	دھ ۲۸	دھ ۲۷	دھ ۲۶	دھ ۲۵	دھ ۲۴
۲۶	دھ ۱۴	جمرات ۱۳	دھ ۳۱	جمرات ۳۱	جم ۳۰	جمرات ۳۱	دھ ۲۹	دھ ۲۸	دھ ۲۷	دھ ۲۶	دھ ۲۵	دھ ۲۴
۲۷	دھ ۱۵	جم ۳۱	دھ ۳۰	جمرات ۳۱	جم ۳۰	جمرات ۳۱	دھ ۲۹	دھ ۲۸	دھ ۲۷	دھ ۲۶	دھ ۲۵	دھ ۲۴
۲۸	دھ ۱۶	جمرات ۱۵	دھ ۳۱	جمرات ۳۱	جم ۳۰	جمرات ۳۱	دھ ۲۹	دھ ۲۸	دھ ۲۷	دھ ۲۶	دھ ۲۵	دھ ۲۴
۲۹	دھ ۱۷	جم ۳۱	دھ ۳۰	جمرات ۳۱	جم ۳۰	جمرات ۳۱	دھ ۲۹	دھ ۲۸	دھ ۲۷	دھ ۲۶	دھ ۲۵	دھ ۲۴
۳۰	جمرات ۱۸	دھ ۳۱	دھ ۳۰	جمرات ۳۱	جم ۳۰	جمرات ۳۱	دھ ۲۹	دھ ۲۸	دھ ۲۷	دھ ۲۶	دھ ۲۵	دھ ۲۴

۳۳ قبل ہجری = ۹۱-۵۹۰ عیسوی

[illegible]

۳۲ قبل ہجری = ۹۲-۹۱ عیسوی

[illegible]

۳۱ قبل ہجری = ۹۳-۵۹۲ عیسوی

[illegible]

۳۰ قبل ہجری = ۹۲-۹۳ عیسوی

[illegible]

۲۹ قبل هجری = ۹۵-۹۴ عیسوی

کی هجری	مهر	شوال	رجب	شعبان	رمضان	شوال	ذیقعدہ	ذی الحجہ
کی رجب	کی شوال	کی رجب	کی شعبان	کی رمضان	کی شوال	کی ذیقعدہ	کی ذی الحجہ	کی ذی الحجہ
۱	جمہ ۲۸	بنہ ۲۶	بنہ ۲۵	بنہ ۲۴	بنہ ۲۳	بنہ ۲۲	بنہ ۲۱	بنہ ۲۰
۲	بنہ ۲۹	بنہ ۲۷	بنہ ۲۶	بنہ ۲۵	بنہ ۲۴	بنہ ۲۳	بنہ ۲۲	بنہ ۲۱
۳	بنہ ۳۰	بنہ ۲۸	بنہ ۲۷	بنہ ۲۶	بنہ ۲۵	بنہ ۲۴	بنہ ۲۳	بنہ ۲۲
۴	بنہ ۳۱	بنہ ۲۹	بنہ ۲۸	بنہ ۲۷	بنہ ۲۶	بنہ ۲۵	بنہ ۲۴	بنہ ۲۳
۵	بنہ ۳۲	بنہ ۳۰	بنہ ۲۹	بنہ ۲۸	بنہ ۲۷	بنہ ۲۶	بنہ ۲۵	بنہ ۲۴
۶	بنہ ۳۳	بنہ ۳۱	بنہ ۳۰	بنہ ۲۹	بنہ ۲۸	بنہ ۲۷	بنہ ۲۶	بنہ ۲۵
۷	بنہ ۳۴	بنہ ۳۲	بنہ ۳۱	بنہ ۳۰	بنہ ۲۹	بنہ ۲۸	بنہ ۲۷	بنہ ۲۶
۸	بنہ ۳۵	بنہ ۳۳	بنہ ۳۲	بنہ ۳۱	بنہ ۳۰	بنہ ۲۹	بنہ ۲۸	بنہ ۲۷
۹	بنہ ۳۶	بنہ ۳۴	بنہ ۳۳	بنہ ۳۲	بنہ ۳۱	بنہ ۳۰	بنہ ۲۹	بنہ ۲۸
۱۰	بنہ ۳۷	بنہ ۳۵	بنہ ۳۴	بنہ ۳۳	بنہ ۳۲	بنہ ۳۱	بنہ ۳۰	بنہ ۲۹
۱۱	بنہ ۳۸	بنہ ۳۶	بنہ ۳۵	بنہ ۳۴	بنہ ۳۳	بنہ ۳۲	بنہ ۳۱	بنہ ۳۰
۱۲	بنہ ۳۹	بنہ ۳۷	بنہ ۳۶	بنہ ۳۵	بنہ ۳۴	بنہ ۳۳	بنہ ۳۲	بنہ ۳۱
۱۳	بنہ ۴۰	بنہ ۳۸	بنہ ۳۷	بنہ ۳۶	بنہ ۳۵	بنہ ۳۴	بنہ ۳۳	بنہ ۳۲
۱۴	بنہ ۴۱	بنہ ۳۹	بنہ ۳۸	بنہ ۳۷	بنہ ۳۶	بنہ ۳۵	بنہ ۳۴	بنہ ۳۳
۱۵	بنہ ۴۲	بنہ ۴۰	بنہ ۳۹	بنہ ۳۸	بنہ ۳۷	بنہ ۳۶	بنہ ۳۵	بنہ ۳۴
۱۶	بنہ ۴۳	بنہ ۴۱	بنہ ۴۰	بنہ ۳۹	بنہ ۳۸	بنہ ۳۷	بنہ ۳۶	بنہ ۳۵
۱۷	بنہ ۴۴	بنہ ۴۲	بنہ ۴۱	بنہ ۴۰	بنہ ۳۹	بنہ ۳۸	بنہ ۳۷	بنہ ۳۶
۱۸	بنہ ۴۵	بنہ ۴۳	بنہ ۴۲	بنہ ۴۱	بنہ ۴۰	بنہ ۳۹	بنہ ۳۸	بنہ ۳۷
۱۹	بنہ ۴۶	بنہ ۴۴	بنہ ۴۳	بنہ ۴۲	بنہ ۴۱	بنہ ۴۰	بنہ ۳۹	بنہ ۳۸
۲۰	بنہ ۴۷	بنہ ۴۵	بنہ ۴۴	بنہ ۴۳	بنہ ۴۲	بنہ ۴۱	بنہ ۴۰	بنہ ۳۹
۲۱	بنہ ۴۸	بنہ ۴۶	بنہ ۴۵	بنہ ۴۴	بنہ ۴۳	بنہ ۴۲	بنہ ۴۱	بنہ ۴۰
۲۲	بنہ ۴۹	بنہ ۴۷	بنہ ۴۶	بنہ ۴۵	بنہ ۴۴	بنہ ۴۳	بنہ ۴۲	بنہ ۴۱
۲۳	بنہ ۵۰	بنہ ۴۸	بنہ ۴۷	بنہ ۴۶	بنہ ۴۵	بنہ ۴۴	بنہ ۴۳	بنہ ۴۲
۲۴	بنہ ۵۱	بنہ ۴۹	بنہ ۴۸	بنہ ۴۷	بنہ ۴۶	بنہ ۴۵	بنہ ۴۴	بنہ ۴۳
۲۵	بنہ ۵۲	بنہ ۵۰	بنہ ۴۹	بنہ ۴۸	بنہ ۴۷	بنہ ۴۶	بنہ ۴۵	بنہ ۴۴
۲۶	بنہ ۵۳	بنہ ۵۱	بنہ ۵۰	بنہ ۴۹	بنہ ۴۸	بنہ ۴۷	بنہ ۴۶	بنہ ۴۵
۲۷	بنہ ۵۴	بنہ ۵۲	بنہ ۵۱	بنہ ۵۰	بنہ ۴۹	بنہ ۴۸	بنہ ۴۷	بنہ ۴۶
۲۸	بنہ ۵۵	بنہ ۵۳	بنہ ۵۲	بنہ ۵۱	بنہ ۵۰	بنہ ۴۹	بنہ ۴۸	بنہ ۴۷
۲۹	بنہ ۵۶	بنہ ۵۴	بنہ ۵۳	بنہ ۵۲	بنہ ۵۱	بنہ ۵۰	بنہ ۴۹	بنہ ۴۸
۳۰	بنہ ۵۷	بنہ ۵۵	بنہ ۵۴	بنہ ۵۳	بنہ ۵۲	بنہ ۵۱	بنہ ۵۰	بنہ ۴۹

۲۸ قبل ہجری = ۹۶-۵۹۵ عیسوی

[illegible]

۲۷ قبل ہجری = ۹۷-۵۹۶ عیسوی

[illegible]

۲۶ قبل هجری = ۹۸ - ۵۹۷ عیسوی

قبل هجری	حرم	مفر	ربیع ۱	ربیع ۲	جعدی ۱	جعدی ۲	رجب	شعبان	رمضان	شوال	ذیقعد	ذی الحجه
کمره	شعبان	رمضان	شوال	ذیقعد	جعدی ۱	جعدی ۲	رجب	شعبان	رمضان	شوال	ذیقعد	ذی الحجه
۱	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳
۲	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳
۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳
۴	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳
۵	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳
۶	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳
۷	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳
۸	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳
۹	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳
۱۰	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳
۱۱	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳
۱۲	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳
۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳
۱۴	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳
۱۵	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳
۱۶	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳
۱۷	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳
۱۸	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳
۱۹	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳
۲۰	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳
۲۱	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳
۲۲	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳
۲۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳
۲۴	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳
۲۵	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳
۲۶	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳
۲۷	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳
۲۸	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳
۲۹	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳
۳۰	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳

۲۵ قبل هجری = ۹۹-۵۹۸ عیسوی

کلی هجری	کلی شمسی	کلی رجب	کلی شعبان	کلی رمضان	کلی شوال	کلی ذی القعدة	کلی ذی الحجة
کلی رجب	کلی شعبان	کلی رمضان	کلی شوال	کلی ذی القعدة	کلی ذی الحجة	کلی رجب	کلی شعبان
۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱
۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲
۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳
۴	۴	۴	۴	۴	۴	۴	۴
۵	۵	۵	۵	۵	۵	۵	۵
۶	۶	۶	۶	۶	۶	۶	۶
۷	۷	۷	۷	۷	۷	۷	۷
۸	۸	۸	۸	۸	۸	۸	۸
۹	۹	۹	۹	۹	۹	۹	۹
۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰
۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱
۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳
۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴
۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵
۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶
۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷
۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸
۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹
۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰
۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱
۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲
۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳
۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴
۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵
۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶
۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷
۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸
۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹
۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰

۴۴ قبل ہجری = ۶۰۰-۵۹۹ عیسوی

کلی بحری	غرم	مفر	رابع ۱	رابع ۲	جمادی ۱	جمادی ۲	رجب	شعبان	رمضان	شوال	ذیقعدہ	ذی الحجہ
کلی غریبی	شعبان	رمضان	شوال	ذیقعدہ	جمادی ۱	جمادی ۲	رجب	شعبان	رمضان	شوال	ذیقعدہ	جمادی ۲
کلی ریشی	محرم	مفر	رابع ۱	رابع ۲	جمادی ۱	جمادی ۲	رجب	شعبان	رمضان	شوال	ذیقعدہ	جمادی ۱
۱	جمہ ۱۳	بنہ ۲	جمہ ۱	بنہ ۳۰	جمہ ۱	بنہ ۱۸	جمہ ۱	بنہ ۱۷	جمہ ۱	بنہ ۱۵	جمہ ۱	بنہ ۱۲
۲	بنہ ۳	بنہ ۳	بنہ ۲	بنہ ۲۹	بنہ ۲۱	بنہ ۲۹	بنہ ۲۸	بنہ ۲۸	بنہ ۲۸	بنہ ۲۶	بنہ ۲۵	بنہ ۲۳
۳	بنہ ۵	بنہ ۳	بنہ ۴	بنہ ۲	بنہ ۲۸	بنہ ۲۸	بنہ ۲۷	بنہ ۲۷	بنہ ۲۷	بنہ ۲۵	بنہ ۲۴	بنہ ۲۲
۴	بنہ ۶	بنہ ۵	بنہ ۳	بنہ ۳	بنہ ۲۷	بنہ ۲۷	بنہ ۲۶	بنہ ۲۶	بنہ ۲۶	بنہ ۲۴	بنہ ۲۳	بنہ ۲۱
۵	بنہ ۷	بنہ ۶	بنہ ۴	بنہ ۴	بنہ ۲۶	بنہ ۲۶	بنہ ۲۵	بنہ ۲۵	بنہ ۲۵	بنہ ۲۳	بنہ ۲۲	بنہ ۲۰
۶	بنہ ۸	بنہ ۷	بنہ ۵	بنہ ۵	بنہ ۲۵	بنہ ۲۵	بنہ ۲۴	بنہ ۲۴	بنہ ۲۴	بنہ ۲۲	بنہ ۲۱	بنہ ۱۹
۷	بنہ ۹	بنہ ۸	بنہ ۶	بنہ ۶	بنہ ۲۴	بنہ ۲۴	بنہ ۲۳	بنہ ۲۳	بنہ ۲۳	بنہ ۲۱	بنہ ۲۰	بنہ ۱۸
۸	بنہ ۱۰	بنہ ۹	بنہ ۷	بنہ ۷	بنہ ۲۳	بنہ ۲۳	بنہ ۲۲	بنہ ۲۲	بنہ ۲۲	بنہ ۲۰	بنہ ۱۹	بنہ ۱۷
۹	بنہ ۱۱	بنہ ۱۰	بنہ ۸	بنہ ۸	بنہ ۲۲	بنہ ۲۲	بنہ ۲۱	بنہ ۲۱	بنہ ۲۱	بنہ ۱۹	بنہ ۱۸	بنہ ۱۶
۱۰	بنہ ۱۲	بنہ ۱۱	بنہ ۹	بنہ ۹	بنہ ۲۱	بنہ ۲۱	بنہ ۲۰	بنہ ۲۰	بنہ ۲۰	بنہ ۱۸	بنہ ۱۷	بنہ ۱۵
۱۱	بنہ ۱۳	بنہ ۱۲	بنہ ۱۰	بنہ ۱۰	بنہ ۲۰	بنہ ۲۰	بنہ ۱۹	بنہ ۱۹	بنہ ۱۹	بنہ ۱۷	بنہ ۱۶	بنہ ۱۴
۱۲	بنہ ۱۴	بنہ ۱۳	بنہ ۱۱	بنہ ۱۱	بنہ ۱۹	بنہ ۱۹	بنہ ۱۸	بنہ ۱۸	بنہ ۱۸	بنہ ۱۶	بنہ ۱۵	بنہ ۱۳
۱۳	بنہ ۱۵	بنہ ۱۴	بنہ ۱۲	بنہ ۱۲	بنہ ۱۸	بنہ ۱۸	بنہ ۱۷	بنہ ۱۷	بنہ ۱۷	بنہ ۱۵	بنہ ۱۴	بنہ ۱۲
۱۴	بنہ ۱۶	بنہ ۱۵	بنہ ۱۳	بنہ ۱۳	بنہ ۱۷	بنہ ۱۷	بنہ ۱۶	بنہ ۱۶	بنہ ۱۶	بنہ ۱۴	بنہ ۱۳	بنہ ۱۱
۱۵	بنہ ۱۷	بنہ ۱۶	بنہ ۱۴	بنہ ۱۴	بنہ ۱۶	بنہ ۱۶	بنہ ۱۵	بنہ ۱۵	بنہ ۱۵	بنہ ۱۳	بنہ ۱۲	بنہ ۱۰
۱۶	بنہ ۱۸	بنہ ۱۷	بنہ ۱۵	بنہ ۱۵	بنہ ۱۵	بنہ ۱۵	بنہ ۱۴	بنہ ۱۴	بنہ ۱۴	بنہ ۱۲	بنہ ۱۱	بنہ ۹
۱۷	بنہ ۱۹	بنہ ۱۸	بنہ ۱۶	بنہ ۱۶	بنہ ۱۴	بنہ ۱۴	بنہ ۱۳	بنہ ۱۳	بنہ ۱۳	بنہ ۱۱	بنہ ۱۰	بنہ ۸
۱۸	بنہ ۲۰	بنہ ۱۹	بنہ ۱۷	بنہ ۱۷	بنہ ۱۳	بنہ ۱۳	بنہ ۱۲	بنہ ۱۲	بنہ ۱۲	بنہ ۱۰	بنہ ۹	بنہ ۷
۱۹	بنہ ۲۱	بنہ ۲۰	بنہ ۱۸	بنہ ۱۸	بنہ ۱۲	بنہ ۱۲	بنہ ۱۱	بنہ ۱۱	بنہ ۱۱	بنہ ۹	بنہ ۸	بنہ ۶
۲۰	بنہ ۲۲	بنہ ۲۱	بنہ ۱۹	بنہ ۱۹	بنہ ۱۱	بنہ ۱۱	بنہ ۱۰	بنہ ۱۰	بنہ ۱۰	بنہ ۸	بنہ ۷	بنہ ۵
۲۱	بنہ ۲۳	بنہ ۲۲	بنہ ۲۰	بنہ ۲۰	بنہ ۱۰	بنہ ۱۰	بنہ ۹	بنہ ۹	بنہ ۹	بنہ ۷	بنہ ۶	بنہ ۴
۲۲	بنہ ۲۴	بنہ ۲۳	بنہ ۲۱	بنہ ۲۱	بنہ ۹	بنہ ۹	بنہ ۸	بنہ ۸	بنہ ۸	بنہ ۷	بنہ ۶	بنہ ۴
۲۳	بنہ ۲۵	بنہ ۲۴	بنہ ۲۲	بنہ ۲۲	بنہ ۸	بنہ ۸	بنہ ۷	بنہ ۷	بنہ ۷	بنہ ۵	بنہ ۴	بنہ ۳
۲۴	بنہ ۲۶	بنہ ۲۵	بنہ ۲۳	بنہ ۲۳	بنہ ۷	بنہ ۷	بنہ ۶	بنہ ۶	بنہ ۶	بنہ ۵	بنہ ۴	بنہ ۳
۲۵	بنہ ۲۷	بنہ ۲۶	بنہ ۲۴	بنہ ۲۴	بنہ ۶	بنہ ۶	بنہ ۵	بنہ ۵	بنہ ۵			

۲۳ قبل ہجری = ۶۰۱ - ۶۰۰ عیسوی

قبل ہجری	محرم	مصر	رجب ۱	رجب ۲	جمادی ۱	جمادی ۲	رجب	شعبان	رمضان	شوال	ذیقعدہ	ذی الحجہ
کی ترتیب	رجب	شعبان	رجب ۱	رجب ۲	جمادی ۱	جمادی ۲	رجب	شعبان	رمضان	شوال	ذیقعدہ	ذی الحجہ
کی ترتیب	۲۳	مصر	رجب ۱	رجب ۲	جمادی ۱	جمادی ۲	رجب	شعبان	رمضان	شوال	ذیقعدہ	ذی الحجہ
۱	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳
۲	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴
۳	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵
۴	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶
۵	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷
۶	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸
۷	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹
۸	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰
۹	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱
۱۰	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲
۱۱	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳
۱۲	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴
۱۳	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵
۱۴	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶
۱۵	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷
۱۶	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸
۱۷	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹
۱۸	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰
۱۹	۳۱	۳۱	۳۱	۳۱	۳۱	۳۱	۳۱	۳۱	۳۱	۳۱	۳۱	۳۱
۲۰	۳۲	۳۲	۳۲	۳۲	۳۲	۳۲	۳۲	۳۲	۳۲	۳۲	۳۲	۳۲
۲۱	۳۳	۳۳	۳۳	۳۳	۳۳	۳۳	۳۳	۳۳	۳۳	۳۳	۳۳	۳۳
۲۲	۳۴	۳۴	۳۴	۳۴	۳۴	۳۴	۳۴	۳۴	۳۴	۳۴	۳۴	۳۴
۲۳	۳۵	۳۵	۳۵	۳۵	۳۵	۳۵	۳۵	۳۵	۳۵	۳۵	۳۵	۳۵
۲۴	۳۶	۳۶	۳۶	۳۶	۳۶	۳۶	۳۶	۳۶	۳۶	۳۶	۳۶	۳۶
۲۵	۳۷	۳۷	۳۷	۳۷	۳۷	۳۷	۳۷	۳۷	۳۷	۳۷	۳۷	۳۷
۲۶	۳۸	۳۸	۳۸	۳۸	۳۸	۳۸	۳۸	۳۸	۳۸	۳۸	۳۸	۳۸
۲۷	۳۹	۳۹	۳۹	۳۹	۳۹	۳۹	۳۹	۳۹	۳۹	۳۹	۳۹	۳۹
۲۸	۴۰	۴۰	۴۰	۴۰	۴۰	۴۰	۴۰	۴۰	۴۰	۴۰	۴۰	۴۰
۲۹	۴۱	۴۱	۴۱	۴۱	۴۱	۴۱	۴۱	۴۱	۴۱	۴۱	۴۱	۴۱
۳۰	۴۲	۴۲	۴۲	۴۲	۴۲	۴۲	۴۲	۴۲	۴۲	۴۲	۴۲	۴۲

۲۲ قبل ہجری = ۶۰۲-۶۰۱ عیسوی

[illegible]

۲۱ قبل هجری = ۶۰۳-۶۰۲ عیسوی

قبل هجری	حرم	مفر	رجب ۱	رجب ۲	جمادی ۱	جمادی ۲	رجب	شعبان	رمضان	شوال	ذیقعدہ	ذی الحجہ
کی خرمی	جمادی ۲	رجب	شعبان	رمضان	جمادی ۱	جمادی ۲	ذیقعدہ	شوال	رمضان	شوال	رجب ۲	جمادی ۱
کی رخی	کی	مفر	مفر	رجب ۱	رجب ۲	جمادی ۱	جمادی ۲	رجب	شعبان	رمضان	شوال	ذیقعدہ
۱	جم ۲۰	بنت ۱۸	ی ۳۰	مکل ۲۹	جم ۲۸	جم ۲۷	جم ۲۶	بنت ۲۵	مکل ۲۴	جم ۲۳	جم ۲۲	جم ۲۱
۲	بنت ۲۳	جم ۲۲	مکل ۲۱	جم ۲۰	جم ۱۹	جم ۱۸	جم ۱۷	جم ۱۶	جم ۱۵	جم ۱۴	جم ۱۳	مکل ۱۲
۳	جم ۱۵	بنت ۱۴	ی ۱۳	جم ۱۲	جم ۱۱	جم ۱۰	جم ۹	جم ۸	جم ۷	جم ۶	جم ۵	جم ۴
۴	مکل ۱۱	جم ۱۰	جم ۹	جم ۸	جم ۷	جم ۶	جم ۵	جم ۴	جم ۳	جم ۲	جم ۱	جم ۰
۵	جم ۳	بنت ۲	ی ۱	جم ۰	جم ۲۹	جم ۲۸	جم ۲۷	جم ۲۶	جم ۲۵	جم ۲۴	جم ۲۳	جم ۲۲
۶	جم ۲۵	بنت ۲۴	ی ۲۳	جم ۲۲	جم ۲۱	جم ۲۰	جم ۱۹	جم ۱۸	جم ۱۷	جم ۱۶	جم ۱۵	جم ۱۴
۷	جم ۱۷	بنت ۱۶	ی ۱۵	جم ۱۴	جم ۱۳	جم ۱۲	جم ۱۱	جم ۱۰	جم ۹	جم ۸	جم ۷	جم ۶
۸	جم ۹	بنت ۸	ی ۷	جم ۶	جم ۵	جم ۴	جم ۳	جم ۲	جم ۱	جم ۰	جم ۲۹	جم ۲۸
۹	بنت ۱۰	جم ۹	جم ۸	جم ۷	جم ۶	جم ۵	جم ۴	جم ۳	جم ۲	جم ۱	جم ۰	جم ۲۹
۱۰	جم ۲	بنت ۱	ی ۰	جم ۲۹	جم ۲۸	جم ۲۷	جم ۲۶	جم ۲۵	جم ۲۴	جم ۲۳	جم ۲۲	جم ۲۱
۱۱	جم ۲۴	بنت ۲۳	ی ۲۲	جم ۲۱	جم ۲۰	جم ۱۹	جم ۱۸	جم ۱۷	جم ۱۶	جم ۱۵	جم ۱۴	جم ۱۳
۱۲	جم ۱۶	بنت ۱۵	ی ۱۴	جم ۱۳	جم ۱۲	جم ۱۱	جم ۱۰	جم ۹	جم ۸	جم ۷	جم ۶	جم ۵
۱۳	جم ۸	بنت ۷	ی ۶	جم ۵	جم ۴	جم ۳	جم ۲	جم ۱	جم ۰	جم ۲۹	جم ۲۸	جم ۲۷
۱۴	جم ۰	بنت ۲۹	ی ۲۸	جم ۲۷	جم ۲۶	جم ۲۵	جم ۲۴	جم ۲۳	جم ۲۲	جم ۲۱	جم ۲۰	جم ۱۹
۱۵	جم ۲۲	بنت ۲۱	ی ۲۰	جم ۱۹	جم ۱۸	جم ۱۷	جم ۱۶	جم ۱۵	جم ۱۴	جم ۱۳	جم ۱۲	جم ۱۱
۱۶	جم ۱۴	بنت ۱۳	ی ۱۲	جم ۱۱	جم ۱۰	جم ۹	جم ۸	جم ۷	جم ۶	جم ۵	جم ۴	جم ۳
۱۷	جم ۶	بنت ۵	ی ۴	جم ۳	جم ۲	جم ۱	جم ۰	جم ۲۹	جم ۲۸	جم ۲۷	جم ۲۶	جم ۲۵
۱۸	جم ۲۷	بنت ۲۶	ی ۲۵	جم ۲۴	جم ۲۳	جم ۲۲	جم ۲۱	جم ۲۰	جم ۱۹	جم ۱۸	جم ۱۷	جم ۱۶
۱۹	جم ۱۹	بنت ۱۸	ی ۱۷	جم ۱۶	جم ۱۵	جم ۱۴	جم ۱۳	جم ۱۲	جم ۱۱	جم ۱۰	جم ۹	جم ۸
۲۰	جم ۱۱	بنت ۱۰	ی ۹	جم ۸	جم ۷	جم ۶	جم ۵	جم ۴	جم ۳	جم ۲	جم ۱	جم ۰
۲۱	جم ۳	بنت ۲	ی ۱	جم ۰	جم ۲۹	جم ۲۸	جم ۲۷	جم ۲۶	جم ۲۵	جم ۲۴	جم ۲۳	جم ۲۲
۲۲	جم ۲۵	بنت ۲۴	ی ۲۳	جم ۲۲	جم ۲۱	جم ۲۰	جم ۱۹	جم ۱۸	جم ۱۷	جم ۱۶	جم ۱۵	جم ۱۴
۲۳	جم ۱۷	بنت ۱۶	ی ۱۵	جم ۱۴	جم ۱۳	جم ۱۲	جم ۱۱	جم ۱۰	جم ۹	جم ۸	جم ۷	جم ۶
۲۴	جم ۹	بنت ۸	ی ۷	جم ۶	جم ۵	جم ۴	جم ۳	جم ۲	جم ۱	جم ۰	جم ۲۹	جم ۲۸
۲۵	جم ۱	بنت ۰	ی ۲۹	جم ۲۷	جم ۲۶	جم ۲۵	جم ۲۴	جم ۲۳	جم ۲۲	جم ۲۱	جم ۲۰	جم ۱۹
۲۶	جم ۲۳	بنت ۲۲	ی ۲۱	جم ۲۰	جم ۱۹	جم ۱۸	جم ۱۷	جم ۱۶	جم ۱۵	جم ۱۴	جم ۱۳	جم ۱۲
۲۷	جم ۱۵	بنت ۱۴	ی ۱۳	جم ۱۲	جم ۱۱	جم ۱۰	جم ۹	جم ۸	جم ۷	جم ۶	جم ۵	جم ۴
۲۸	جم ۷	بنت ۶	ی ۵	جم ۴	جم ۳	جم ۲	جم ۱	جم ۰	جم ۲۹	جم ۲۸	جم ۲۷	جم ۲۶
۲۹	جم ۰	بنت ۲۹	ی ۲۸	جم ۲۷	جم ۲۶	جم ۲۵	جم ۲۴	جم ۲۳	جم ۲۲	جم ۲۱	جم ۲۰	جم ۱۹
۳۰	جم ۲۲	بنت ۲۱	ی ۲۰	جم ۱۹	جم ۱۸	جم ۱۷	جم ۱۶	جم ۱۵	جم ۱۴	جم ۱۳	جم ۱۲	جم ۱۱

۲۰ قبل ہجری = ۶۰۴ - ۶۰۳ عیسوی

[illegible]

۱۹ قبل ہجری = ۶۰۵-۶۰۴ عیسوی

[illegible]

۱۸ قبل ہجری = ۶۰۶-۶۰۵ عیسوی

کلی جری کلی شرفی کلی دینی	محرم جمادی ۱ ذی الحجه	مهر جمادی ۲ کلی	رجب رجب محرم	ربیع ۱ رجب شعبان	ربیع ۲ شعبان مهر	جمادی ۱ جمادی ۱ رجب	جمادی ۲ رجب شعبان	شعبان شعبان مهر	رمضان رمضان شعبان	شوال مهر شعبان	ذیقعدہ رجب ۱ رمضان	ذی الحجه رجب ۲ شوال
۱	جمادی ۱	جمادی ۲	رجب ۱	رجب ۲	شعبان ۱	شعبان ۲	مهر ۱	مهر ۲	شعبان ۳	شعبان ۴	رجب ۵	رجب ۶
۲	جمادی ۲	جمادی ۳	رجب ۳	رجب ۴	شعبان ۳	شعبان ۴	مهر ۳	مهر ۴	شعبان ۵	شعبان ۶	رجب ۷	رجب ۸
۳	جمادی ۳	جمادی ۴	رجب ۵	رجب ۶	شعبان ۵	شعبان ۶	مهر ۵	مهر ۶	شعبان ۷	شعبان ۸	رجب ۹	رجب ۱۰
۴	جمادی ۴	جمادی ۵	رجب ۷	رجب ۸	شعبان ۷	شعبان ۸	مهر ۷	مهر ۸	شعبان ۹	شعبان ۱۰	رجب ۱۱	رجب ۱۲
۵	جمادی ۵	جمادی ۶	رجب ۹	رجب ۱۰	شعبان ۹	شعبان ۱۰	مهر ۹	مهر ۱۰	شعبان ۱۱	شعبان ۱۲	رجب ۱۳	رجب ۱۴
۶	جمادی ۶	جمادی ۷	رجب ۱۱	رجب ۱۲	شعبان ۱۱	شعبان ۱۲	مهر ۱۱	مهر ۱۲	شعبان ۱۳	شعبان ۱۴	رجب ۱۵	رجب ۱۶
۷	جمادی ۷	جمادی ۸	رجب ۱۳	رجب ۱۴	شعبان ۱۳	شعبان ۱۴	مهر ۱۳	مهر ۱۴	شعبان ۱۵	شعبان ۱۶	رجب ۱۷	رجب ۱۸
۸	جمادی ۸	جمادی ۹	رجب ۱۵	رجب ۱۶	شعبان ۱۵	شعبان ۱۶	مهر ۱۵	مهر ۱۶	شعبان ۱۷	شعبان ۱۸	رجب ۱۹	رجب ۲۰
۹	جمادی ۹	جمادی ۱۰	رجب ۱۷	رجب ۱۸	شعبان ۱۷	شعبان ۱۸	مهر ۱۷	مهر ۱۸	شعبان ۱۹	شعبان ۲۰	رجب ۲۱	رجب ۲۲
۱۰	جمادی ۱۰	جمادی ۱۱	رجب ۱۹	رجب ۲۰	شعبان ۱۹	شعبان ۲۰	مهر ۱۹	مهر ۲۰	شعبان ۲۱	شعبان ۲۲	رجب ۲۳	رجب ۲۴
۱۱	جمادی ۱۱	جمادی ۱۲	رجب ۲۱	رجب ۲۲	شعبان ۲۱	شعبان ۲۲	مهر ۲۱	مهر ۲۲	شعبان ۲۳	شعبان ۲۴	رجب ۲۵	رجب ۲۶
۱۲	جمادی ۱۲	جمادی ۱۳	رجب ۲۳	رجب ۲۴	شعبان ۲۳	شعبان ۲۴	مهر ۲۳	مهر ۲۴	شعبان ۲۵	شعبان ۲۶	رجب ۲۷	رجب ۲۸
۱۳	جمادی ۱۳	جمادی ۱۴	رجب ۲۵	رجب ۲۶	شعبان ۲۵	شعبان ۲۶	مهر ۲۵	مهر ۲۶	شعبان ۲۷	شعبان ۲۸	رجب ۲۹	رجب ۳۰
۱۴	جمادی ۱۴	جمادی ۱۵	رجب ۲۷	رجب ۲۸	شعبان ۲۷	شعبان ۲۸	مهر ۲۷	مهر ۲۸	شعبان ۲۹	شعبان ۳۰	رجب ۳۱	رجب ۳۲
۱۵	جمادی ۱۵	جمادی ۱۶	رجب ۲۹	رجب ۳۰	شعبان ۲۹	شعبان ۳۰	مهر ۲۹	مهر ۳۰	شعبان ۳۱	شعبان ۳۲	رجب ۳۳	رجب ۳۴
۱۶	جمادی ۱۶	جمادی ۱۷	رجب ۳۱	رجب ۳۲	شعبان ۳۱	شعبان ۳۲	مهر ۳۱	مهر ۳۲	شعبان ۳۳	شعبان ۳۴	رجب ۳۵	رجب ۳۶
۱۷	جمادی ۱۷	جمادی ۱۸	رجب ۳۳	رجب ۳۴	شعبان ۳۳	شعبان ۳۴	مهر ۳۳	مهر ۳۴	شعبان ۳۵	شعبان ۳۶	رجب ۳۷	رجب ۳۸
۱۸	جمادی ۱۸	جمادی ۱۹	رجب ۳۵	رجب ۳۶	شعبان ۳۵	شعبان ۳۶	مهر ۳۵	مهر ۳۶	شعبان ۳۷	شعبان ۳۸	رجب ۳۹	رجب ۴۰
۱۹	جمادی ۱۹	جمادی ۲۰	رجب ۳۷	رجب ۳۸	شعبان ۳۷	شعبان ۳۸	مهر ۳۷	مهر ۳۸	شعبان ۳۹	شعبان ۴۰	رجب ۴۱	رجب ۴۲
۲۰	جمادی ۲۰	جمادی ۲۱	رجب ۳۹	رجب ۴۰	شعبان ۳۹	شعبان ۴۰	مهر ۳۹	مهر ۴۰	شعبان ۴۱	شعبان ۴۲	رجب ۴۳	رجب ۴۴
۲۱	جمادی ۲۱	جمادی ۲۲	رجب ۴۱	رجب ۴۲	شعبان ۴۱	شعبان ۴۲	مهر ۴۱	مهر ۴۲	شعبان ۴۳	شعبان ۴۴	رجب ۴۵	رجب ۴۶
۲۲	جمادی ۲۲	جمادی ۲۳	رجب ۴۳	رجب ۴۴	شعبان ۴۳	شعبان ۴۴	مهر ۴۳	مهر ۴۴	شعبان ۴۵	شعبان ۴۶	رجب ۴۷	رجب ۴۸
۲۳	جمادی ۲۳	جمادی ۲۴	رجب ۴۵	رجب ۴۶	شعبان ۴۵	شعبان ۴۶	مهر ۴۵	مهر ۴۶	شعبان ۴۷	شعبان ۴۸	رجب ۴۹	رجب ۵۰
۲۴	جمادی ۲۴	جمادی ۲۵	رجب ۴۷	رجب ۴۸	شعبان ۴۷	شعبان ۴۸	مهر ۴۷	مهر ۴۸	شعبان ۴۹	شعبان ۵۰	رجب ۵۱	رجب ۵۲
۲۵	جمادی ۲۵	جمادی ۲۶	رجب ۴۹	رجب ۵۰	شعبان ۴۹	شعبان ۵۰	مهر ۴۹	مهر ۵۰	شعبان ۵۱	شعبان ۵۲	رجب ۵۳	رجب ۵۴
۲۶	جمادی ۲۶	جمادی ۲۷	رجب ۵۱	رجب ۵۲	شعبان ۵۱	شعبان ۵۲	مهر ۵۱	مهر ۵۲	شعبان ۵۳	شعبان ۵۴	رجب ۵۵	رجب ۵۶
۲۷	جمادی ۲۷	جمادی ۲۸	رجب ۵۳	رجب ۵۴	شعبان ۵۳	شعبان ۵۴	مهر ۵۳	مهر ۵۴	شعبان ۵۵	شعبان ۵۶	رجب ۵۷	رجب ۵۸
۲۸	جمادی ۲۸	جمادی ۲۹	رجب ۵۵	رجب ۵۶	شعبان ۵۵	شعبان ۵۶	مهر ۵۵	مهر ۵۶	شعبان ۵۷	شعبان ۵۸	رجب ۵۹	رجب ۶۰
۲۹	جمادی ۲۹	جمادی ۳۰	رجب ۵۷	رجب ۵۸	شعبان ۵۷	شعبان ۵۸	مهر ۵۷	مهر ۵۸	شعبان ۵۹	شعبان ۶۰	رجب ۶۱	رجب ۶۲
۳۰	جمادی ۳۰	جمادی ۳۱	رجب ۵۹	رجب ۶۰	شعبان ۵۹	شعبان ۶۰	مهر ۵۹	مهر ۶۰	شعبان ۶۱	شعبان ۶۲	رجب ۶۳	رجب ۶۴

۷ قبل ہجری = ۶۰۷-۶۰۶ عیسوی

مکمل ہجری	محرم	مفر	رجب ۱	رجب ۲	جمادی ۱	جمادی ۲	رجب	شعبان	رمضان	شوال	ذیقعدہ	ذی الحجہ
کلی ترتیب	جمادی ۱	جمادی ۲	رجب	مفر	شعبان	رجب ۱	شوال	رجب ۲	شعبان	مفر	رجب ۱	رجب ۲
کلی ترتیب	ذی قعدہ	ذی الحجہ	رجب	مفر	شعبان	رجب ۱	شوال	رجب ۲	شعبان	مفر	رجب ۱	رجب ۲
۱	اتوار ۱۱ جنوری	منگل ۱۵ فروری	بدھ ۱۶ مارچ	جمعہ ۱۵ اپریل	اتوار ۱۵ مئی	بدھ ۱۴ جون	اتوار ۱۳ جولائی	منگل ۱۲ اگست	بدھ ۱۱ ستمبر	اتوار ۱۰ اکتوبر	منگل ۹ نومبر	جمعہ ۸ دسمبر
۲	بدھ ۱۷	جمعہ ۱۶	جمعہ ۱۷	جمعہ ۱۶	منگل ۱۵	منگل ۱۴	منگل ۱۳	منگل ۱۲	منگل ۱۱	منگل ۱۰	منگل ۹	منگل ۸
۳	منگل ۱۸	جمعہ ۱۷	جمعہ ۱۸	جمعہ ۱۷	منگل ۱۶	منگل ۱۵	منگل ۱۴	منگل ۱۳	منگل ۱۲	منگل ۱۱	منگل ۱۰	منگل ۹
۴	بدھ ۱۹	جمعہ ۱۸	جمعہ ۱۹	جمعہ ۱۸	منگل ۱۷	منگل ۱۶	منگل ۱۵	منگل ۱۴	منگل ۱۳	منگل ۱۲	منگل ۱۱	منگل ۱۰
۵	جمعہ ۲۰	جمعہ ۱۹	جمعہ ۲۰	جمعہ ۱۹	منگل ۱۸	منگل ۱۷	منگل ۱۶	منگل ۱۵	منگل ۱۴	منگل ۱۳	منگل ۱۲	منگل ۱۱
۶	جمعہ ۲۱	جمعہ ۲۰	جمعہ ۲۱	جمعہ ۲۰	منگل ۱۹	منگل ۱۸	منگل ۱۷	منگل ۱۶	منگل ۱۵	منگل ۱۴	منگل ۱۳	منگل ۱۲
۷	منگل ۲۲	جمعہ ۲۱	جمعہ ۲۲	جمعہ ۲۱	منگل ۲۰	منگل ۱۹	منگل ۱۸	منگل ۱۷	منگل ۱۶	منگل ۱۵	منگل ۱۴	منگل ۱۳
۸	اتوار ۲۳	منگل ۲۲	جمعہ ۲۳	جمعہ ۲۲	منگل ۲۱	منگل ۲۰	منگل ۱۹	منگل ۱۸	منگل ۱۷	منگل ۱۶	منگل ۱۵	منگل ۱۴
۹	بدھ ۲۴	جمعہ ۲۳	جمعہ ۲۴	جمعہ ۲۳	منگل ۲۲	منگل ۲۱	منگل ۲۰	منگل ۱۹	منگل ۱۸	منگل ۱۷	منگل ۱۶	منگل ۱۵
۱۰	منگل ۲۵	جمعہ ۲۴	جمعہ ۲۵	جمعہ ۲۴	منگل ۲۳	منگل ۲۲	منگل ۲۱	منگل ۲۰	منگل ۱۹	منگل ۱۸	منگل ۱۷	منگل ۱۶
۱۱	بدھ ۲۶	جمعہ ۲۵	جمعہ ۲۶	جمعہ ۲۵	منگل ۲۴	منگل ۲۳	منگل ۲۲	منگل ۲۱	منگل ۲۰	منگل ۱۹	منگل ۱۸	منگل ۱۷
۱۲	جمعہ ۲۷	منگل ۲۶	جمعہ ۲۷	جمعہ ۲۶	منگل ۲۵	منگل ۲۴	منگل ۲۳	منگل ۲۲	منگل ۲۱	منگل ۲۰	منگل ۱۹	منگل ۱۸
۱۳	جمعہ ۲۸	منگل ۲۷	جمعہ ۲۸	جمعہ ۲۷	منگل ۲۶	منگل ۲۵	منگل ۲۴	منگل ۲۳	منگل ۲۲	منگل ۲۱	منگل ۲۰	منگل ۱۹
۱۴	منگل ۲۹	جمعہ ۲۸	جمعہ ۲۹	جمعہ ۲۸	منگل ۲۷	منگل ۲۶	منگل ۲۵	منگل ۲۴	منگل ۲۳	منگل ۲۲	منگل ۲۱	منگل ۲۰
۱۵	اتوار ۳۰	منگل ۲۹	جمعہ ۳۰	جمعہ ۲۹	منگل ۲۸	منگل ۲۷	منگل ۲۶	منگل ۲۵	منگل ۲۴	منگل ۲۳	منگل ۲۲	منگل ۲۱
۱۶	بدھ ۳۱	جمعہ ۳۰	جمعہ ۳۱	جمعہ ۳۰	منگل ۲۹	منگل ۲۸	منگل ۲۷	منگل ۲۶	منگل ۲۵	منگل ۲۴	منگل ۲۳	منگل ۲۲
۱۷	منگل ۱ جنوری	جمعہ ۳۱	جمعہ ۳۲	جمعہ ۳۱	منگل ۳۰	منگل ۲۹	منگل ۲۸	منگل ۲۷	منگل ۲۶	منگل ۲۵	منگل ۲۴	منگل ۲۳
۱۸	بدھ ۲	جمعہ ۳۲	جمعہ ۳۳	جمعہ ۳۲	منگل ۳۱	منگل ۳۰	منگل ۲۹	منگل ۲۸	منگل ۲۷	منگل ۲۶	منگل ۲۵	منگل ۲۴
۱۹	جمعہ ۳	منگل ۳۳	جمعہ ۳۴	جمعہ ۳۳	منگل ۳۲	منگل ۳۱	منگل ۳۰	منگل ۲۹	منگل ۲۸	منگل ۲۷	منگل ۲۶	منگل ۲۵
۲۰	جمعہ ۴	منگل ۳۴	جمعہ ۳۵	جمعہ ۳۴	منگل ۳۳	منگل ۳۲	منگل ۳۱	منگل ۳۰	منگل ۲۹	منگل ۲۸	منگل ۲۷	منگل ۲۶
۲۱	منگل ۵	منگل ۳۵	جمعہ ۳۶	جمعہ ۳۵	منگل ۳۴	منگل ۳۳	منگل ۳۲	منگل ۳۱	منگل ۳۰	منگل ۲۹	منگل ۲۸	منگل ۲۷
۲۲	اتوار ۶	منگل ۳۶	جمعہ ۳۷	جمعہ ۳۶	منگل ۳۵	منگل ۳۴	منگل ۳۳	منگل ۳۲	منگل ۳۱	منگل ۳۰	منگل ۲۹	منگل ۲۸
۲۳	بدھ ۷	منگل ۳۷	جمعہ ۳۸	جمعہ ۳۷	منگل ۳۶	منگل ۳۵	منگل ۳۴	منگل ۳۳	منگل ۳۲	منگل ۳۱	منگل ۳۰	منگل ۲۹
۲۴	منگل ۸	منگل ۳۸	جمعہ ۳۹	جمعہ ۳۸	منگل ۳۷	منگل ۳۶	منگل ۳۵	منگل ۳۴	منگل ۳۳	منگل ۳۲	منگل ۳۱	منگل ۳۰
۲۵	بدھ ۹	منگل ۳۹	جمعہ ۴۰	جمعہ ۳۹	منگل ۳۸	منگل ۳۷	منگل ۳۶	منگل ۳۵	منگل ۳۴	منگل ۳۳	منگل ۳۲	منگل ۳۱
۲۶	جمعہ ۱۰	منگل ۴۰	جمعہ ۴۱	جمعہ ۴۰	منگل ۳۹	منگل ۳۸	منگل ۳۷	منگل ۳۶	منگل ۳۵	منگل ۳۴	منگل ۳۳	منگل ۳۲
۲۷	منگل ۱۱	منگل ۴۱	جمعہ ۴۲	جمعہ ۴۱	منگل ۴۰	منگل ۳۹	منگل ۳۸	منگل ۳۷	منگل ۳۶	منگل ۳۵	منگل ۳۴	منگل ۳۳
۲۸	بدھ ۱۲	منگل ۴۲	جمعہ ۴۳	جمعہ ۴۲	منگل ۴۱	منگل ۴۰	منگل ۳۹	منگل ۳۸	منگل ۳۷	منگل ۳۶	منگل ۳۵	منگل ۳۴
۲۹	جمعہ ۱۳	منگل ۴۳	جمعہ ۴۴	جمعہ ۴۳	منگل ۴۲	منگل ۴۱	منگل ۴۰	منگل ۳۹	منگل ۳۸	منگل ۳۷	منگل ۳۶	منگل ۳۵
۳۰	منگل ۱۴	منگل ۴۴	جمعہ ۴۵	جمعہ ۴۴	منگل ۴۳	منگل ۴۲	منگل ۴۱	منگل ۴۰	منگل ۳۹	منگل ۳۸	منگل ۳۷	منگل ۳۶

۱۶ قبل، بحری = ۶۰۷ عیسوی

فصل ہجری	محرم	مصر	رجب ۱	رجب ۲	جمادی ۱	جمادی ۲	رجب	شعبان	رمضان	شوال	ذیقعدہ	ذی الحجہ
کی ترتیب	جمادی ۱ (ذیقعدہ)	ذی الحجہ (۱۶)	رجب (کسی)	رجب ۱۵ (محرم)	مصر	رجب ۱	ذیقعدہ (رجب ۲)	جمادی ۱	جمادی ۲	رجب	شعبان	رمضان
۱	جمادی ۲	بند ۲۰	بند ۱۶	بند ۱۵	بند ۱۴	بند ۱۳	بند ۱۲	بند ۱۱	بند ۱۰	بند ۹	بند ۸	بند ۷
۲	بند ۷	بند ۵	بند ۴	بند ۳	بند ۲	بند ۱	بند ۳۰	بند ۲۹	بند ۲۸	بند ۲۷	بند ۲۶	بند ۲۵
۳	بند ۸	بند ۶	بند ۵	بند ۴	بند ۳	بند ۲	بند ۳۱	بند ۳۰	بند ۲۹	بند ۲۸	بند ۲۷	بند ۲۶
۴	بند ۹	بند ۷	بند ۶	بند ۵	بند ۴	بند ۳	بند ۳۲	بند ۳۱	بند ۳۰	بند ۲۹	بند ۲۸	بند ۲۷
۵	بند ۱۰	بند ۸	بند ۷	بند ۶	بند ۵	بند ۴	بند ۳۳	بند ۳۲	بند ۳۱	بند ۳۰	بند ۲۹	بند ۲۸
۶	بند ۱۱	بند ۹	بند ۸	بند ۷	بند ۶	بند ۵	بند ۳۴	بند ۳۳	بند ۳۲	بند ۳۱	بند ۳۰	بند ۲۹
۷	بند ۱۲	بند ۱۰	بند ۹	بند ۸	بند ۷	بند ۶	بند ۳۵	بند ۳۴	بند ۳۳	بند ۳۲	بند ۳۱	بند ۳۰
۸	بند ۱۳	بند ۱۱	بند ۱۰	بند ۹	بند ۸	بند ۷	بند ۳۶	بند ۳۵	بند ۳۴	بند ۳۳	بند ۳۲	بند ۳۱
۹	بند ۱۴	بند ۱۲	بند ۱۱	بند ۱۰	بند ۹	بند ۸	بند ۳۷	بند ۳۶	بند ۳۵	بند ۳۴	بند ۳۳	بند ۳۲
۱۰	بند ۱۵	بند ۱۳	بند ۱۲	بند ۱۱	بند ۱۰	بند ۹	بند ۳۸	بند ۳۷	بند ۳۶	بند ۳۵	بند ۳۴	بند ۳۳
۱۱	بند ۱۶	بند ۱۴	بند ۱۳	بند ۱۲	بند ۱۱	بند ۱۰	بند ۳۹	بند ۳۸	بند ۳۷	بند ۳۶	بند ۳۵	بند ۳۴
۱۲	بند ۱۷	بند ۱۵	بند ۱۴	بند ۱۳	بند ۱۲	بند ۱۱	بند ۴۰	بند ۳۹	بند ۳۸	بند ۳۷	بند ۳۶	بند ۳۵
۱۳	بند ۱۸	بند ۱۶	بند ۱۵	بند ۱۴	بند ۱۳	بند ۱۲	بند ۴۱	بند ۴۰	بند ۳۹	بند ۳۸	بند ۳۷	بند ۳۶
۱۴	بند ۱۹	بند ۱۷	بند ۱۶	بند ۱۵	بند ۱۴	بند ۱۳	بند ۴۲	بند ۴۱	بند ۴۰	بند ۳۹	بند ۳۸	بند ۳۷
۱۵	بند ۲۰	بند ۱۸	بند ۱۷	بند ۱۶	بند ۱۵	بند ۱۴	بند ۴۳	بند ۴۲	بند ۴۱	بند ۴۰	بند ۳۹	بند ۳۸
۱۶	بند ۲۱	بند ۱۹	بند ۱۸	بند ۱۷	بند ۱۶	بند ۱۵	بند ۴۴	بند ۴۳	بند ۴۲	بند ۴۱	بند ۴۰	بند ۳۹
۱۷	بند ۲۲	بند ۲۰	بند ۱۹	بند ۱۸	بند ۱۷	بند ۱۶	بند ۴۵	بند ۴۴	بند ۴۳	بند ۴۲	بند ۴۱	بند ۴۰
۱۸	بند ۲۳	بند ۲۱	بند ۲۰	بند ۱۹	بند ۱۸	بند ۱۷	بند ۴۶	بند ۴۵	بند ۴۴	بند ۴۳	بند ۴۲	بند ۴۱
۱۹	بند ۲۴	بند ۲۲	بند ۲۱	بند ۲۰	بند ۱۹	بند ۱۸	بند ۴۷	بند ۴۶	بند ۴۵	بند ۴۴	بند ۴۳	بند ۴۲
۲۰	بند ۲۵	بند ۲۳	بند ۲۲	بند ۲۱	بند ۲۰	بند ۱۹	بند ۴۸	بند ۴۷	بند ۴۶	بند ۴۵	بند ۴۴	بند ۴۳
۲۱	بند ۲۶	بند ۲۴	بند ۲۳	بند ۲۲	بند ۲۱	بند ۲۰	بند ۴۹	بند ۴۸	بند ۴۷	بند ۴۶	بند ۴۵	بند ۴۴
۲۲	بند ۲۷	بند ۲۵	بند ۲۴	بند ۲۳	بند ۲۲	بند ۲۱	بند ۵۰	بند ۴۹	بند ۴۸	بند ۴۷	بند ۴۶	بند ۴۵
۲۳	بند ۲۸	بند ۲۶	بند ۲۵	بند ۲۴	بند ۲۳	بند ۲۲	بند ۵۱	بند ۵۰	بند ۴۹	بند ۴۸	بند ۴۷	بند ۴۶
۲۴	بند ۲۹	بند ۲۷	بند ۲۶	بند ۲۵	بند ۲۴	بند ۲۳	بند ۵۲	بند ۵۱	بند ۵۰	بند ۴۹	بند ۴۸	بند ۴۷
۲۵	بند ۳۰	بند ۲۸	بند ۲۷	بند ۲۶	بند ۲۵	بند ۲۴	بند ۵۳	بند ۵۲	بند ۵۱	بند ۵۰	بند ۴۹	بند ۴۸
۲۶	بند ۳۱	بند ۲۹	بند ۲۸	بند ۲۷	بند ۲۶	بند ۲۵	بند ۵۴	بند ۵۳	بند ۵۲	بند ۵۱	بند ۵۰	بند ۴۹
۲۷	بند ۳۲	بند ۳۰	بند ۲۹	بند ۲۸	بند ۲۷	بند ۲۶	بند ۵۵	بند ۵۴	بند ۵۳	بند ۵۲	بند ۵۱	بند ۵۰
۲۸	بند ۳۳	بند ۳۱	بند ۳۰	بند ۲۹	بند ۲۸	بند ۲۷	بند ۵۶	بند ۵۵	بند ۵۴	بند ۵۳	بند ۵۲	بند ۵۱
۲۹	بند ۳۴	بند ۳۲	بند ۳۱	بند ۳۰	بند ۲۹	بند ۲۸	بند ۵۷	بند ۵۶	بند ۵۵	بند ۵۴	بند ۵۳	بند ۵۲
۳۰	بند ۳۵	بند ۳۳	بند ۳۲	بند ۳۱	بند ۳۰	بند ۲۹	بند ۵۸	بند ۵۷	بند ۵۶	بند ۵۵	بند ۵۴	بند ۵۳

۱۵ قبل هجری = ۶۰۸-۶۰۷ عیسوی

ذی الحجه	ذیقعدہ	شوال	رمضان	شعبان	رجب	جمادی ۲	جمادی ۱	ربیع ۲	ربیع ۱	محررم	شوال	رمضان
ربیع ۱	محررم	شعبان	رجب	جمادی ۲	جمادی ۱	ربیع ۲	ربیع ۱	محررم	شوال	رمضان	شعبان	رجب
۱	۱۸	۱۷	۱۶	۱۵	۱۴	۱۳	۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸	۷
۲	۱۹	۱۸	۱۷	۱۶	۱۵	۱۴	۱۳	۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸
۳	۲۰	۱۹	۱۸	۱۷	۱۶	۱۵	۱۴	۱۳	۱۲	۱۱	۱۰	۹
۴	۲۱	۲۰	۱۹	۱۸	۱۷	۱۶	۱۵	۱۴	۱۳	۱۲	۱۱	۱۰
۵	۲۲	۲۱	۲۰	۱۹	۱۸	۱۷	۱۶	۱۵	۱۴	۱۳	۱۲	۱۱
۶	۲۳	۲۲	۲۱	۲۰	۱۹	۱۸	۱۷	۱۶	۱۵	۱۴	۱۳	۱۲
۷	۲۴	۲۳	۲۲	۲۱	۲۰	۱۹	۱۸	۱۷	۱۶	۱۵	۱۴	۱۳
۸	۲۵	۲۴	۲۳	۲۲	۲۱	۲۰	۱۹	۱۸	۱۷	۱۶	۱۵	۱۴
۹	۲۶	۲۵	۲۴	۲۳	۲۲	۲۱	۲۰	۱۹	۱۸	۱۷	۱۶	۱۵
۱۰	۲۷	۲۶	۲۵	۲۴	۲۳	۲۲	۲۱	۲۰	۱۹	۱۸	۱۷	۱۶
۱۱	۲۸	۲۷	۲۶	۲۵	۲۴	۲۳	۲۲	۲۱	۲۰	۱۹	۱۸	۱۷
۱۲	۲۹	۲۸	۲۷	۲۶	۲۵	۲۴	۲۳	۲۲	۲۱	۲۰	۱۹	۱۸
۱۳	۳۰	۲۹	۲۸	۲۷	۲۶	۲۵	۲۴	۲۳	۲۲	۲۱	۲۰	۱۹
۱۴	۳۱	۳۰	۲۹	۲۸	۲۷	۲۶	۲۵	۲۴	۲۳	۲۲	۲۱	۲۰
۱۵	۱	۲	۱	۳۱	۳۰	۲۹	۲۸	۲۷	۲۶	۲۵	۲۴	۲۳
۱۶	۲	۳	۲	۱	۳۰	۲۹	۲۸	۲۷	۲۶	۲۵	۲۴	۲۳
۱۷	۳	۴	۳	۲	۳۱	۳۰	۲۹	۲۸	۲۷	۲۶	۲۵	۲۴
۱۸	۴	۵	۴	۳	۱	۳۰	۲۹	۲۸	۲۷	۲۶	۲۵	۲۴
۱۹	۵	۶	۵	۴	۲	۳۱	۳۰	۲۹	۲۸	۲۷	۲۶	۲۵
۲۰	۶	۷	۶	۵	۳	۱	۳۰	۲۹	۲۸	۲۷	۲۶	۲۵
۲۱	۷	۸	۷	۶	۴	۲	۳۱	۳۰	۲۹	۲۸	۲۷	۲۶
۲۲	۸	۹	۸	۷	۵	۳	۱	۳۰	۲۹	۲۸	۲۷	۲۶
۲۳	۹	۱۰	۹	۸	۶	۴	۲	۳۱	۳۰	۲۹	۲۸	۲۷
۲۴	۱۰	۱۱	۱۰	۹	۷	۵	۳	۱	۳۰	۲۹	۲۸	۲۷
۲۵	۱۱	۱۲	۱۱	۱۰	۸	۶	۴	۲	۳۱	۳۰	۲۹	۲۸
۲۶	۱۲	۱۳	۱۲	۱۱	۹	۷	۵	۳	۱	۳۰	۲۹	۲۸
۲۷	۱۳	۱۴	۱۳	۱۲	۱۰	۸	۶	۴	۲	۳۱	۳۰	۲۹
۲۸	۱۴	۱۵	۱۴	۱۳	۱۱	۹	۷	۵	۳	۱	۳۰	۲۹
۲۹	۱۵	۱۶	۱۵	۱۴	۱۲	۱۰	۸	۶	۴	۲	۳۱	۳۰
۳۰	۱۶	۱۷	۱۶	۱۵	۱۳	۱۱	۹	۷	۵	۳	۱	۳۰

۱۴ قبل ہجری = ۶۰۹-۶۰۸ عیسوی

روز	۱۳۰۲	۱۳۰۱	۱۳۰۰	۱۲۹۹	۱۲۹۸	۱۲۹۷	۱۲۹۶	۱۲۹۵	۱۲۹۴	۱۲۹۳	۱۲۹۲	۱۲۹۱	۱۲۹۰	۱۲۸۹	۱۲۸۸	۱۲۸۷	۱۲۸۶	۱۲۸۵	۱۲۸۴	۱۲۸۳	۱۲۸۲	۱۲۸۱	۱۲۸۰	۱۲۷۹	۱۲۷۸	۱۲۷۷	۱۲۷۶	۱۲۷۵	۱۲۷۴	۱۲۷۳	۱۲۷۲	۱۲۷۱	۱۲۷۰	۱۲۶۹	۱۲۶۸	۱۲۶۷	۱۲۶۶	۱۲۶۵	۱۲۶۴	۱۲۶۳	۱۲۶۲	۱۲۶۱	۱۲۶۰	۱۲۵۹	۱۲۵۸	۱۲۵۷	۱۲۵۶	۱۲۵۵	۱۲۵۴	۱۲۵۳	۱۲۵۲	۱۲۵۱	۱۲۵۰	۱۲۴۹	۱۲۴۸	۱۲۴۷	۱۲۴۶	۱۲۴۵	۱۲۴۴	۱۲۴۳	۱۲۴۲	۱۲۴۱	۱۲۴۰	۱۲۳۹	۱۲۳۸	۱۲۳۷	۱۲۳۶	۱۲۳۵	۱۲۳۴	۱۲۳۳	۱۲۳۲	۱۲۳۱	۱۲۳۰	۱۲۲۹	۱۲۲۸	۱۲۲۷	۱۲۲۶	۱۲۲۵	۱۲۲۴	۱۲۲۳	۱۲۲۲	۱۲۲۱	۱۲۲۰	۱۲۱۹	۱۲۱۸	۱۲۱۷	۱۲۱۶	۱۲۱۵	۱۲۱۴	۱۲۱۳	۱۲۱۲	۱۲۱۱	۱۲۱۰	۱۲۰۹	۱۲۰۸	۱۲۰۷	۱۲۰۶	۱۲۰۵	۱۲۰۴	۱۲۰۳	۱۲۰۲	۱۲۰۱	۱۲۰۰	۱۱۹۹	۱۱۹۸	۱۱۹۷	۱۱۹۶	۱۱۹۵	۱۱۹۴	۱۱۹۳	۱۱۹۲	۱۱۹۱	۱۱۹۰	۱۱۸۹	۱۱۸۸	۱۱۸۷	۱۱۸۶	۱۱۸۵	۱۱۸۴	۱۱۸۳	۱۱۸۲	۱۱۸۱	۱۱۸۰	۱۱۷۹	۱۱۷۸	۱۱۷۷	۱۱۷۶	۱۱۷۵	۱۱۷۴	۱۱۷۳	۱۱۷۲	۱۱۷۱	۱۱۷۰	۱۱۶۹	۱۱۶۸	۱۱۶۷	۱۱۶۶	۱۱۶۵	۱۱۶۴	۱۱۶۳	۱۱۶۲	۱۱۶۱	۱۱۶۰	۱۱۵۹	۱۱۵۸	۱۱۵۷	۱۱۵۶	۱۱۵۵	۱۱۵۴	۱۱۵۳	۱۱۵۲	۱۱۵۱	۱۱۵۰	۱۱۴۹	۱۱۴۸	۱۱۴۷	۱۱۴۶	۱۱۴۵	۱۱۴۴	۱۱۴۳	۱۱۴۲	۱۱۴۱	۱۱۴۰	۱۱۳۹	۱۱۳۸	۱۱۳۷	۱۱۳۶	۱۱۳۵	۱۱۳۴	۱۱۳۳	۱۱۳۲	۱۱۳۱	۱۱۳۰	۱۱۲۹	۱۱۲۸	۱۱۲۷	۱۱۲۶	۱۱۲۵	۱۱۲۴	۱۱۲۳	۱۱۲۲	۱۱۲۱	۱۱۲۰	۱۱۱۹	۱۱۱۸	۱۱۱۷	۱۱۱۶	۱۱۱۵	۱۱۱۴	۱۱۱۳	۱۱۱۲	۱۱۱۱	۱۱۱۰	۱۱۰۹	۱۱۰۸	۱۱۰۷	۱۱۰۶	۱۱۰۵	۱۱۰۴	۱۱۰۳	۱۱۰۲	۱۱۰۱	۱۱۰۰	۱۰۹۹	۱۰۹۸	۱۰۹۷	۱۰۹۶	۱۰۹۵	۱۰۹۴	۱۰۹۳	۱۰۹۲	۱۰۹۱	۱۰۹۰	۱۰۸۹	۱۰۸۸	۱۰۸۷	۱۰۸۶	۱۰۸۵	۱۰۸۴	۱۰۸۳	۱۰۸۲	۱۰۸۱	۱۰۸۰	۱۰۷۹	۱۰۷۸	۱۰۷۷	۱۰۷۶	۱۰۷۵	۱۰۷۴	۱۰۷۳	۱۰۷۲	۱۰۷۱	۱۰۷۰	۱۰۶۹	۱۰۶۸	۱۰۶۷	۱۰۶۶	۱۰۶۵	۱۰۶۴	۱۰۶۳	۱۰۶۲	۱۰۶۱	۱۰۶۰	۱۰۵۹	۱۰۵۸	۱۰۵۷	۱۰۵۶	۱۰۵۵	۱۰۵۴	۱۰۵۳	۱۰۵۲	۱۰۵۱	۱۰۵۰	۱۰۴۹	۱۰۴۸	۱۰۴۷	۱۰۴۶	۱۰۴۵	۱۰۴۴	۱۰۴۳	۱۰۴۲	۱۰۴۱	۱۰۴۰	۱۰۳۹	۱۰۳۸	۱۰۳۷	۱۰۳۶	۱۰۳۵	۱۰۳۴	۱۰۳۳	۱۰۳۲	۱۰۳۱	۱۰۳۰	۱۰۲۹	۱۰۲۸	۱۰۲۷	۱۰۲۶	۱۰۲۵	۱۰۲۴	۱۰۲۳	۱۰۲۲	۱۰۲۱	۱۰۲۰	۱۰۱۹	۱۰۱۸	۱۰۱۷	۱۰۱۶	۱۰۱۵	۱۰۱۴	۱۰۱۳	۱۰۱۲	
-----	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	------	--

۱۳ قبل ہجری = ۱۰-۹-۶۰۹ عیسوی

[illegible]

۱۲ قبل ہجری = ۱۱-۶۱۰ عیسوی

[illegible]

۱۰. قبل ہجری = ۱۳-۶۱۲ عیسوی

[illegible]

۹ قبل ہجری = ۱۳-۶۱۳ عیسوی

قبل ہجری	مہر	منہ	رجب ۱	رجب ۲	جمادی ۱	جمادی ۲	رجب	شعبان	رمضان	شوال	ذیقعدہ	ذی الحجہ
قبل ہجری	مہر	منہ	رجب ۱	رجب ۲	جمادی ۱	جمادی ۲	رجب	شعبان	رمضان	شوال	ذیقعدہ	ذی الحجہ
قبل ہجری	مہر	منہ	رجب ۱	رجب ۲	جمادی ۱	جمادی ۲	رجب	شعبان	رمضان	شوال	ذیقعدہ	ذی الحجہ
۱	اگر ۱۱ اکتوبر	شکل ۲۰ اکتوبر	بدھ ۱۹ اکتوبر	بدھ ۱۸ جنوری	پنہ ۱۹ فروری	ی ۱۸ مارچ	بدھ ۱۷ اپریل	جمرات ۱۸	پنہ ۱۵ جون	اگر ۱۴ جولائی	شکل ۳ اگست	بدھ ۱۷ اکتوبر
۲	ی ۲۲	بدھ ۲۱	جمرات ۲۰	پنہ ۱۹	اگر ۱۸	شکل ۱۷	جمرات ۱۸	بدھ ۱۷	اگر ۱۶	ی ۱۵	بدھ ۱۴	جمرات ۲۳
۳	شکل ۲۳	جمرات ۲۲	بدھ ۲۱	اگر ۲۰	ی ۱۹	شکل ۱۸	بدھ ۱۷	پنہ ۱۶	ی ۱۵	شکل ۱۴	جمرات ۱۳	بدھ ۱۲
۴	بدھ ۲۴	جمرات ۲۳	پنہ ۲۲	ی ۲۱	شکل ۲۰	جمرات ۱۹	پنہ ۱۸	اگر ۱۷	شکل ۱۶	بدھ ۱۵	جمرات ۱۴	پنہ ۱۳
۵	جمرات ۲۵	پنہ ۲۴	اگر ۲۳	شکل ۲۲	ی ۲۱	جمرات ۲۰	پنہ ۱۹	ی ۱۸	بدھ ۱۷	جمرات ۱۸	پنہ ۱۷	اگر ۱۵
۶	جمرات ۲۶	اگر ۲۵	ی ۲۴	جمرات ۲۳	پنہ ۲۲	ی ۲۱	شکل ۲۰	جمرات ۱۹	بدھ ۱۸	اگر ۱۷	ی ۱۶	ی ۱۵
۷	پنہ ۲۷	ی ۲۶	شکل ۲۵	جمرات ۲۴	بدھ ۲۳	اگر ۲۲	شکل ۲۱	جمرات ۲۰	بدھ ۱۹	ی ۱۸	شکل ۱۷	ی ۱۶
۸	اگر ۲۸	شکل ۲۷	بدھ ۲۶	جمرات ۲۵	ی ۲۴	جمرات ۲۳	پنہ ۲۲	اگر ۲۱	شکل ۲۰	ی ۱۹	شکل ۱۸	جمرات ۱۷
۹	ی ۲۹	بدھ ۲۸	جمرات ۲۶	پنہ ۲۵	شکل ۲۴	جمرات ۲۳	بدھ ۲۲	اگر ۲۱	ی ۲۰	شکل ۱۹	جمرات ۱۸	ی ۱۷
۱۰	شکل ۳۰	جمرات ۲۷	بدھ ۲۸	اگر ۲۷	ی ۲۶	جمرات ۲۵	ی ۲۴	پنہ ۲۳	شکل ۲۲	ی ۲۱	جمرات ۲۰	ی ۱۹
۱۱	بدھ ۳۱	جمرات ۲۸	پنہ ۲۹	ی ۲۸	شکل ۲۷	جمرات ۲۶	پنہ ۲۵	اگر ۲۴	شکل ۲۳	بدھ ۲۲	جمرات ۲۱	ی ۲۰
۱۲	جمرات ۳۱	پنہ ۳۰	اگر ۲۹	ی ۲۸	شکل ۲۸	جمرات ۲۷	ی ۲۶	اگر ۲۵	ی ۲۴	جمرات ۲۲	پنہ ۲۱	اگر ۲۰
۱۳	بدھ ۱	اگر ۳۱	ی ۳۰	جمرات ۲۸	پنہ ۲۹	ی ۲۸	شکل ۲۷	جمرات ۲۶	بدھ ۲۵	اگر ۲۴	ی ۲۳	ی ۲۲
۱۴	پنہ ۲	ی ۳۱	شکل ۲۹	جمرات ۲۹	بدھ ۲۸	اگر ۲۷	ی ۲۶	پنہ ۲۵	شکل ۲۴	ی ۲۳	جمرات ۲۲	ی ۲۲
۱۵	اگر ۳	شکل ۳۰	بدھ ۳۱	جمرات ۳۰	ی ۳۰	جمرات ۲۸	ی ۲۸	پنہ ۲۷	اگر ۲۶	ی ۲۵	شکل ۲۵	ی ۲۴
۱۶	ی ۴	جمرات ۳۱	پنہ ۳۲	اگر ۳۱	ی ۳۰	جمرات ۲۹	ی ۲۸	پنہ ۲۷	اگر ۲۶	ی ۲۵	شکل ۲۵	ی ۲۴
۱۷	شکل ۳۱	جمرات ۳۲	بدھ ۳۲	اگر ۳۱	ی ۳۰	جمرات ۳۰	ی ۲۹	پنہ ۲۸	اگر ۲۷	ی ۲۶	جمرات ۲۳	ی ۲۵
۱۸	ی ۵	جمرات ۳۳	پنہ ۳۳	اگر ۳۲	ی ۳۱	جمرات ۳۱	ی ۲۹	پنہ ۲۸	اگر ۲۷	ی ۲۶	جمرات ۲۴	ی ۲۵
۱۹	جمرات ۳۴	پنہ ۳۴	اگر ۳۳	ی ۳۲	ی ۳۱	جمرات ۳۲	ی ۳۰	پنہ ۲۹	اگر ۲۸	ی ۲۷	جمرات ۲۵	ی ۲۶
۲۰	ی ۶	جمرات ۳۵	بدھ ۳۴	اگر ۳۳	ی ۳۲	جمرات ۳۳	ی ۳۱	پنہ ۳۰	اگر ۲۸	ی ۲۷	جمرات ۲۶	ی ۲۶
۲۱	پنہ ۷	ی ۳۵	جمرات ۳۶	ی ۳۴	ی ۳۳	جمرات ۳۴	ی ۳۲	پنہ ۳۱	اگر ۲۹	ی ۲۸	جمرات ۲۷	ی ۲۷
۲۲	اگر ۸	شکل ۳۶	بدھ ۳۵	اگر ۳۴	ی ۳۳	جمرات ۳۵	ی ۳۳	پنہ ۳۲	اگر ۲۹	ی ۲۸	جمرات ۲۸	ی ۲۷
۲۳	ی ۹	جمرات ۳۷	پنہ ۳۶	اگر ۳۵	ی ۳۴	جمرات ۳۶	ی ۳۴	پنہ ۳۳	اگر ۳۰	ی ۲۹	جمرات ۲۹	ی ۲۸
۲۴	شکل ۳۷	جمرات ۳۸	بدھ ۳۶	اگر ۳۵	ی ۳۴	جمرات ۳۷	ی ۳۴	پنہ ۳۴	اگر ۳۱	ی ۳۰	جمرات ۳۰	ی ۲۹
۲۵	ی ۱۰	جمرات ۳۹	پنہ ۳۷	اگر ۳۶	ی ۳۵	جمرات ۳۸	ی ۳۵	پنہ ۳۵	اگر ۳۲	ی ۳۱	جمرات ۳۱	ی ۳۰
۲۶	جمرات ۴۰	پنہ ۳۸	اگر ۳۷	ی ۳۶	ی ۳۵	جمرات ۳۹	ی ۳۵	پنہ ۳۶	اگر ۳۳	ی ۳۲	جمرات ۳۲	ی ۳۱
۲۷	ی ۱۱	جمرات ۳۹	بدھ ۳۷	اگر ۳۶	ی ۳۵	جمرات ۴۰	ی ۳۶	پنہ ۳۷	اگر ۳۴	ی ۳۳	جمرات ۳۳	ی ۳۲
۲۸	پنہ ۱۲	ی ۴۰	شکل ۴۰	جمرات ۴۱	ی ۳۷	جمرات ۴۱	ی ۳۶	پنہ ۳۸	اگر ۳۵	ی ۳۴	جمرات ۳۴	ی ۳۳
۲۹	اگر ۱۳	شکل ۴۱	بدھ ۳۸	اگر ۳۷	ی ۳۶	جمرات ۴۲	ی ۳۷	پنہ ۳۹	اگر ۳۶	ی ۳۵	جمرات ۳۵	ی ۳۴
۳۰	ی ۱۴	جمرات ۴۲	پنہ ۳۹	اگر ۳۸	ی ۳۷	جمرات ۴۳	ی ۳۸	پنہ ۴۰	اگر ۳۷	ی ۳۶	جمرات ۳۶	ی ۳۵

۸ قبل بھری = ۱۵-۶۱۳ عیسوی

کلی بھری	کلی خرم	کلی سفر	کلی رجب ۱	کلی رجب ۲	کلی جمادی ۱	کلی جمادی ۲	کلی رجب	کلی شعبان	کلی رمضان	کلی شوال	کلی ذیقعدہ	کلی ذی الحجہ
کلی رجب	کلی شعبان	کلی رمضان	کلی شوال	کلی ذیقعدہ	کلی جمادی ۱	کلی جمادی ۲	کلی رجب	کلی شعبان	کلی رمضان	کلی شوال	کلی ذیقعدہ	کلی ذی الحجہ
۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱
۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲
۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳
۴	۴	۴	۴	۴	۴	۴	۴	۴	۴	۴	۴	۴
۵	۵	۵	۵	۵	۵	۵	۵	۵	۵	۵	۵	۵
۶	۶	۶	۶	۶	۶	۶	۶	۶	۶	۶	۶	۶
۷	۷	۷	۷	۷	۷	۷	۷	۷	۷	۷	۷	۷
۸	۸	۸	۸	۸	۸	۸	۸	۸	۸	۸	۸	۸
۹	۹	۹	۹	۹	۹	۹	۹	۹	۹	۹	۹	۹
۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰
۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱
۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳
۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴
۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵
۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶
۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷
۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸
۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹
۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰
۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱
۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲
۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳
۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴
۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵
۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶
۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷
۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸
۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹
۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰

قبل ہجری = ۶۱۵-۶۱۶ عیسوی

نمبر ہجری	شعبان	مفر	رج ۱	رج ۲	جادی ۱	جادی ۲	رجب	شعبان	رمضان	شوال	ذیقعدہ	ذی الحجہ
نمبر ہجری	شعبان	مفر	رج ۱	رج ۲	جادی ۱	جادی ۲	رجب	شعبان	رمضان	شوال	ذیقعدہ	ذی الحجہ
۱	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰
۲	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱
۳	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۴	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳
۵	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴
۶	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵
۷	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶
۸	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷
۹	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸
۱۰	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹
۱۱	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰
۱۲	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱
۱۳	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲
۱۴	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳
۱۵	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴
۱۶	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵
۱۷	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶
۱۸	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷
۱۹	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸
۲۰	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹
۲۱	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰
۲۲	۳۱	۳۱	۳۱	۳۱	۳۱	۳۱	۳۱	۳۱	۳۱	۳۱	۳۱	۳۱
۲۳	۳۲	۳۲	۳۲	۳۲	۳۲	۳۲	۳۲	۳۲	۳۲	۳۲	۳۲	۳۲
۲۴	۳۳	۳۳	۳۳	۳۳	۳۳	۳۳	۳۳	۳۳	۳۳	۳۳	۳۳	۳۳
۲۵	۳۴	۳۴	۳۴	۳۴	۳۴	۳۴	۳۴	۳۴	۳۴	۳۴	۳۴	۳۴
۲۶	۳۵	۳۵	۳۵	۳۵	۳۵	۳۵	۳۵	۳۵	۳۵	۳۵	۳۵	۳۵
۲۷	۳۶	۳۶	۳۶	۳۶	۳۶	۳۶	۳۶	۳۶	۳۶	۳۶	۳۶	۳۶
۲۸	۳۷	۳۷	۳۷	۳۷	۳۷	۳۷	۳۷	۳۷	۳۷	۳۷	۳۷	۳۷
۲۹	۳۸	۳۸	۳۸	۳۸	۳۸	۳۸	۳۸	۳۸	۳۸	۳۸	۳۸	۳۸
۳۰	۳۹	۳۹	۳۹	۳۹	۳۹	۳۹	۳۹	۳۹	۳۹	۳۹	۳۹	۳۹

۵ قبل ہجری = ۱۸ - ۲۱۷ عیسوی

نمبر ہجری	نمبر عیسوی	مہر	رجب	شعبان	رمضان	شوال	ذیقعدہ	ذی الحجہ
نمبر ہجری	نمبر عیسوی	مہر	رجب	شعبان	رمضان	شوال	ذیقعدہ	ذی الحجہ
۱	۱۸	مہر	رجب	شعبان	رمضان	شوال	ذیقعدہ	ذی الحجہ
۲	۱۹	مہر	رجب	شعبان	رمضان	شوال	ذیقعدہ	ذی الحجہ
۳	۲۰	مہر	رجب	شعبان	رمضان	شوال	ذیقعدہ	ذی الحجہ
۴	۲۱	مہر	رجب	شعبان	رمضان	شوال	ذیقعدہ	ذی الحجہ
۵	۲۲	مہر	رجب	شعبان	رمضان	شوال	ذیقعدہ	ذی الحجہ
۶	۲۳	مہر	رجب	شعبان	رمضان	شوال	ذیقعدہ	ذی الحجہ
۷	۲۴	مہر	رجب	شعبان	رمضان	شوال	ذیقعدہ	ذی الحجہ
۸	۲۵	مہر	رجب	شعبان	رمضان	شوال	ذیقعدہ	ذی الحجہ
۹	۲۶	مہر	رجب	شعبان	رمضان	شوال	ذیقعدہ	ذی الحجہ
۱۰	۲۷	مہر	رجب	شعبان	رمضان	شوال	ذیقعدہ	ذی الحجہ
۱۱	۲۸	مہر	رجب	شعبان	رمضان	شوال	ذیقعدہ	ذی الحجہ
۱۲	۲۹	مہر	رجب	شعبان	رمضان	شوال	ذیقعدہ	ذی الحجہ
۱۳	۳۰	مہر	رجب	شعبان	رمضان	شوال	ذیقعدہ	ذی الحجہ
۱۴	۳۱	مہر	رجب	شعبان	رمضان	شوال	ذیقعدہ	ذی الحجہ
۱۵	۳۲	مہر	رجب	شعبان	رمضان	شوال	ذیقعدہ	ذی الحجہ
۱۶	۳۳	مہر	رجب	شعبان	رمضان	شوال	ذیقعدہ	ذی الحجہ
۱۷	۳۴	مہر	رجب	شعبان	رمضان	شوال	ذیقعدہ	ذی الحجہ
۱۸	۳۵	مہر	رجب	شعبان	رمضان	شوال	ذیقعدہ	ذی الحجہ
۱۹	۳۶	مہر	رجب	شعبان	رمضان	شوال	ذیقعدہ	ذی الحجہ
۲۰	۳۷	مہر	رجب	شعبان	رمضان	شوال	ذیقعدہ	ذی الحجہ
۲۱	۳۸	مہر	رجب	شعبان	رمضان	شوال	ذیقعدہ	ذی الحجہ
۲۲	۳۹	مہر	رجب	شعبان	رمضان	شوال	ذیقعدہ	ذی الحجہ
۲۳	۴۰	مہر	رجب	شعبان	رمضان	شوال	ذیقعدہ	ذی الحجہ
۲۴	۴۱	مہر	رجب	شعبان	رمضان	شوال	ذیقعدہ	ذی الحجہ
۲۵	۴۲	مہر	رجب	شعبان	رمضان	شوال	ذیقعدہ	ذی الحجہ
۲۶	۴۳	مہر	رجب	شعبان	رمضان	شوال	ذیقعدہ	ذی الحجہ
۲۷	۴۴	مہر	رجب	شعبان	رمضان	شوال	ذیقعدہ	ذی الحجہ
۲۸	۴۵	مہر	رجب	شعبان	رمضان	شوال	ذیقعدہ	ذی الحجہ
۲۹	۴۶	مہر	رجب	شعبان	رمضان	شوال	ذیقعدہ	ذی الحجہ
۳۰	۴۷	مہر	رجب	شعبان	رمضان	شوال	ذیقعدہ	ذی الحجہ

قبل هجری = ۱۹ - ۶۱۸ عیسوی

ایلی هجری	مهر	شوال	رجب	شعبان	رمضان	شوال	ذیقعدہ	ذی الحجہ
کی فرقی	مهر	شوال	رجب	شعبان	رمضان	شوال	ذیقعدہ	ذی الحجہ
کی ریتی	مهر	شوال	رجب	شعبان	رمضان	شوال	ذیقعدہ	ذی الحجہ
۱	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸
۲	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹
۳	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰
۴	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱
۵	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲
۶	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳
۷	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴
۸	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵
۹	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶
۱۰	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷
۱۱	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸
۱۲	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹
۱۳	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰
۱۴	۳۱	۳۱	۳۱	۳۱	۳۱	۳۱	۳۱	۳۱
۱۵	۳۲	۳۲	۳۲	۳۲	۳۲	۳۲	۳۲	۳۲
۱۶	۳۳	۳۳	۳۳	۳۳	۳۳	۳۳	۳۳	۳۳
۱۷	۳۴	۳۴	۳۴	۳۴	۳۴	۳۴	۳۴	۳۴
۱۸	۳۵	۳۵	۳۵	۳۵	۳۵	۳۵	۳۵	۳۵
۱۹	۳۶	۳۶	۳۶	۳۶	۳۶	۳۶	۳۶	۳۶
۲۰	۳۷	۳۷	۳۷	۳۷	۳۷	۳۷	۳۷	۳۷
۲۱	۳۸	۳۸	۳۸	۳۸	۳۸	۳۸	۳۸	۳۸
۲۲	۳۹	۳۹	۳۹	۳۹	۳۹	۳۹	۳۹	۳۹
۲۳	۴۰	۴۰	۴۰	۴۰	۴۰	۴۰	۴۰	۴۰
۲۴	۴۱	۴۱	۴۱	۴۱	۴۱	۴۱	۴۱	۴۱
۲۵	۴۲	۴۲	۴۲	۴۲	۴۲	۴۲	۴۲	۴۲
۲۶	۴۳	۴۳	۴۳	۴۳	۴۳	۴۳	۴۳	۴۳
۲۷	۴۴	۴۴	۴۴	۴۴	۴۴	۴۴	۴۴	۴۴
۲۸	۴۵	۴۵	۴۵	۴۵	۴۵	۴۵	۴۵	۴۵
۲۹	۴۶	۴۶	۴۶	۴۶	۴۶	۴۶	۴۶	۴۶
۳۰	۴۷	۴۷	۴۷	۴۷	۴۷	۴۷	۴۷	۴۷

۳ قبل ہجری = ۲۰-۶۱۹ عیسوی

[illegible]

۱ قبل ہجری = ۶۲۱-۲۲ عیسوی

[illegible]

ابعد ہجرت = ۲۳-۲۲ عیسوی

ہجری	محرم	صفر	ربیع ۱	ربیع ۲	جمادی ۱	جمادی ۲	رجب	شعبان	رمضان	شوال	ذیقعدہ	ذی الحجہ
کی ترتیب	ذیقعدہ	۱ ذی الحجہ	۱ محرم	۲ شعبان	۱ صفر	۲ ربیع ۱	۱ جمادی ۱	۲ جمادی ۲	۱ رجب	۲ شعبان	۱ رمضان	۲ ذی الحجہ
۱	جمادی ۱	ہفتہ ۱۳ اگست	۱۳ اکتوبر	۱۳ اکتوبر	جمادی ۱	۱۰ اکتوبر	۱۰ اکتوبر	۱۰ اکتوبر	۱۰ اکتوبر	۱۰ اکتوبر	۱۰ اکتوبر	۱۰ اکتوبر
۲	ہفتہ ۱۴	اتوار ۱۵	منگل ۱۳	بدھ ۱۳	منگل ۱۳	بدھ ۱۳	منگل ۱۳	بدھ ۱۳	منگل ۱۳	بدھ ۱۳	منگل ۱۳	بدھ ۱۳
۳	اتوار ۱۸	۱۹	۱۵	جمرات ۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳
۴	۱۹	منگل ۱۴	جمرات ۱۶	جمرات ۱۶	۱۵	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳
۵	منگل ۲۰	بدھ ۱۸	جمرات ۱۷	جمرات ۱۷	۱۶	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳
۶	بدھ ۲۱	جمرات ۱۹	جمرات ۱۹	جمرات ۱۹	۱۶	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳
۷	جمرات ۲۲	جمرات ۲۰	اتوار ۱۹	اتوار ۱۹	۱۸	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳
۸	جمرات ۲۳	جمرات ۲۱	منگل ۱۹	منگل ۱۹	جمرات ۱۸	۱۴	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳
۹	ہفتہ ۲۴	اتوار ۲۲	منگل ۲۱	بدھ ۲۰	جمرات ۲۱	۱۴	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳
۱۰	اتوار ۲۵	۲۳	۲۳	جمرات ۲۱	جمرات ۲۱	۱۴	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳
۱۱	۲۶	منگل ۲۴	جمرات ۲۳	جمرات ۲۳	۲۱	۱۴	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳
۱۲	منگل ۲۷	بدھ ۲۵	جمرات ۲۳	جمرات ۲۳	منگل ۲۱	۱۴	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳
۱۳	بدھ ۲۸	جمرات ۲۶	جمرات ۲۵	جمرات ۲۵	منگل ۲۳	۱۴	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳
۱۴	جمرات ۲۹	جمرات ۲۷	اتوار ۲۶	اتوار ۲۶	جمرات ۲۳	۱۴	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳
۱۵	جمرات ۳۰	جمرات ۲۸	۲۷	منگل ۲۶	جمرات ۲۵	۱۴	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳
۱۶	ہفتہ ۳۱	اتوار ۲۹	منگل ۲۸	بدھ ۲۷	جمرات ۲۶	۱۴	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳
۱۷	اتوار ۱ اگست	۳۰	جمرات ۲۹	جمرات ۲۹	جمرات ۲۸	۱۴	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳
۱۸	۲	منگل ۳۱	جمرات ۳۰	جمرات ۳۰	جمرات ۲۹	۱۴	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳
۱۹	منگل ۳	بدھ ۱ ستمبر	جمرات ۳۰	جمرات ۳۰	منگل ۲۹	۱۴	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳
۲۰	بدھ ۴	جمرات ۲	جمرات ۳۱	جمرات ۳۱	منگل ۳۰	۱۴	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳
۲۱	جمرات ۵	جمرات ۳	اتوار ۳	اتوار ۳	جمرات ۳۰	۱۴	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳
۲۲	جمرات ۶	جمرات ۴	منگل ۳	منگل ۳	جمرات ۳۱	۱۴	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳
۲۳	جمرات ۷	اتوار ۵	منگل ۵	بدھ ۴	جمرات ۳	۱۴	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳
۲۴	اتوار ۸	۶	۶	جمرات ۶	جمرات ۳	۱۴	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳
۲۵	۹	منگل ۷	جمرات ۷	جمرات ۷	جمرات ۳	۱۴	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳
۲۶	منگل ۱۰	بدھ ۸	جمرات ۸	جمرات ۸	منگل ۴	۱۴	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳
۲۷	بدھ ۱۱	جمرات ۹	جمرات ۹	جمرات ۹	منگل ۵	۱۴	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳
۲۸	جمرات ۱۲	جمرات ۱۰	۱۰	۱۰	جمرات ۶	۱۴	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳
۲۹	جمرات ۱۳	جمرات ۱۱	منگل ۱۱	منگل ۱۱	جمرات ۷	۱۴	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳
۳۰		اتوار ۱۲	۱۲	۱۲	منگل ۸	۱۴	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳

حصہ دوم

تقویم بعد ہجرت

۳۳ هجری = ۱۳۵۳ - ۱۳۵۴ شمسی

هجری	محرم	مهر	ربیع ۱	ربیع ۲	جمادی ۱	جمادی ۲	رجب	شعبان	رمضان	شوال	ذیقعدہ	ذی الحجہ
کی خرابی	شوال	ذیقعدہ	جمادی ۱	جمادی ۲	شعبان	رمضان	رجب	شوال	رمضان	شعبان	ذیقعدہ	ذی الحجہ
کی رنجی	ربیع ۲	جمادی ۱	جمادی ۲	رجب	شعبان	رمضان	رجب	شوال	رمضان	شعبان	ذیقعدہ	ذی الحجہ
۱	بنت ۲۳ جون	۵ جمادی ۱	۲۳ جمادی ۱	جمرات ۲۰ آتبر	بنت ۲۰ آتبر	۱۸ اتوار	۱۸ اتوار	بنت ۱۹	۱۵ فروردی	بنت ۱۶ اردی	۱۵ اپریل	۱۳ ارگ
۲	۱۵ اتوار	۲۳ منگل	۲۳ جمرات ۲۳	جم ۲۱	۱۶ اتوار	۲۱	۱۹	جمرات ۱۷	بنت ۱۶	۱۷ اتوار	۱۷ منگل	۱۵
۳	۲۵	۲۵	جم ۲۳	بنت ۲۴	۲۴	۲۲	۲۰	جمرات ۲۰	جم ۱۸	۱۷ اتوار	۱۷	جمرات ۱۶
۴	۲۶ منگل	جمرات ۲۶	بنت ۲۵	۲۵ اتوار	۲۳ منگل	۲۳	۲۱	جم ۲۱	بنت ۱۹	۱۸ منگل	۱۸ جمرات ۱۸	جم ۱۷
۵	۲۷	جم ۲۷	۲۷ اتوار	۲۳	جمرات ۲۳	بنت ۲۲	۲۰	جمرات ۲۰	۱۹ منگل	۲۰	جم ۱۹	بنت ۱۸
۶	جمرات ۲۸	بنت ۲۸	۲۷	جمرات ۲۵	جم ۲۳	۲۳ اتوار	۲۱	جم ۲۱	جمرات ۲۰	۲۱ جمرات ۲۱	بنت ۲۰	۱۹ اتوار
۷	جم ۲۹	۲۹ اتوار	۲۸ منگل	جم ۲۶	۲۶	بنت ۲۴	۲۳	جمرات ۲۲	جم ۲۱	۲۲ اتوار	۲۱	جم ۲۰
۸	بنت ۳۰	۳۰	جمرات ۲۹	بنت ۲۷	۲۷ اتوار	۲۵ منگل	۲۵	جم ۲۳	جم ۲۲	۲۳ بنت ۲۳	۲۲	۲۱ منگل
۹	۱۵ اتوار	۱۵ اتوار	جمرات ۳۰	جم ۲۸	۲۸ اتوار	۲۶	۲۶	جمرات ۲۴	بنت ۲۳	۲۳ اتوار	۲۳ منگل	۲۳
۱۰	۲	جمرات ۲	جم ۳۱	بنت ۲۹	۲۹	۲۷ منگل	۲۷	جمرات ۲۵	جم ۲۵	۲۵ اتوار	۲۵	جمرات ۲۳
۱۱	۳ منگل	جمرات ۳	بنت ۱ آتبر	۳۰ منگل	۳۰	جمرات ۲۸	۲۸	جم ۲۶	بنت ۲۶	۲۷	جمرات ۲۵	جم ۲۳
۱۲	جم ۳	جم ۳	۳ اتوار	۳۱	جمرات ۲۹	بنت ۲۹	۲۸	جمرات ۲۷	جم ۲۷	۲۸	جم ۲۶	بنت ۲۵
۱۳	جمرات ۵	بنت ۴	۴	جمرات ۳۱	جم ۳۰	۳۰ اتوار	۲۸	جمرات ۲۸	جم ۲۸	۲۸	جمرات ۲۶	۲۶ اتوار
۱۴	جم ۶	۶ اتوار	۵ منگل	جم ۳	۳	بنت ۲	۲	جمرات ۲۹	جمرات ۲۸	۲۸	جمرات ۲۶	جم ۲۵
۱۵	بنت ۷	۷	جمرات ۴	بنت ۳	۳ اتوار	۲	۲	جمرات ۳۰	جمرات ۲۹	۲۹	جمرات ۲۷	جمرات ۲۵
۱۶	۸ اتوار	۷ منگل	جمرات ۵	جم ۴	۴ اتوار	۳	۳	جمرات ۳۱	بنت ۲	۲	۳	جمرات ۲۸
۱۷	جم ۹	۹	جمرات ۶	بنت ۴	۴	جمرات ۳	۳	جمرات ۳۱	جمرات ۳۰	۳۰	جمرات ۲۸	جمرات ۲۸
۱۸	۱۰ منگل	جمرات ۹	بنت ۸	۶ اتوار	۶	۵	۵	جمرات ۳۱	جمرات ۳۰	۳۰	جمرات ۲۸	جمرات ۲۸
۱۹	جم ۱۱	جم ۱۰	۹ اتوار	۸	۸	۷	۷	جمرات ۳۱	جمرات ۳۰	۳۰	جمرات ۲۸	جمرات ۲۸
۲۰	جمرات ۱۲	بنت ۱۱	۱۰	جمرات ۸	جم ۷	۷ اتوار	۷	جمرات ۳۱	جمرات ۳۰	۳۰	جمرات ۲۸	جمرات ۲۸
۲۱	جم ۱۳	۱۳ اتوار	۱۲ منگل	جمرات ۱۰	جم ۹	۸	۸	جمرات ۳۱	جمرات ۳۰	۳۰	جمرات ۲۸	جمرات ۲۸
۲۲	بنت ۱۳	۱۳	جمرات ۱۱	بنت ۱۰	۱۰ اتوار	۹	۹	جمرات ۳۱	جمرات ۳۰	۳۰	جمرات ۲۸	جمرات ۲۸
۲۳	۱۵ اتوار	۱۴ منگل	جمرات ۱۳	جم ۱۲	۱۲ اتوار	۱۱	۱۱	جمرات ۳۱	جمرات ۳۰	۳۰	جمرات ۲۸	جمرات ۲۸
۲۴	جم ۱۶	جم ۱۵	جمرات ۱۴	بنت ۱۳	۱۳	۱۲	۱۲	جمرات ۳۱	جمرات ۳۰	۳۰	جمرات ۲۸	جمرات ۲۸
۲۵	۱۷ منگل	جمرات ۱۶	بنت ۱۵	۱۴ اتوار	۱۴	۱۳	۱۳	جمرات ۳۱	جمرات ۳۰	۳۰	جمرات ۲۸	جمرات ۲۸
۲۶	جم ۱۸	جم ۱۷	۱۶ اتوار	۱۵	۱۵	۱۴	۱۴	جمرات ۳۱	جمرات ۳۰	۳۰	جمرات ۲۸	جمرات ۲۸
۲۷	جمرات ۱۹	بنت ۱۸	۱۷	جمرات ۱۶	جم ۱۵	۱۴	۱۴	جمرات ۳۱	جمرات ۳۰	۳۰	جمرات ۲۸	جمرات ۲۸
۲۸	جم ۲۰	۲۰ اتوار	۱۸ منگل	جمرات ۱۷	جم ۱۶	۱۵	۱۵	جمرات ۳۱	جمرات ۳۰	۳۰	جمرات ۲۸	جمرات ۲۸
۲۹	بنت ۲۱	جم ۲۰	۱۹	جمرات ۱۸	بنت ۱۷	۱۶	۱۶	جمرات ۳۱	جمرات ۳۰	۳۰	جمرات ۲۸	جمرات ۲۸
۳۰	۲۲ اتوار	۲۲ منگل	جمرات ۱۹	جم ۱۹	۱۸	۱۷	۱۷	جمرات ۳۱	جمرات ۳۰	۳۰	جمرات ۲۸	جمرات ۲۸

۴ ہجری = ۲۶ - ۶۲۵ عیسوی

هجری	محرّم	مفر	ربیع ۱	ربیع ۲	جمادی ۱	جمادی ۲	رجب	شعبان	ذیقعدہ	ذی الحجہ
۱	جمرات ۱۳	جمہ ۱۲	اتوار ۱۱ اگست	پیر ۹	بدھ ۸	جمہ ۱۸	پیر ۱۷	منگل ۱۶	منگل ۱۵	منگل ۱۴
۲	جمہ ۱۳	پیر ۱۳	پیر ۱۲	منگل ۱۰	جمرات ۱۰	پیر ۹	اتوار ۸	منگل ۷	بدھ ۵	اتوار ۴
۳	پیر ۱۵	اتوار ۱۳	منگل ۱۳	بدھ ۱۱	جمہ ۱۱	اتوار ۱۰	پیر ۹	بدھ ۸	جمرات ۶	پیر ۵
۴	اتوار ۱۶	پیر ۱۵	بدھ ۱۴	جمرات ۱۲	پیر ۱۲	منگل ۱۱	جمرات ۱۰	جمہ ۷	اتوار ۹	منگل ۶
۵	پیر ۱۷	منگل ۱۶	جمرات ۱۵	جمہ ۱۳	اتوار ۱۳	منگل ۱۲	بدھ ۱۱	جمہ ۱۰	پیر ۸	بدھ ۷
۶	منگل ۱۸	بدھ ۱۷	جمہ ۱۶	پیر ۱۴	پیر ۱۴	بدھ ۱۳	جمرات ۱۲	پیر ۱۱	اتوار ۹	منگل ۸
۷	بدھ ۱۹	جمرات ۱۸	پیر ۱۷	اتوار ۱۵	منگل ۱۵	جمرات ۱۳	جمہ ۱۲	اتوار ۱۲	پیر ۱۰	بدھ ۹
۸	جمرات ۲۰	جمہ ۱۹	اتوار ۱۸	پیر ۱۶	بدھ ۱۶	جمہ ۱۵	پیر ۱۴	منگل ۱۳	جمرات ۱۳	جمہ ۱۱
۹	جمہ ۲۱	پیر ۲۰	پیر ۱۹	منگل ۱۷	جمرات ۱۷	پیر ۱۶	اتوار ۱۵	منگل ۱۴	جمہ ۱۲	اتوار ۱۱
۱۰	پیر ۲۲	اتوار ۲۱	منگل ۲۰	بدھ ۱۸	جمہ ۱۸	اتوار ۱۷	پیر ۱۶	بدھ ۱۵	اتوار ۱۳	پیر ۱۲
۱۱	اتوار ۲۳	پیر ۲۲	بدھ ۲۱	جمرات ۱۹	پیر ۱۹	پیر ۱۸	منگل ۱۷	جمہ ۱۶	اتوار ۱۴	منگل ۱۳
۱۲	پیر ۲۴	منگل ۲۳	جمرات ۲۲	جمہ ۲۰	منگل ۱۹	بدھ ۱۸	جمہ ۱۷	پیر ۱۵	منگل ۱۵	بدھ ۱۴
۱۳	منگل ۲۵	بدھ ۲۴	جمہ ۲۳	پیر ۲۱	جمہ ۲۰	جمرات ۱۹	پیر ۱۸	اتوار ۱۶	منگل ۱۸	جمرات ۱۵
۱۴	بدھ ۲۶	جمرات ۲۵	پیر ۲۴	اتوار ۲۲	منگل ۲۱	جمہ ۲۰	اتوار ۱۹	پیر ۱۷	جمرات ۱۷	جمہ ۱۶
۱۵	جمرات ۲۷	جمہ ۲۶	اتوار ۲۵	پیر ۲۳	بدھ ۲۳	جمہ ۲۲	منگل ۲۱	جمہ ۲۰	جمہ ۱۸	پیر ۱۷
۱۶	جمہ ۲۸	پیر ۲۷	پیر ۲۶	منگل ۲۴	جمرات ۲۳	پیر ۲۳	اتوار ۲۲	بدھ ۲۱	پیر ۱۹	اتوار ۱۸
۱۷	پیر ۲۹	اتوار ۲۸	منگل ۲۷	بدھ ۲۵	جمہ ۲۵	اتوار ۲۴	پیر ۲۳	جمہ ۲۲	جمرات ۲۰	پیر ۱۹
۱۸	اتوار ۳۰	پیر ۲۹	بدھ ۲۸	جمرات ۲۶	پیر ۲۶	منگل ۲۵	جمہ ۲۴	جمہ ۲۳	منگل ۲۱	منگل ۲۰
۱۹	پیر ۱ جولائی	منگل ۳۰	جمرات ۲۹	جمہ ۲۷	اتوار ۲۷	منگل ۲۶	بدھ ۲۵	جمہ ۲۴	پیر ۲۲	منگل ۲۱
۲۰	منگل ۱	بدھ ۳۱	جمہ ۳۰	پیر ۲۸	پیر ۲۸	بدھ ۲۷	جمرات ۲۸	جمہ ۲۶	منگل ۲۳	جمرات ۲۲
۲۱	بدھ ۳	جمرات ۳۱	پیر ۳۱	اتوار ۲۹	منگل ۲۹	جمہ ۲۸	اتوار ۲۷	پیر ۲۶	جمہ ۲۴	جمہ ۲۳
۲۲	جمرات ۴	جمہ ۲	اتوار ۱ ستمبر	پیر ۳۰	بدھ ۳۰	جمہ ۲۹	پیر ۲۸	منگل ۲۷	جمہ ۲۵	پیر ۲۴
۲۳	جمہ ۵	پیر ۳	پیر ۲	منگل ۳۱	جمرات ۳۱	پیر ۳۰	اتوار ۲۹	منگل ۲۸	جمہ ۲۶	اتوار ۲۵
۲۴	پیر ۶	اتوار ۴	منگل ۳	بدھ ۳۱	جمہ ۳۰	پیر ۳۰	اتوار ۲۹	جمہ ۲۸	جمہ ۲۶	پیر ۲۵
۲۵	اتوار ۷	پیر ۵	بدھ ۴	جمرات ۳	پیر ۳	منگل ۳	جمہ ۳	بدھ ۳۱	منگل ۲۸	منگل ۲۷
۲۶	پیر ۸	منگل ۶	جمہ ۵	جمہ ۳	اتوار ۳	منگل ۳	بدھ ۳۱	پیر ۳۱	جمہ ۲۹	بدھ ۲۸
۲۷	منگل ۹	بدھ ۷	جمہ ۶	پیر ۵	پیر ۴	جمہ ۴	پیر ۳	جمہ ۳	منگل ۲۹	جمہ ۲۸
۲۸	بدھ ۱۰	جمہ ۸	پیر ۷	اتوار ۶	منگل ۵	جمہ ۵	جمہ ۴	پیر ۳	جمہ ۳	جمہ ۳۰
۲۹	جمہ ۱۱	جمہ ۹	اتوار ۸	پیر ۷	منگل ۶	جمہ ۶	پیر ۴	منگل ۳	جمہ ۳	پیر ۳۱
۳۰		پیر ۱۰		منگل ۸	جمہ ۷		جمہ ۷			اتوار ۱ جولائی

۵ هجری = ۲۷-۲۶ عیسوی

هجری	عمر	سفر	رجب ۱	رجب ۲	جمادی ۱	جمادی ۲	رجب	شعبان	رمضان	شوال	ذیقعد	ذی الحجه
کد	شوال	رجب ۱	ذیقعد	رجب ۲	شعبان	جمادی ۱	جمادی ۲	رجب ۱	رمضان	شوال	ذیقعد	شعبان
کد	رجب ۱	رجب ۲	جمادی ۱	جمادی ۲	رجب	شعبان	رمضان	شوال	ذیقعد	شعبان	رمضان	شوال
۱	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱
۲	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰	۴۱
۳	۴۰	۴۱	۴۲	۴۳	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸	۴۹	۵۰	۵۱
۴	۵۰	۵۱	۵۲	۵۳	۵۴	۵۵	۵۶	۵۷	۵۸	۵۹	۶۰	۶۱
۵	۶۰	۶۱	۶۲	۶۳	۶۴	۶۵	۶۶	۶۷	۶۸	۶۹	۷۰	۷۱
۶	۷۰	۷۱	۷۲	۷۳	۷۴	۷۵	۷۶	۷۷	۷۸	۷۹	۸۰	۸۱
۷	۸۰	۸۱	۸۲	۸۳	۸۴	۸۵	۸۶	۸۷	۸۸	۸۹	۹۰	۹۱
۸	۹۰	۹۱	۹۲	۹۳	۹۴	۹۵	۹۶	۹۷	۹۸	۹۹	۱۰۰	۱۰۱
۹	۱۰۰	۱۰۱	۱۰۲	۱۰۳	۱۰۴	۱۰۵	۱۰۶	۱۰۷	۱۰۸	۱۰۹	۱۱۰	۱۱۱
۱۰	۱۱۰	۱۱۱	۱۱۲	۱۱۳	۱۱۴	۱۱۵	۱۱۶	۱۱۷	۱۱۸	۱۱۹	۱۲۰	۱۲۱
۱۱	۱۲۰	۱۲۱	۱۲۲	۱۲۳	۱۲۴	۱۲۵	۱۲۶	۱۲۷	۱۲۸	۱۲۹	۱۳۰	۱۳۱
۱۲	۱۳۰	۱۳۱	۱۳۲	۱۳۳	۱۳۴	۱۳۵	۱۳۶	۱۳۷	۱۳۸	۱۳۹	۱۴۰	۱۴۱
۱۳	۱۴۰	۱۴۱	۱۴۲	۱۴۳	۱۴۴	۱۴۵	۱۴۶	۱۴۷	۱۴۸	۱۴۹	۱۵۰	۱۵۱
۱۴	۱۵۰	۱۵۱	۱۵۲	۱۵۳	۱۵۴	۱۵۵	۱۵۶	۱۵۷	۱۵۸	۱۵۹	۱۶۰	۱۶۱
۱۵	۱۶۰	۱۶۱	۱۶۲	۱۶۳	۱۶۴	۱۶۵	۱۶۶	۱۶۷	۱۶۸	۱۶۹	۱۷۰	۱۷۱
۱۶	۱۷۰	۱۷۱	۱۷۲	۱۷۳	۱۷۴	۱۷۵	۱۷۶	۱۷۷	۱۷۸	۱۷۹	۱۸۰	۱۸۱
۱۷	۱۸۰	۱۸۱	۱۸۲	۱۸۳	۱۸۴	۱۸۵	۱۸۶	۱۸۷	۱۸۸	۱۸۹	۱۹۰	۱۹۱
۱۸	۱۹۰	۱۹۱	۱۹۲	۱۹۳	۱۹۴	۱۹۵	۱۹۶	۱۹۷	۱۹۸	۱۹۹	۲۰۰	۲۰۱
۱۹	۲۰۰	۲۰۱	۲۰۲	۲۰۳	۲۰۴	۲۰۵	۲۰۶	۲۰۷	۲۰۸	۲۰۹	۲۱۰	۲۱۱
۲۰	۲۱۰	۲۱۱	۲۱۲	۲۱۳	۲۱۴	۲۱۵	۲۱۶	۲۱۷	۲۱۸	۲۱۹	۲۲۰	۲۲۱
۲۱	۲۲۰	۲۲۱	۲۲۲	۲۲۳	۲۲۴	۲۲۵	۲۲۶	۲۲۷	۲۲۸	۲۲۹	۲۳۰	۲۳۱
۲۲	۲۳۰	۲۳۱	۲۳۲	۲۳۳	۲۳۴	۲۳۵	۲۳۶	۲۳۷	۲۳۸	۲۳۹	۲۴۰	۲۴۱
۲۳	۲۴۰	۲۴۱	۲۴۲	۲۴۳	۲۴۴	۲۴۵	۲۴۶	۲۴۷	۲۴۸	۲۴۹	۲۵۰	۲۵۱
۲۴	۲۵۰	۲۵۱	۲۵۲	۲۵۳	۲۵۴	۲۵۵	۲۵۶	۲۵۷	۲۵۸	۲۵۹	۲۶۰	۲۶۱
۲۵	۲۶۰	۲۶۱	۲۶۲	۲۶۳	۲۶۴	۲۶۵	۲۶۶	۲۶۷	۲۶۸	۲۶۹	۲۷۰	۲۷۱
۲۶	۲۷۰	۲۷۱	۲۷۲	۲۷۳	۲۷۴	۲۷۵	۲۷۶	۲۷۷	۲۷۸	۲۷۹	۲۸۰	۲۸۱
۲۷	۲۸۰	۲۸۱	۲۸۲	۲۸۳	۲۸۴	۲۸۵	۲۸۶	۲۸۷	۲۸۸	۲۸۹	۲۹۰	۲۹۱
۲۸	۲۹۰	۲۹۱	۲۹۲	۲۹۳	۲۹۴	۲۹۵	۲۹۶	۲۹۷	۲۹۸	۲۹۹	۳۰۰	۳۰۱
۲۹	۳۰۰	۳۰۱	۳۰۲	۳۰۳	۳۰۴	۳۰۵	۳۰۶	۳۰۷	۳۰۸	۳۰۹	۳۱۰	۳۱۱
۳۰	۳۱۰	۳۱۱	۳۱۲	۳۱۳	۳۱۴	۳۱۵	۳۱۶	۳۱۷	۳۱۸	۳۱۹	۳۲۰	۳۲۱

۶ ہجری = ۲۸ - ۲۷ عیسوی

ہجری	محرم	صفر	ربیع ۱	ربیع ۲	جمادی ۱	جمادی ۲	رجب	شعبان	رمضان	شوال	ذیقعدہ	ذی الحجہ
کی ترتیب	ربیع ۱	ربیع ۲	شوال	ذیقعدہ	جمادی ۱	جمادی ۲	رجب	شعبان	رمضان	شوال	ذیقعدہ	ذی الحجہ
۱	جم ۲۲	اتوار ۲۱	اتوار ۲۰	جم ۱۹	جمرات ۱۸	جمرات ۱۷	جمرات ۱۶	جمرات ۱۵	جمرات ۱۴	جمرات ۱۳	جمرات ۱۲	جمرات ۱۱
۲	بنہ ۲۳	بنہ ۲۲	بنہ ۲۱	بنہ ۲۰	بنہ ۱۹	بنہ ۱۸	بنہ ۱۷	بنہ ۱۶	بنہ ۱۵	بنہ ۱۴	بنہ ۱۳	بنہ ۱۲
۳	اتوار ۲۳	بنہ ۲۳	بنہ ۲۲	بنہ ۲۱	بنہ ۲۰	بنہ ۱۹	بنہ ۱۸	بنہ ۱۷	بنہ ۱۶	بنہ ۱۵	بنہ ۱۴	بنہ ۱۳
۴	بنہ ۲۵	بنہ ۲۴	بنہ ۲۳	بنہ ۲۲	بنہ ۲۱	بنہ ۲۰	بنہ ۱۹	بنہ ۱۸	بنہ ۱۷	بنہ ۱۶	بنہ ۱۵	بنہ ۱۴
۵	بنہ ۲۶	بنہ ۲۵	بنہ ۲۴	بنہ ۲۳	بنہ ۲۲	بنہ ۲۱	بنہ ۲۰	بنہ ۱۹	بنہ ۱۸	بنہ ۱۷	بنہ ۱۶	بنہ ۱۵
۶	بنہ ۲۷	بنہ ۲۶	بنہ ۲۵	بنہ ۲۴	بنہ ۲۳	بنہ ۲۲	بنہ ۲۱	بنہ ۲۰	بنہ ۱۹	بنہ ۱۸	بنہ ۱۷	بنہ ۱۶
۷	بنہ ۲۸	بنہ ۲۷	بنہ ۲۶	بنہ ۲۵	بنہ ۲۴	بنہ ۲۳	بنہ ۲۲	بنہ ۲۱	بنہ ۲۰	بنہ ۱۹	بنہ ۱۸	بنہ ۱۷
۸	بنہ ۲۹	بنہ ۲۸	بنہ ۲۷	بنہ ۲۶	بنہ ۲۵	بنہ ۲۴	بنہ ۲۳	بنہ ۲۲	بنہ ۲۱	بنہ ۲۰	بنہ ۱۹	بنہ ۱۸
۹	بنہ ۳۰	بنہ ۲۹	بنہ ۲۸	بنہ ۲۷	بنہ ۲۶	بنہ ۲۵	بنہ ۲۴	بنہ ۲۳	بنہ ۲۲	بنہ ۲۱	بنہ ۲۰	بنہ ۱۹
۱۰	بنہ ۳۱	بنہ ۳۰	بنہ ۲۹	بنہ ۲۸	بنہ ۲۷	بنہ ۲۶	بنہ ۲۵	بنہ ۲۴	بنہ ۲۳	بنہ ۲۲	بنہ ۲۱	بنہ ۲۰
۱۱	بنہ ۱	بنہ ۳۱	بنہ ۳۰	بنہ ۲۹	بنہ ۲۸	بنہ ۲۷	بنہ ۲۶	بنہ ۲۵	بنہ ۲۴	بنہ ۲۳	بنہ ۲۲	بنہ ۲۱
۱۲	بنہ ۲	بنہ ۱	بنہ ۳۰	بنہ ۲۹	بنہ ۲۸	بنہ ۲۷	بنہ ۲۶	بنہ ۲۵	بنہ ۲۴	بنہ ۲۳	بنہ ۲۲	بنہ ۲۱
۱۳	بنہ ۳	بنہ ۲	بنہ ۳۱	بنہ ۳۰	بنہ ۲۹	بنہ ۲۸	بنہ ۲۷	بنہ ۲۶	بنہ ۲۵	بنہ ۲۴	بنہ ۲۳	بنہ ۲۲
۱۴	بنہ ۴	بنہ ۳	بنہ ۳۲	بنہ ۳۱	بنہ ۳۰	بنہ ۲۹	بنہ ۲۸	بنہ ۲۷	بنہ ۲۶	بنہ ۲۵	بنہ ۲۴	بنہ ۲۳
۱۵	بنہ ۵	بنہ ۴	بنہ ۳۳	بنہ ۳۲	بنہ ۳۱	بنہ ۳۰	بنہ ۲۹	بنہ ۲۸	بنہ ۲۷	بنہ ۲۶	بنہ ۲۵	بنہ ۲۴
۱۶	بنہ ۶	بنہ ۵	بنہ ۳۴	بنہ ۳۳	بنہ ۳۲	بنہ ۳۱	بنہ ۳۰	بنہ ۲۹	بنہ ۲۸	بنہ ۲۷	بنہ ۲۶	بنہ ۲۵
۱۷	بنہ ۷	بنہ ۶	بنہ ۳۵	بنہ ۳۴	بنہ ۳۳	بنہ ۳۲	بنہ ۳۱	بنہ ۳۰	بنہ ۲۹	بنہ ۲۸	بنہ ۲۷	بنہ ۲۶
۱۸	بنہ ۸	بنہ ۷	بنہ ۳۶	بنہ ۳۵	بنہ ۳۴	بنہ ۳۳	بنہ ۳۲	بنہ ۳۱	بنہ ۳۰	بنہ ۲۹	بنہ ۲۸	بنہ ۲۷
۱۹	بنہ ۹	بنہ ۸	بنہ ۳۷	بنہ ۳۶	بنہ ۳۵	بنہ ۳۴	بنہ ۳۳	بنہ ۳۲	بنہ ۳۱	بنہ ۳۰	بنہ ۲۹	بنہ ۲۸
۲۰	بنہ ۱۰	بنہ ۹	بنہ ۳۸	بنہ ۳۷	بنہ ۳۶	بنہ ۳۵	بنہ ۳۴	بنہ ۳۳	بنہ ۳۲	بنہ ۳۱	بنہ ۳۰	بنہ ۲۹
۲۱	بنہ ۱۱	بنہ ۱۰	بنہ ۳۹	بنہ ۳۸	بنہ ۳۷	بنہ ۳۶	بنہ ۳۵	بنہ ۳۴	بنہ ۳۳	بنہ ۳۲	بنہ ۳۱	بنہ ۳۰
۲۲	بنہ ۱۲	بنہ ۱۱	بنہ ۴۰	بنہ ۳۹	بنہ ۳۸	بنہ ۳۷	بنہ ۳۶	بنہ ۳۵	بنہ ۳۴	بنہ ۳۳	بنہ ۳۲	بنہ ۳۱
۲۳	بنہ ۱۳	بنہ ۱۲	بنہ ۴۱	بنہ ۴۰	بنہ ۳۹	بنہ ۳۸	بنہ ۳۷	بنہ ۳۶	بنہ ۳۵	بنہ ۳۴	بنہ ۳۳	بنہ ۳۲
۲۴	بنہ ۱۴	بنہ ۱۳	بنہ ۴۲	بنہ ۴۱	بنہ ۴۰	بنہ ۳۹	بنہ ۳۸	بنہ ۳۷	بنہ ۳۶	بنہ ۳۵	بنہ ۳۴	بنہ ۳۳
۲۵	بنہ ۱۵	بنہ ۱۴	بنہ ۴۳	بنہ ۴۲	بنہ ۴۱	بنہ ۴۰	بنہ ۳۹	بنہ ۳۸	بنہ ۳۷	بنہ ۳۶	بنہ ۳۵	بنہ ۳۴
۲۶	بنہ ۱۶	بنہ ۱۵	بنہ ۴۴	بنہ ۴۳	بنہ ۴۲	بنہ ۴۱	بنہ ۴۰	بنہ ۳۹	بنہ ۳۸	بنہ ۳۷	بنہ ۳۶	بنہ ۳۵
۲۷	بنہ ۱۷	بنہ ۱۶	بنہ ۴۵	بنہ ۴۴	بنہ ۴۳	بنہ ۴۲	بنہ ۴۱	بنہ ۴۰	بنہ ۳۹	بنہ ۳۸	بنہ ۳۷	بنہ ۳۶
۲۸	بنہ ۱۸	بنہ ۱۷	بنہ ۴۶	بنہ ۴۵	بنہ ۴۴	بنہ ۴۳	بنہ ۴۲	بنہ ۴۱	بنہ ۴۰	بنہ ۳۹	بنہ ۳۸	بنہ ۳۷
۲۹	بنہ ۱۹	بنہ ۱۸	بنہ ۴۷	بنہ ۴۶	بنہ ۴۵	بنہ ۴۴	بنہ ۴۳	بنہ ۴۲	بنہ ۴۱	بنہ ۴۰	بنہ ۳۹	بنہ ۳۸
۳۰	بنہ ۲۰	بنہ ۱۹	بنہ ۴۸	بنہ ۴۷	بنہ ۴۶	بنہ ۴۵	بنہ ۴۴	بنہ ۴۳	بنہ ۴۲	بنہ ۴۱	بنہ ۴۰	بنہ ۳۹

۷ ہجری = ۲۹-۶۲۸ عیسوی

جبری	محرک	مفر	ربیع ۱	ربیع ۲	جواد ۱	جواد ۲	رجب	شعبان	رمضان	شوال	ذیقعدہ	ذی الحجہ
کی فرشتی	شعبان	رمضان	شوال	ذیقعدہ	جواد ۱	جواد ۲	رجب	شعبان	رمضان	شوال	ذیقعدہ	ذی الحجہ
کی دینی	ربیع ۱	ربیع ۲	جواد ۱	جواد ۲	رجب	شعبان	رمضان	شوال	ذیقعدہ	ذی الحجہ	شعبان	رمضان
۱	جہد ۱۱	جہد ۱۰	ہفتہ ۱ جولائی	اتوار ۱ اگست	منگل ۱۶ رجب	بدھ ۱۵ اکتوبر	جہد ۱۰ رجب	اتوار ۲۴ رجب	بدھ ۲۳ رجب	منگل ۲۲ رجب	بدھ ۲۱ رجب	اتوار ۲۰ رجب
۲	جہد ۱۲	جہد ۱۱	اتوار ۱۰	منگل ۸	جہد ۷	جہد ۶	جہد ۵	منگل ۵	جہد ۴	منگل ۳	جہد ۲	اتوار ۱
۳	جہد ۱۳	اتوار ۱۲	منگل ۱۱	منگل ۹	جہد ۸	جہد ۷	جہد ۶	منگل ۶	جہد ۵	جہد ۴	جہد ۳	جہد ۲
۴	جہد ۱۴	منگل ۱۳	منگل ۱۲	جہد ۱۰	جہد ۹	جہد ۸	جہد ۷	جہد ۶	جہد ۵	جہد ۴	جہد ۳	جہد ۲
۵	اتوار ۱۵	منگل ۱۴	بدھ ۱۳	جہد ۱۱	جہد ۱۰	اتوار ۹	منگل ۸	جہد ۷	جہد ۶	جہد ۵	جہد ۴	جہد ۳
۶	جہد ۱۶	جہد ۱۵	جہد ۱۴	جہد ۱۲	اتوار ۱۱	جہد ۱۰	جہد ۹	جہد ۸	جہد ۷	جہد ۶	جہد ۵	جہد ۴
۷	منگل ۱۷	جہد ۱۶	جہد ۱۵	جہد ۱۳	جہد ۱۲	منگل ۱۱	جہد ۱۰	جہد ۹	جہد ۸	جہد ۷	جہد ۶	جہد ۵
۸	جہد ۱۸	جہد ۱۷	جہد ۱۶	اتوار ۱۴	منگل ۱۳	جہد ۱۲	جہد ۱۱	جہد ۱۰	جہد ۹	جہد ۸	جہد ۷	جہد ۶
۹	جہد ۱۹	جہد ۱۸	اتوار ۱۷	جہد ۱۵	جہد ۱۴	جہد ۱۳	جہد ۱۲	جہد ۱۱	جہد ۱۰	جہد ۹	جہد ۸	جہد ۷
۱۰	جہد ۲۰	جہد ۱۹	جہد ۱۸	منگل ۱۶	جہد ۱۵	جہد ۱۴	جہد ۱۳	جہد ۱۲	جہد ۱۱	جہد ۱۰	جہد ۹	جہد ۸
۱۱	جہد ۲۱	جہد ۲۰	منگل ۱۹	جہد ۱۷	جہد ۱۶	جہد ۱۵	جہد ۱۴	جہد ۱۳	جہد ۱۲	جہد ۱۱	جہد ۱۰	جہد ۹
۱۲	اتوار ۲۲	منگل ۲۱	بدھ ۲۰	جہد ۱۸	جہد ۱۷	جہد ۱۶	جہد ۱۵	جہد ۱۴	جہد ۱۳	جہد ۱۲	جہد ۱۱	جہد ۱۰
۱۳	جہد ۲۳	جہد ۲۲	جہد ۲۱	جہد ۱۹	جہد ۱۸	جہد ۱۷	جہد ۱۶	جہد ۱۵	جہد ۱۴	جہد ۱۳	جہد ۱۲	جہد ۱۱
۱۴	منگل ۲۴	جہد ۲۳	جہد ۲۲	جہد ۲۰	جہد ۱۹	جہد ۱۸	جہد ۱۷	جہد ۱۶	جہد ۱۵	جہد ۱۴	جہد ۱۳	جہد ۱۲
۱۵	جہد ۲۵	جہد ۲۴	جہد ۲۳	جہد ۲۱	جہد ۲۰	جہد ۱۹	جہد ۱۸	جہد ۱۷	جہد ۱۶	جہد ۱۵	جہد ۱۴	جہد ۱۳
۱۶	جہد ۲۶	جہد ۲۵	اتوار ۲۴	جہد ۲۲	جہد ۲۱	جہد ۲۰	جہد ۱۹	جہد ۱۸	جہد ۱۷	جہد ۱۶	جہد ۱۵	جہد ۱۴
۱۷	جہد ۲۷	جہد ۲۶	جہد ۲۵	منگل ۲۴	جہد ۲۳	جہد ۲۲	جہد ۲۱	جہد ۲۰	جہد ۱۹	جہد ۱۸	جہد ۱۷	جہد ۱۶
۱۸	جہد ۲۸	جہد ۲۷	منگل ۲۶	جہد ۲۴	جہد ۲۳	جہد ۲۲	جہد ۲۱	جہد ۲۰	جہد ۱۹	جہد ۱۸	جہد ۱۷	جہد ۱۶
۱۹	اتوار ۲۹	منگل ۲۸	بدھ ۲۷	جہد ۲۵	جہد ۲۴	جہد ۲۳	جہد ۲۲	جہد ۲۱	جہد ۲۰	جہد ۱۹	جہد ۱۸	جہد ۱۷
۲۰	جہد ۳۰	جہد ۲۹	جہد ۲۸	جہد ۲۶	جہد ۲۵	جہد ۲۴	جہد ۲۳	جہد ۲۲	جہد ۲۱	جہد ۲۰	جہد ۱۹	جہد ۱۸
۲۱	منگل ۳۱	جہد ۳۰	جہد ۲۹	جہد ۲۷	جہد ۲۶	جہد ۲۵	جہد ۲۴	جہد ۲۳	جہد ۲۲	جہد ۲۱	جہد ۲۰	جہد ۱۹
۲۲	جہد ۱	جہد ۰	جہد ۲۹	جہد ۲۷	جہد ۲۶	جہد ۲۵	جہد ۲۴	جہد ۲۳	جہد ۲۲	جہد ۲۱	جہد ۲۰	جہد ۱۹
۲۳	جہد ۲	جہد ۱	جہد ۳۰	جہد ۲۸	جہد ۲۷	جہد ۲۶	جہد ۲۵	جہد ۲۴	جہد ۲۳	جہد ۲۲	جہد ۲۱	جہد ۲۰
۲۴	جہد ۳	جہد ۲	جہد ۳۱	جہد ۲۹	جہد ۲۸	جہد ۲۷	جہد ۲۶	جہد ۲۵	جہد ۲۴	جہد ۲۳	جہد ۲۲	جہد ۲۱
۲۵	جہد ۴	جہد ۳	جہد ۳۲	جہد ۳۰	جہد ۲۹	جہد ۲۸	جہد ۲۷	جہد ۲۶	جہد ۲۵	جہد ۲۴	جہد ۲۳	جہد ۲۲
۲۶	اتوار ۵	منگل ۴	جہد ۳۳	جہد ۳۱	جہد ۳۰	جہد ۲۹	جہد ۲۸	جہد ۲۷	جہد ۲۶	جہد ۲۵	جہد ۲۴	جہد ۲۳
۲۷	جہد ۶	جہد ۵	جہد ۳۴	جہد ۳۲	جہد ۳۱	جہد ۳۰	جہد ۲۹	جہد ۲۸	جہد ۲۷	جہد ۲۶	جہد ۲۵	جہد ۲۴
۲۸	منگل ۷	جہد ۶	جہد ۳۵	جہد ۳۳	جہد ۳۲	جہد ۳۱	جہد ۳۰	جہد ۲۹	جہد ۲۸	جہد ۲۷	جہد ۲۶	جہد ۲۵
۲۹	جہد ۸	جہد ۷	جہد ۳۶	جہد ۳۴	جہد ۳۳	جہد ۳۲	جہد ۳۱	جہد ۳۰	جہد ۲۹	جہد ۲۸	جہد ۲۷	جہد ۲۶
۳۰	جہد ۹	جہد ۸	جہد ۳۷	جہد ۳۵	جہد ۳۴	جہد ۳۳	جہد ۳۲	جہد ۳۱	جہد ۳۰	جہد ۲۹	جہد ۲۸	جہد ۲۷

۸ ہجری = ۳۰-۲۹ عیسوی

کی ریزی	محرم	مصر	رجب ۱	رجب ۲	شوال ۱	شوال ۲	ذیقعدہ	ذی الحجہ
شعبان	رجب ۱	رجب ۲	شوال ۱	شوال ۲	ذیقعدہ	ذی الحجہ	رجب	شعبان
۱	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰
۲	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱
۳	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۴	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳
۵	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴
۶	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵
۷	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶
۸	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷
۹	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸
۱۰	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹
۱۱	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰
۱۲	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱
۱۳	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲
۱۴	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳
۱۵	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴
۱۶	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵
۱۷	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶
۱۸	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷
۱۹	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸
۲۰	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹
۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰

۹: ہجری = ۳۱ - ۶۳۰ عیسوی

[illegible]

۱۰ ہجری = ۳۲ - ۳۱ عیسوی

کی ربتی	محرم	مهر	ربیع ۱	ربیع ۲	بنیادی ۱	بنیادی ۲	رجب	شعبان	رمضان	شوال	ذی الحجہ	ذی الحجہ
۱۰	محرم	مهر	ربیع ۱	ربیع ۲	بنیادی ۱	بنیادی ۲	رجب	شعبان	رمضان	شوال	ذی الحجہ	ذی الحجہ
۱	مکمل ۱۹ پرل	جمرات ۹ دہری	ہفتہ ۸ جون	اتوار ۷ جون	یکشنبہ ۵ جون	دسمبر ۴	جمرات ۳ آئندہ	ہفتہ ۲ آئندہ	اتوار ۱ دسمبر	مکمل ۳۱ دسمبر	جمرات ۲۹ دسمبر	جمرات ۲۸ دسمبر
۲	دسمبر ۱۰	جمرات ۱۰	اتوار ۹	یکشنبہ ۸	مکمل ۶	جمرات ۵	جمرات ۴	دسمبر ۳	دسمبر ۲	دسمبر ۱	جمرات ۳۰	جمرات ۲۹
۳	جمرات ۱۱	ہفتہ ۱۱	یکشنبہ ۱۰	مکمل ۹	دسمبر ۷	جمرات ۶	جمرات ۵	دسمبر ۴	دسمبر ۳	دسمبر ۲	جمرات ۳۱	اتوار ۳۱
۴	جمرات ۱۲	اتوار ۱۲	مکمل ۱۱	جمرات ۱۰	دسمبر ۸	جمرات ۷	جمرات ۶	دسمبر ۵	دسمبر ۴	دسمبر ۳	جمرات ۳۲	جمرات ۳۱
۵	جمرات ۱۳	یکشنبہ ۱۳	دسمبر ۱۲	جمرات ۱۱	دسمبر ۹	جمرات ۸	جمرات ۷	دسمبر ۶	دسمبر ۵	دسمبر ۴	جمرات ۳۳	جمرات ۳۲
۶	اتوار ۱۴	مکمل ۱۴	جمرات ۱۳	جمرات ۱۲	دسمبر ۱۰	جمرات ۹	مکمل ۸	جمرات ۷	دسمبر ۶	دسمبر ۵	جمرات ۳۴	جمرات ۳۳
۷	دسمبر ۱۵	دسمبر ۱۵	جمرات ۱۴	جمرات ۱۳	دسمبر ۱۱	جمرات ۱۰	جمرات ۹	دسمبر ۸	دسمبر ۷	دسمبر ۶	جمرات ۳۵	جمرات ۳۴
۸	مکمل ۱۶	جمرات ۱۶	جمرات ۱۵	جمرات ۱۴	دسمبر ۱۲	جمرات ۱۱	جمرات ۱۰	دسمبر ۹	دسمبر ۸	دسمبر ۷	جمرات ۳۶	جمرات ۳۵
۹	دسمبر ۱۷	جمرات ۱۷	جمرات ۱۶	جمرات ۱۵	دسمبر ۱۳	جمرات ۱۲	جمرات ۱۱	دسمبر ۱۰	دسمبر ۹	دسمبر ۸	جمرات ۳۷	جمرات ۳۶
۱۰	جمرات ۱۸	جمرات ۱۸	جمرات ۱۷	جمرات ۱۶	دسمبر ۱۴	جمرات ۱۳	جمرات ۱۲	دسمبر ۱۱	دسمبر ۱۰	دسمبر ۹	جمرات ۳۸	جمرات ۳۷
۱۱	جمرات ۱۹	جمرات ۱۹	جمرات ۱۸	جمرات ۱۷	دسمبر ۱۵	جمرات ۱۴	جمرات ۱۳	دسمبر ۱۲	دسمبر ۱۱	دسمبر ۱۰	جمرات ۳۹	جمرات ۳۸
۱۲	جمرات ۲۰	جمرات ۲۰	جمرات ۱۹	جمرات ۱۸	دسمبر ۱۶	جمرات ۱۵	جمرات ۱۴	دسمبر ۱۳	دسمبر ۱۲	دسمبر ۱۱	جمرات ۴۰	جمرات ۳۹
۱۳	جمرات ۲۱	جمرات ۲۱	جمرات ۲۰	جمرات ۱۹	دسمبر ۱۷	جمرات ۱۶	جمرات ۱۵	دسمبر ۱۴	دسمبر ۱۳	دسمبر ۱۲	جمرات ۴۱	جمرات ۴۰
۱۴	جمرات ۲۲	جمرات ۲۲	جمرات ۲۱	جمرات ۲۰	دسمبر ۱۸	جمرات ۱۷	جمرات ۱۶	دسمبر ۱۵	دسمبر ۱۴	دسمبر ۱۳	جمرات ۴۲	جمرات ۴۱
۱۵	جمرات ۲۳	جمرات ۲۳	جمرات ۲۲	جمرات ۲۱	دسمبر ۱۹	جمرات ۱۸	جمرات ۱۷	دسمبر ۱۶	دسمبر ۱۵	دسمبر ۱۴	جمرات ۴۳	جمرات ۴۲
۱۶	جمرات ۲۴	جمرات ۲۴	جمرات ۲۳	جمرات ۲۲	دسمبر ۲۰	جمرات ۱۹	جمرات ۱۸	دسمبر ۱۷	دسمبر ۱۶	دسمبر ۱۵	جمرات ۴۴	جمرات ۴۳
۱۷	جمرات ۲۵	جمرات ۲۵	جمرات ۲۴	جمرات ۲۳	دسمبر ۲۱	جمرات ۲۰	جمرات ۱۹	دسمبر ۱۸	دسمبر ۱۷	دسمبر ۱۶	جمرات ۴۵	جمرات ۴۴
۱۸	جمرات ۲۶	جمرات ۲۶	جمرات ۲۵	جمرات ۲۴	دسمبر ۲۲	جمرات ۲۱	جمرات ۲۰	دسمبر ۱۹	دسمبر ۱۸	دسمبر ۱۷	جمرات ۴۶	جمرات ۴۵
۱۹	جمرات ۲۷	جمرات ۲۷	جمرات ۲۶	جمرات ۲۵	دسمبر ۲۳	جمرات ۲۲	جمرات ۲۱	دسمبر ۲۰	دسمبر ۱۹	دسمبر ۱۸	جمرات ۴۷	جمرات ۴۶
۲۰	جمرات ۲۸	جمرات ۲۸	جمرات ۲۷	جمرات ۲۶	دسمبر ۲۴	جمرات ۲۳	جمرات ۲۲	دسمبر ۲۱	دسمبر ۲۰	دسمبر ۱۹	جمرات ۴۸	جمرات ۴۷
۲۱	جمرات ۲۹	جمرات ۲۹	جمرات ۲۸	جمرات ۲۷	دسمبر ۲۵	جمرات ۲۴	جمرات ۲۳	دسمبر ۲۲	دسمبر ۲۱	دسمبر ۲۰	جمرات ۴۹	جمرات ۴۸
۲۲	جمرات ۳۰	جمرات ۳۰	جمرات ۲۹	جمرات ۲۸	دسمبر ۲۶	جمرات ۲۵	جمرات ۲۴	دسمبر ۲۳	دسمبر ۲۲	دسمبر ۲۱	جمرات ۵۰	جمرات ۴۹
۲۳	جمرات ۳۱	جمرات ۳۱	جمرات ۳۰	جمرات ۲۹	دسمبر ۲۷	جمرات ۲۶	جمرات ۲۵	دسمبر ۲۴	دسمبر ۲۳	دسمبر ۲۲	جمرات ۵۱	جمرات ۵۰
۲۴	جمرات ۳۲	جمرات ۳۲	جمرات ۳۱	جمرات ۳۰	دسمبر ۲۸	جمرات ۲۷	جمرات ۲۶	دسمبر ۲۵	دسمبر ۲۴	دسمبر ۲۳	جمرات ۵۲	جمرات ۵۱
۲۵	جمرات ۳۳	جمرات ۳۳	جمرات ۳۲	جمرات ۳۱	دسمبر ۲۹	جمرات ۲۸	جمرات ۲۷	دسمبر ۲۶	دسمبر ۲۵	دسمبر ۲۴	جمرات ۵۳	جمرات ۵۲
۲۶	جمرات ۳۴	جمرات ۳۴	جمرات ۳۳	جمرات ۳۲	دسمبر ۳۰	جمرات ۲۹	جمرات ۲۸	دسمبر ۲۷	دسمبر ۲۶	دسمبر ۲۵	جمرات ۵۴	جمرات ۵۳
۲۷	جمرات ۳۵	جمرات ۳۵	جمرات ۳۴	جمرات ۳۳	دسمبر ۳۱	جمرات ۳۰	جمرات ۲۹	دسمبر ۲۸	دسمبر ۲۷	دسمبر ۲۶	جمرات ۵۵	جمرات ۵۴
۲۸	جمرات ۳۶	جمرات ۳۶	جمرات ۳۵	جمرات ۳۴	دسمبر ۳۲	جمرات ۳۱	جمرات ۳۰	دسمبر ۲۹	دسمبر ۲۸	دسمبر ۲۷	جمرات ۵۶	جمرات ۵۵
۲۹	جمرات ۳۷	جمرات ۳۷	جمرات ۳۶	جمرات ۳۵	دسمبر ۳۳	جمرات ۳۲	جمرات ۳۱	دسمبر ۳۰	دسمبر ۲۹	دسمبر ۲۸	جمرات ۵۷	جمرات ۵۶
۳۰	جمرات ۳۸	جمرات ۳۸	جمرات ۳۷	جمرات ۳۶	دسمبر ۳۴	جمرات ۳۳	جمرات ۳۲	دسمبر ۳۱	دسمبر ۳۰	دسمبر ۲۹	جمرات ۵۸	جمرات ۵۷

۱۱۔ ہجری = ۳۳-۶۳۲ عیسوی

[illegible]

۱۲ ابجری = ۳۲ - ۶۳۳ عیسوی

هجری	عمر	مهر	رجب	شعبان	رمضان	شوال	ذی القعدة	ذی الحجة
کبی	رجب	شعبان	رمضان	شوال	ذی القعدة	ذی الحجة	رجب	شعبان
کبی	رجب	شعبان	رمضان	شوال	ذی القعدة	ذی الحجة	رجب	شعبان
۱	هجرت ۱۸۰۰	هجرت ۱۸۰۱	هجرت ۱۸۰۲	هجرت ۱۸۰۳	هجرت ۱۸۰۴	هجرت ۱۸۰۵	هجرت ۱۸۰۶	هجرت ۱۸۰۷
۲	هجرت ۱۸۰۸	هجرت ۱۸۰۹	هجرت ۱۸۱۰	هجرت ۱۸۱۱	هجرت ۱۸۱۲	هجرت ۱۸۱۳	هجرت ۱۸۱۴	هجرت ۱۸۱۵
۳	هجرت ۱۸۱۶	هجرت ۱۸۱۷	هجرت ۱۸۱۸	هجرت ۱۸۱۹	هجرت ۱۸۲۰	هجرت ۱۸۲۱	هجرت ۱۸۲۲	هجرت ۱۸۲۳
۴	هجرت ۱۸۲۴	هجرت ۱۸۲۵	هجرت ۱۸۲۶	هجرت ۱۸۲۷	هجرت ۱۸۲۸	هجرت ۱۸۲۹	هجرت ۱۸۳۰	هجرت ۱۸۳۱
۵	هجرت ۱۸۳۲	هجرت ۱۸۳۳	هجرت ۱۸۳۴	هجرت ۱۸۳۵	هجرت ۱۸۳۶	هجرت ۱۸۳۷	هجرت ۱۸۳۸	هجرت ۱۸۳۹
۶	هجرت ۱۸۴۰	هجرت ۱۸۴۱	هجرت ۱۸۴۲	هجرت ۱۸۴۳	هجرت ۱۸۴۴	هجرت ۱۸۴۵	هجرت ۱۸۴۶	هجرت ۱۸۴۷
۷	هجرت ۱۸۴۸	هجرت ۱۸۴۹	هجرت ۱۸۵۰	هجرت ۱۸۵۱	هجرت ۱۸۵۲	هجرت ۱۸۵۳	هجرت ۱۸۵۴	هجرت ۱۸۵۵
۸	هجرت ۱۸۵۶	هجرت ۱۸۵۷	هجرت ۱۸۵۸	هجرت ۱۸۵۹	هجرت ۱۸۶۰	هجرت ۱۸۶۱	هجرت ۱۸۶۲	هجرت ۱۸۶۳
۹	هجرت ۱۸۶۴	هجرت ۱۸۶۵	هجرت ۱۸۶۶	هجرت ۱۸۶۷	هجرت ۱۸۶۸	هجرت ۱۸۶۹	هجرت ۱۸۷۰	هجرت ۱۸۷۱
۱۰	هجرت ۱۸۷۲	هجرت ۱۸۷۳	هجرت ۱۸۷۴	هجرت ۱۸۷۵	هجرت ۱۸۷۶	هجرت ۱۸۷۷	هجرت ۱۸۷۸	هجرت ۱۸۷۹
۱۱	هجرت ۱۸۸۰	هجرت ۱۸۸۱	هجرت ۱۸۸۲	هجرت ۱۸۸۳	هجرت ۱۸۸۴	هجرت ۱۸۸۵	هجرت ۱۸۸۶	هجرت ۱۸۸۷
۱۲	هجرت ۱۸۸۸	هجرت ۱۸۸۹	هجرت ۱۸۹۰	هجرت ۱۸۹۱	هجرت ۱۸۹۲	هجرت ۱۸۹۳	هجرت ۱۸۹۴	هجرت ۱۸۹۵
۱۳	هجرت ۱۸۹۶	هجرت ۱۸۹۷	هجرت ۱۸۹۸	هجرت ۱۸۹۹	هجرت ۱۹۰۰	هجرت ۱۹۰۱	هجرت ۱۹۰۲	هجرت ۱۹۰۳
۱۴	هجرت ۱۹۰۴	هجرت ۱۹۰۵	هجرت ۱۹۰۶	هجرت ۱۹۰۷	هجرت ۱۹۰۸	هجرت ۱۹۰۹	هجرت ۱۹۱۰	هجرت ۱۹۱۱
۱۵	هجرت ۱۹۱۲	هجرت ۱۹۱۳	هجرت ۱۹۱۴	هجرت ۱۹۱۵	هجرت ۱۹۱۶	هجرت ۱۹۱۷	هجرت ۱۹۱۸	هجرت ۱۹۱۹
۱۶	هجرت ۱۹۲۰	هجرت ۱۹۲۱	هجرت ۱۹۲۲	هجرت ۱۹۲۳	هجرت ۱۹۲۴	هجرت ۱۹۲۵	هجرت ۱۹۲۶	هجرت ۱۹۲۷
۱۷	هجرت ۱۹۲۸	هجرت ۱۹۲۹	هجرت ۱۹۳۰	هجرت ۱۹۳۱	هجرت ۱۹۳۲	هجرت ۱۹۳۳	هجرت ۱۹۳۴	هجرت ۱۹۳۵
۱۸	هجرت ۱۹۳۶	هجرت ۱۹۳۷	هجرت ۱۹۳۸	هجرت ۱۹۳۹	هجرت ۱۹۴۰	هجرت ۱۹۴۱	هجرت ۱۹۴۲	هجرت ۱۹۴۳
۱۹	هجرت ۱۹۴۴	هجرت ۱۹۴۵	هجرت ۱۹۴۶	هجرت ۱۹۴۷	هجرت ۱۹۴۸	هجرت ۱۹۴۹	هجرت ۱۹۵۰	هجرت ۱۹۵۱
۲۰	هجرت ۱۹۵۲	هجرت ۱۹۵۳	هجرت ۱۹۵۴	هجرت ۱۹۵۵	هجرت ۱۹۵۶	هجرت ۱۹۵۷	هجرت ۱۹۵۸	هجرت ۱۹۵۹
۲۱	هجرت ۱۹۶۰	هجرت ۱۹۶۱	هجرت ۱۹۶۲	هجرت ۱۹۶۳	هجرت ۱۹۶۴	هجرت ۱۹۶۵	هجرت ۱۹۶۶	هجرت ۱۹۶۷
۲۲	هجرت ۱۹۶۸	هجرت ۱۹۶۹	هجرت ۱۹۷۰	هجرت ۱۹۷۱	هجرت ۱۹۷۲	هجرت ۱۹۷۳	هجرت ۱۹۷۴	هجرت ۱۹۷۵
۲۳	هجرت ۱۹۷۶	هجرت ۱۹۷۷	هجرت ۱۹۷۸	هجرت ۱۹۷۹	هجرت ۱۹۸۰	هجرت ۱۹۸۱	هجرت ۱۹۸۲	هجرت ۱۹۸۳
۲۴	هجرت ۱۹۸۴	هجرت ۱۹۸۵	هجرت ۱۹۸۶	هجرت ۱۹۸۷	هجرت ۱۹۸۸	هجرت ۱۹۸۹	هجرت ۱۹۹۰	هجرت ۱۹۹۱
۲۵	هجرت ۱۹۹۲	هجرت ۱۹۹۳	هجرت ۱۹۹۴	هجرت ۱۹۹۵	هجرت ۱۹۹۶	هجرت ۱۹۹۷	هجرت ۱۹۹۸	هجرت ۱۹۹۹
۲۶	هجرت ۲۰۰۰	هجرت ۲۰۰۱	هجرت ۲۰۰۲	هجرت ۲۰۰۳	هجرت ۲۰۰۴	هجرت ۲۰۰۵	هجرت ۲۰۰۶	هجرت ۲۰۰۷
۲۷	هجرت ۲۰۰۸	هجرت ۲۰۰۹	هجرت ۲۰۱۰	هجرت ۲۰۱۱	هجرت ۲۰۱۲	هجرت ۲۰۱۳	هجرت ۲۰۱۴	هجرت ۲۰۱۵
۲۸	هجرت ۲۰۱۶	هجرت ۲۰۱۷	هجرت ۲۰۱۸	هجرت ۲۰۱۹	هجرت ۲۰۲۰	هجرت ۲۰۲۱	هجرت ۲۰۲۲	هجرت ۲۰۲۳
۲۹	هجرت ۲۰۲۴	هجرت ۲۰۲۵	هجرت ۲۰۲۶	هجرت ۲۰۲۷	هجرت ۲۰۲۸	هجرت ۲۰۲۹	هجرت ۲۰۳۰	هجرت ۲۰۳۱
۳۰	هجرت ۲۰۳۲	هجرت ۲۰۳۳	هجرت ۲۰۳۴	هجرت ۲۰۳۵	هجرت ۲۰۳۶	هجرت ۲۰۳۷	هجرت ۲۰۳۸	هجرت ۲۰۳۹

۱۳ هجری = ۳۵-۶۳۲ عیسوی

هجری	عمر	مهر	ربیع ۱	ربیع ۲	جمادی ۱	جمادی ۲	رجب	شعبان	رمضان	شوال	ذیقعد	ذی الحجه
کلی	کلی	کلی	کلی	کلی	کلی	کلی	کلی	کلی	کلی	کلی	کلی	کلی
کلی	کلی	کلی	کلی	کلی	کلی	کلی	کلی	کلی	کلی	کلی	کلی	کلی
۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱
۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲
۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳
۴	۴	۴	۴	۴	۴	۴	۴	۴	۴	۴	۴	۴
۵	۵	۵	۵	۵	۵	۵	۵	۵	۵	۵	۵	۵
۶	۶	۶	۶	۶	۶	۶	۶	۶	۶	۶	۶	۶
۷	۷	۷	۷	۷	۷	۷	۷	۷	۷	۷	۷	۷
۸	۸	۸	۸	۸	۸	۸	۸	۸	۸	۸	۸	۸
۹	۹	۹	۹	۹	۹	۹	۹	۹	۹	۹	۹	۹
۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰
۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱
۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳
۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴
۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵
۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶
۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷
۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸
۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹
۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰
۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱
۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲
۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳
۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴
۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵
۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶
۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷
۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸
۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹
۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰

حصہ سوم

توضیحات

چند یادگار تاریخوں

کا

تقویمی تطابق

ایسی تاریخیں جو مکی (قمری شمسی خریفی) تقویم کے مطابق صحیح ہیں۔

۱۔ ہجرت | ہجرت کا واقعہ وہ ہے جسکی نسبت سے ہجری تقویم کو افتخار و امتیاز حاصل ہے۔ واقعہ ہجرت نہ صرف یہ کہ اسلامی تاریخ کا عظیم الشان واقعہ، مسلمانوں کی تاریخ کا اہم موڑ، قافلہ اسلام کی راہ کا سنگ میل ہے، بلکہ تمام واقعات سیرت میں نمایاں ترین حیثیت رکھتا ہے۔ اس واقعہ کا دن اور تاریخ محفوظ ہے۔

مشہور سیرت نگار ابن اسحاق نے واقعہ ہجرت کے سلسلہ میں حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قبا (مدینہ) میں آمد پیر ۱۲/ربیع الاول ۱ھ بیان کی ہے۔ یہ تاریخ مجتمع علیہ ہے اور صدر اول کے تمام مورخوں نے اسی کو اختیار کیا ہے بلکہ کئی متشرقیین بھی اس سے متفق ہیں۔ مگر قابل غور بات یہ ہے کہ یہ دن اور تاریخ (پیر ۱۲/ربیع الاول) قمری ہجری تقویم کے لحاظ سے مطابقت نہیں رکھتا۔ کیونکہ ہجری اور عام تقویمی حساب سے مذکورہ تاریخ (۱۲/ربیع الاول) کو پیر نہیں جمعہ کا دن پڑتا ہے۔ چنانچہ عام تقویمی حساب سے ۱ھ میں محرم اور صفر کے ۵۹ دن ہوتے ہیں پھر ۱۲ دن ربیع الاول کے ملا کر کل ۷۱ دن ہوئے جنہیں ۷ سے تقسیم کیا تو ایک دن باقی بچا۔ قمری تقویم کا مسلمہ قاعدہ ہے کہ چونکہ یکم محرم کو جمعہ تھا اس لئے یہاں سے شمار کی ہوئی کسی بھی تعداد ایام کو ۷ سے تقسیم کرنے پر اگر ایک باقی بچتا ہے تو دن جمعہ ہوگا۔ لہذا ۱۲/ربیع الاول ۱ھ کو جمعہ ثابت ہوتا ہے۔

دن تاریخ کے اس فرق اور تفاوت کی نشاندہی غالباً سب سے پہلے مشہور مورخ البیرونی نے کی اور حسابی قاعدوں سے ثابت کیا کہ تاریخ ہجرت ۱۲/ربیع الاول نہیں بلکہ ۸/ربیع الاول ہے کیونکہ پیر کا دن ۸/ربیع الاول کو پڑتا ہے۔ چنانچہ عہد حاضر کے کئی بڑے مصنفین مارگولیتھ، ایچ جی ویلز اور مولانا شبلی وغیرہ نے بھی مان لیا کہ یہ تاریخ ۸/ربیع الاول ہے۔ جس کی وجہ بظاہر یہ معلوم ہوتی ہے کہ عام قمری ہجری حساب سے ۱۲/ربیع الاول کو پیر کا دن ممکن نہیں البتہ ۸/ربیع الاول کو پیر تھا اور ۱۲/ربیع الاول کو جمعہ۔ علامہ محمد ہاشم غنصوی نے اپنی کتاب ”نبوت کے ماہ و سال“ میں (صفحہ ۱۲۲ پر شامی کے حوالہ سے لکھا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲/ربیع الاول پیر کے دن قبا پہنچے۔ ہجرت کے سلسلہ میں دوسری تاریخیں بھی اسی کے مطابق دی ہیں۔) مثلاً غار ثور کو روانگی جمعہ ۲/ربیع الاول غار ثور میں سرودہ قیام ۵۲۲/ربیع الاول قبا میں آمد پیر ۱۲/ربیع الاول ۱ھ مطابق ۲۲ نومبر ۶۲۲ء وغیرہ

جبکہ اصل حقیقت یہ ہے کہ وقائع ہجرت میں دنوں اور تاریخوں کا یہ فرق دو مختلف تقویموں کے سبب نظر آتا ہے۔ چنانچہ پیر ۱۲/ربیع الاول ۱ھ مطابق ۲۲ نومبر ۶۲۲ء کو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قبا (مدینہ) میں آمد دراصل مکی (قمری شمسی خریفی) تقویم کے مطابق درست اور صحیح ہے۔ جبکہ قمری ہجری تقویم کے مطابق قبا میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد پیر ۸/ربیع الاول اور مدینہ منورہ میں داخلہ اور نماز جمعہ ۱۲/ربیع الاول ۱ھ مطابق ۲۲ ستمبر ۶۲۲ء کا واقعہ تھا جو ہجری تقویم کے مطابق صحیح اور درست ہے۔ (ملاحظہ ہو تقویم ہذا کا صفحہ نمبر ۹۳)

۲۔ صوم عاشورہ | ہجرت کے بعد پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ طیبہ پہنچ کر مسلمانوں کو عاشورہ کے دن روزہ رکھنے کا حکم دیا تھا۔ یہ بالکل واضح ہے کہ یہ واقعہ ۲ھ کا ہے۔ ظاہر ہے ۱ھ کا نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ربیع الاول ۱ھ میں ہجرت فرمائی تھی (جبکہ ماہِ محرم بقیعہ گذر چکا تھا) اس لئے ہجرت کے بعد پہلا یوم عاشورہ دوسرے سال ہی آیا۔ نیز یہ عاشورہ قمری ہجری تقویم کے مطابق نہیں

بلکہ کئی شمسی خریفی تقویم کے مطابق ۱۰ محرم ۲ھ (مطابق ۱۱ اکتوبر ۶۲۳ء، منگل) کو واقع ہوا۔ قمری ہجری تقویم کے مطابق اس دن ۱۰ ربیع الثانی ۲ھ تھی یعنی اس سال کی محرم مدنی ربیع الثانی کے متوازی چل رہا تھا۔ (ملاحظہ ہو تقویم ہذا کا صفحہ ۹۴) مولوی اسحاق النبی علوی نے اپنے مقالہ میں صوم عاشورہ اور اس سے متعلقہ حدیث و سیر کی روایات کو تقادیم ماقبل عہد رسالت کے قعین میں اصل الاصول قرار دیا ہے اور لکھا ہے کہ ”یہی احادیث پوری جاہلی تقویم کے لئے قول فیصل کا حکم رکھتی ہیں (مقالہ صفحہ ۱۰۳) اس کے بعد حضرت ابن عباسؓ سے مروی دو روایت اور حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ سے مروی تیسری یہ روایت نقل کی ہے کہ ”آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو دیکھا کہ یہود عاشورے کی عکست کرتے ہیں اور روزہ رکھتے ہیں اس پر آنحضرتؐ نے فرمایا کہ ہم اس روزہ کے زیادہ ہتھدار ہیں اور اس روزہ کا حکم دیا۔ (بحوالہ بخاری صفحہ ۱۰۴) علوی صاحب آگے لکھتے ہیں کہ ”ان تینوں روایتوں سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ عاشورہ کا روزہ نہ صرف مسلمانوں نے بلکہ خود پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے عین اس دن رکھا تھا جس روز یہودیوں کے عاشورہ کا دن تھا۔ یہودی یہ روزہ ماہ تشری کی ۱۰ تاریخ کو رکھا کرتے تھے جو ان کی تقویم کا پہلا مہینہ شمار ہوتا تھا اور مسلمانوں میں بھی یہ روزہ دس محرم کا مسنون ہے جس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ جس سال پہلی بار مدینہ میں یہ روزہ رکھا گیا تھا کم از کم اس سال عربوں کا ماہ محرم یہودی ”تشری“ کے عین مطابق تھا جو ہمیشہ اعتدال خریفی میں آتا تھا۔ ان روایات سے اکثر مستشرقین یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ روزہ یہود کی تقلید میں اختیار کیا تھا (مقالہ علوی صفحہ ۱۰۴ بحوالہ، مارکولین) مگر واقعاتی اعتبار سے یہ خیال صحیح نہیں، بلکہ زمانہ جاہلیت میں قریش مکہ بھی یہ روزہ رکھا کرتے تھے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں ”یوم عاشورہ کا روزہ زمانہ جاہلیت میں قریش رکھا کرتے تھے اور رسول اللہ ﷺ بھی رکھتے تھے (ایضاً) بہر حال عاشورہ کا روزہ یہود مدینہ کی تقلید کا نتیجہ نہ تھا۔ (ایضاً صفحہ ۱۰۵) آخر میں بطور نتیجہ وہ لکھتے ہیں کہ ”یہ بات صاف ظاہر ہو جاتی ہے کہ عربی تقویم کا ماہ محرم جس میں یہ روزہ سنوں ہے، عہد رسالت میں اگر ہمیشہ نہیں تو اکثر و بیشتر یہودیوں کے ماہ تشری سے مطابق رہتا جو بغیر اس صورت کے ممکن نہیں کہ ہم اصول یکسہ کے تحت عربی تقویم کی ابتداء ہمیشہ اعتدال خریفی سے کریں۔“ (ایضاً صفحہ ۱۰۶)

اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ کئی قمری شمسی خریفی تقویم اور یہودی تقویم کی نوعیت ایک جیسی ہی تھی اور یہ کہ یہودی تقویم کا پہلا مہینہ تشرین ہمیشہ ستمبر، اکتوبر کے متوازی ہوا کرتا تھا جیسا کہ زیر نظر تقویم میں کی خریفی تقویم کا محرم۔ البیرونی نے اپنی مشہور کتاب الآثار الباقیہ میں خود اقرار کیا ہے کہ عہد رسالت میں کئی قمری شمسی خریفی تقویم (Lunar Solar) مکہ میں موجود اور مستعمل تھی لیکن وہ یہ بات نہیں مانتے کہ ۱ھ یا ۲ھ میں اس تقویم کے ۱۰ محرم (اور اس دن ۱۰ تشرین کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عاشورہ کا روزہ رکھا تھا۔ غالباً اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ کئی خریفی تقویم علامہ کے زمانے میں موجود ہی نہیں تھی اور اس کے مطابق محفوظ کی ہوئی تاریخیں (غالباً غیر شعوری طور پر) قمری ہجری تقویم کے مطابق سمجھی جا رہی تھیں۔ قمری ہجری تقویم کے محرم میں بے شک عاشورہ واقع نہیں ہوا۔ نہ ۱ھ میں نہ ۲ھ میں۔ لیکن اصلاً کئی خریفی تقویم کے محرم میں ضرور واقع ہوا۔ اس لئے کہ کئی خریفی محرم اور یہودی تقویم کا پہلا مہینہ تشرین تقویم ہمیشہ ہی متوازی ہوا کرتے تھے حواشی اور حوالے اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں۔ البیرونی کے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا درود مدینہ (۸ ربیع الاول) یہودی مہینہ کی دس تاریخ (مطابق ۹ ربیع الاول) سے ایک دن پہلے وقوع میں آیا اور عاشورہ کسی طرح محرم میں واقع نہیں ہوا (قمری ہجری تقویم کے مطابق۔ جیسا کہ اوپر وضاحت آچکی) محرم میں اس کا وقوع یا تو

ہجرت سے کئی سال پہلے ممکن ہے یا کچھ اور پیش برس کے بعد ہونے والا تھا۔ ۲۔ اس لئے باطل ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عاشورہ کے دن اس وجہ سے روزہ رکھا کہ وہ اس سال (قمری ہجری) کے پہلے ماہ کی دس تاریخ تھی اور دونوں تاریخیں (یعنی دس تشرین اور دس محرم) ایک دن واقع ہوئی تھیں۔ ۳۔

میرا اور علامہ اسحاق النبی علوی صاحب کا موقف یہ ہے کہ کئی قمری شمسی خریفی تقویم کے محرم کی دس تاریخ اور یہودی سال کے پہلے مہینہ تشرین کی دس تاریخ ایک ہی دن تھیں (یا ایک دن کے فرق سے) لیکن علامہ البیرونی صاحب کے سامنے چونکہ یہ کئی خریفی تقویم موجود ہی نہیں تھی وہ تو بہت پہلے منسوخ ہو کر بھولی بسری ہو چکی تھی اس لئے علامہ نے دس تشرین کا مقابلاً رائج الوقت دس محرم ۱۔ ۲۔ سے کیا اور جب اس کے ساتھ مطابقت ٹھیک نہ ملی تو اصل واقعہ کو ہی باطل قرار دیا واقعہ یہ ہے کہ کئی خریفی تقویم کا دس محرم اور یہودی تقویم کا دس تشرین ایک ہی دن ہوا کرتے تھے اس دن عاشورہ کا روزہ رکھا جاتا تھا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس سال مدینہ منورہ پہلے پہنچے یہ دن گزر چکا تھا۔ اگلے سال ۲۔ ۳۔ سے اس بات ہے کہ حضور نے یہ روزہ خود بھی رکھا اور صحابہ کو بھی حکم دیا۔

۳۔ غزوہ بنی قریظہ بیان کیا جاتا ہے کہ یہ مہم ۲ شعبان ۲۔ ۳۔ ھ جمہرات کے دن روانہ ہوئی تھی۔ حساب کے مطابق قمری ہجری تقویم میں دس تاریخ کو جمہرات ممکن نہیں بلکہ اتوار آتا ہے لیکن اگر ۲ شعبان ۲۔ ۳۔ ھ کو بجائے قمری ہجری تقویم کے کئی (قمری شمسی خریفی) تقویم پر دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ ۲ شعبان ۲۔ ۳۔ ھ کو جمہرات ہی ہے گویا یہ تاریخ کئی تقویم کے مطابق ہی ریکارڈ کی گئی تھی۔ (ملاحظہ ہو تقویم ہذا صفحہ ۹۴)

۴۔ معاہدات ۲۔ ۳۔ ھ ہجری میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حجاز کے ساحلی علاقے کے متعدد قبائل سے سیاسی اور تجارتی اغراض کے تحت کئی معاہدے کئے تھے۔ بنو سلم اور غفار سے جو معاہدے ہوئے تھے ان کے لئے ایک روایت کے بموجب منقل ۱۲ شعبان ۲۔ ۳۔ ھ کو بنو سلم اسلام تشریف لے گئے تھے۔ اس تاریخ کو مدنی ہجری تقویم کے مطابق منقل نہیں جمعہ آتا ہے، البتہ اگر اس تاریخ کو کئی تقویم پر دیکھا جائے تو معلوم ہوگا

۱۔ ۲۔ ۳۔ ھ میں البیرونی کے حساب سے اتوار ۱۲ ستمبر کو یہودی سال شروع ہوا تھا (۲۹ صفر کو اور میرے حساب سے اس تاریخ سے اگلے ہی دن ہیر ۱۳ ستمبر ۲۲۲ء کو کئی خریفی تقویم کا سال یعنی محرم شروع ہوا ہے۔ گویا یہ ایک شہادت ہے کہ کئی خریفی سال اور یہودی سال ایک ساتھ شروع ہوا کرتے تھے۔ اور یہ کہ علامہ (البیرونی) کے اور میرے حساب میں صرف ایک دن کا فرق ہے۔ علامہ نے معلوم کس وجہ سے ۲۹ صفر سے سال شروع کر رہے ہیں میں نے تو چاند کی کیم تاریخ سے شروع کیا ہے (ملاحظہ ہو تقویم ہذا کا صفحہ نمبر ۹۳)

۲۔ دراصل کئی خریفی تقویم کے حساب سے ۶، ۵، ۴، ۳، ۲، ۱ قبل ہجری میں ہجری محرم اور کئی خریفی محرم اور یہودی تقویم کا پہلا مہینہ تشرین یہ تینوں مہینے ضرور متوازی تھے اور ہر ۳۲ یا ۳۳ سال بعد ایسا ہوتا تھا (ملاحظہ ہو تقویم ہذا کا صفحہ نمبر ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹)۔

۳۔ البیرونی۔ الاثار الباقیہ من القرون الخالیہ صفحہ ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴ مطبوعہ علی گڑھ۔

کہ واقعی اس تاریخ کو منگل ہی پڑتا ہے اور اصل روایت میں جو تاریخ اور دن بتایا گیا ہے وہ کی تقویم کے مطابق ٹھیک ہے گویا یہ تاریخ بھی کی تقویم کے مطابق ریکارڈ کی گئی تھی۔ (ملاحظہ ہو تقویم ہذا صفحہ ۹۴)

۵۔ غزوہ بواط | اس غزوہ پر جانے کی تاریخ ابن حبیب کے یہاں ۱۳ ربیع الآخر ۲ھ ہر ہے اور مراجعت ۲۰ ربیع الآخر ۲ھ ہر ہے۔ کی تقویم کے حساب سے ہر کا دن ۱۳ ربیع الآخر ۲ھ کی (قریٰ شمس خریفی) کو پڑتا ہے گویا ایک دن کا فرق ہے جو ناقابل لحاظ ہے۔ (ملاحظہ ہو تقویم ہذا صفحہ ۹۴)

۶۔ معرکہ بدر | ابن اسحاق، واقدی اور دوسرے علمائے سیر بھی متفق ہیں کہ یہ معرکہ ۱۷ رمضان ۲ھ جمعہ کے دن پیش آیا۔ ”مسند رک حاکم“ میں عامر بن ربیع بدری سے جو روایت منقول ہے اس سے ایک ہلکے سے اختلاف کا پتہ چلتا ہے جو قمری مہینوں میں وجہ حیرت نہیں یعنی یہ کہ معرکہ بدر بجائے ۱۷ کے ۱۶ رمضان کا واقعہ ہے تاہم جمعہ کے دن اور ۱۶ یا ۱۷ رمضان پر سب کا اتفاق ہے۔ حتیٰ کہ سب سے قدیم سیرت نگار عروہ بن زبیر نے بھی جمعہ کا دن اور ۱۶ رمضان بیان کی ہے مگر جب اس تاریخ کا مقابلہ تقویمی جدولوں سے کیا جاتا ہے تو مدنی تقویم کی رو سے ۱۶ رمضان ۲ھ کو بجائے جمعہ کے ہر اور ۱۷ کو منگل آتا ہے لیکن اگر ۱۶ رمضان ۲ھ کو کی تقویم پر رکھ کر دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ ۱۶ رمضان کو ہفتہ تھا روایت میں جمعہ آیا ہے۔ ایک دن کا فرق آسکتا ہے۔ اس طرح یہ تاریخ بھی کی تقویم کے مطابق صحیح معلوم ہوتی ہے علاوہ ازیں روایت سے اس غزوے کا موسم بھی گرم ثابت ہوتا ہے (۱) اور کی تقویم کے لحاظ سے رمضان ۲ھ جون ۶۲۴ء سے مطابق تھا جو گرمی کا مہینہ ہے جبکہ مدنی ہجری تقویم کے مطابق رمضان ۲ھ فروری مارچ ۶۲۴ء کے مطابق تھا واللہ اعلم بالصواب۔ (صفحہ ۹۴)

۷۔ غزوہ بنو قنیقاع | غزوہ بنو قنیقاع معرکہ بدر سے تھوڑے ہی عرصہ بعد کا واقعہ ہے سیرت نگار پورے وثوق سے اس مہم کی تاریخ ہفتہ ۱۴ ایا ۱۵ اشوال ۲ھ بیان کرتے ہیں۔ اب اگر ہم اس تاریخ کو مدنی ہجری تقویم پر دیکھتے ہیں تو اس تاریخ کو ہفتہ نہیں منگل آتا ہے البتہ اگر ہم اس تاریخ کو کی تقویم پر دیکھتے ہیں تو ۱۵ اشوال ۲ھ کو ہفتہ کا ہی دن آتا ہے جو بہ روایت واقدی صحیح ہے۔ (دیکھو ۹۵)

۸۔ غزوہ سویق | علامہ مخدوم محمد ہاشم صاحب کی سیرت النبی پر کتاب ”عہد نبوت کے ماہ و سال“ کے صفحہ ۵۹ پر ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع ہوئی کہ ابوسفیان اپنے ساتھ دو سو سواروں کو لے کر عراض تک پہنچ چکا ہے یہ جگہ مدینہ سے ۳ میل ہے تو آپ ۵ ذی الحجہ ۲ھ کو اتوار کے دن دو سو سواروں کے ہمراہ مقابلے کے لئے نکلے۔ ہجری تقویم کے مطابق تو اس تاریخ کو منگل آتا ہے اس لئے یہ تاریخ قمری ہجری تقویم

کے مطابق نہیں البتہ کی خریفی تقویم کے مطابق اس تاریخ کو ضرور اتوار کا دن تھا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ تاریخ کی خریفی تقویم کے مطابق محفوظ کی گئی تھی۔ ابو سفیان مقابلے پر نہیں آیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا میاب و کامران واپس تشریف لائے۔ (صفحہ ۹۵ تقویم ہذا)

۹۔ غزوہ بنو نضیر | احد کے بعد ۳۰ کامب سے مشہور واقعہ غزوہ بنو نضیر ہے جس کی تاریخ منگل ۱۲ ربیع الاول متعین ہے مگر تقویمی حساب سے یہ تاریخ اور دن آپس میں مطابقت نہیں کرتے ہیں کیونکہ اذروئے حساب ۱۲ ربیع الاول ۳۰ مدنی کو دن منگل نہیں جعرات آتا ہے البتہ اگر اس تاریخ کو کی تقویم میں دیکھیں تو ۱۲ ربیع الاول ۳۰ کو دن منگل ملتا ہے جو روایت کے عین مطابقت ہے لہذا معلوم ہوا کہ یہ تاریخ کی تقویم کے مطابق محفوظ کی گئی تھی۔ (صفحہ ۹۶)

۱۰۔ قتل کسریٰ پرویز | کسریٰ اپنے بیٹے شروہ کے ہاتھوں منگل ۱۰ جمادی الاول ۶۰ کو نبیوں میں قتل ہوا۔ اس تاریخ کو پھر کا دن کی تقویم کے مطابق آتا ہے۔ صرف ایک دن کا فرق ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ تاریخ کی تقویم کے مطابق محفوظ کی گئی ہوگی۔ اس تاریخ کی مطابقت میں ۲۳ فروری ۶۲۸ء آتی ہے لیکن یورپین سورجین اس واقعہ کی تاریخ ۲۵ یا ۲۷ یا ۲۹ فروری بتاتے ہیں۔ ۲۲ سے ۲۹ فروری تک کوئی بھی تاریخ ہوگی خریفی جمادی الاول ۶۰ کی تائید میں ہے۔ (دیکھئے تقویم ہذا صفحہ ۹۹)

صفحہ ۱۱۲ پر حدیبیہ کے ذیقعدہ اور کسریٰ کے جمادی الاول میں بظاہر چھ ماہ کا فرق معلوم ہوتا ہے لیکن دراصل یہ دونوں واقعات بالکل قریب احمد ہیں اس طرح کہ کی جمادی الاول ۶۰ سے مدنی ذیقعدہ ۶۰ اگلا ہی مہینہ ہے۔ (ملاحظہ ہو صفحہ ۹۹)

ایسی تاریخیں جو ہجری تقویم کے مطابق صحیح ہیں۔

۱۱۔ **سریہ عبداللہ بن ابیہ** | سیرت کی کتابوں میں ایک چھوٹا سا واقعہ سریہ عبداللہ بن ابیہ کہلاتا ہے اس واقعہ کی تاریخ خود عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ میں مدینہ سے دو شنبہ کے دن ۵ محرم کو نکلا از روئے حساب بالکل صحیح ہے ۵ محرم ۳۷ھ کو مدنی قمری ہجری تقویم کے مطابق ویر کا ہی دن تھا۔ (تقویم ہند ص ۹۶)

۱۲۔ **غزوہ خندق** | ابن جیب کا بیان ہے کہ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم اس غزوہ کے لئے جمعرات ۱۰ اشوال کو نکلے تھے ہجری تقویم کے مطابق یکم اشوال ۵ھ کو پور تھا اور اس حساب سے ۱۰ اشوال کو بدھ آتا ہے گویا ایک دن کافرق ہے جو ناقابل التفات ہے۔ (ملاحظہ ہو صفحہ ۹۷) اسے غزوہ احزاب بھی کہتے ہیں اس کے فوراً بعد غزوہ بنی قریظہ ہے۔

۱۳۔ **چاند گرہن ۵ ہجری** | مورخین بیان کرتے ہیں کہ جمادی الاخرہ ۵ھ ہجری میں مدینہ میں ایک چاند گرہن دیکھا گیا تھا از روئے حساب ۹ نومبر ۶۲۶ء کو ایک چاند گرہن ہوا تھا جو مدنی ہجری ۱۳ جمادی الاخرہ اتوار سے مطابق ہوتا ہے۔ (صفحہ ۹۷)

۱۴۔ **عمرہ حدیبیہ** | عمرہ حدیبیہ کی تاریخ بھی صحیح معلوم ہوتی ہے۔ ابن سعد نے صراحت کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حدیبیہ کے لئے دو شنبہ کے دن یکم ذی قعدہ ۶ھ کو عازم مکہ ہوئے تھے ہجری تقویم میں ۲۹ کا چاند مانا جائے تو یکم ذی قعدہ کو اتوار کا دن پڑتا ہے گویا روایت میں اور حساب میں ایک دن کافرق ہے یہ فرق ایسا نہیں جو تاریخ کو غلط قرار دیا جاسکے اور اگر ۳۰ کا چاند مان لیا تو پھر یکم ذی قعدہ کو پیر کا ہی دن آ جاتا ہے جو روایت کے بالکل ہی مطابق ہے۔ (ملاحظہ ہو اس تقویم کا صفحہ ۹۸) از روئے حساب یعنی رویت ہلال کے مطابق یکم ذی قعدہ کو دو شنبہ کا ہی دن تھا ۱۴ مارچ ۶۲۸ء۔

۱۵۔ **رحلت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم** | ۶ ربیع الاول بدھ کے دن یکا یک پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی طبیعت ناساز ہونا شروع ہوئی۔ ۸ ربیع الاول ۱۱ھ کو آپ کی طبیعت زیادہ ناساز ہو گئی تو آپ نے ایک تحریر لکھنی چاہی لیکن بیماری کی شدت تھی اور یہ کام نہ ہو سکا۔ اس عرصہ میں طبیعت کبھی بگڑتی کبھی سنبھلتی۔ اتوار کے دن مرض پوری شدت پر تھا۔ پیر کے دن صبح کو طبیعت قدرے بہتر ہو گئی۔ آپ نے حجرے کا پردہ اٹھا کر دیکھا تو لوگ نماز میں مشغول تھے۔ یہ دیکھ کر حضور فرط مسرت سے ہنس پڑے۔ لوگوں نے سمجھا آپ باہر آنا چاہتے ہیں۔ قریب تھا کہ صغیر درم برہم ہو جائیں۔ آپ نے اشارہ سے روکا۔ یہ ہمال اقدس کی آخری زیارت تھی جو خدا یا ان نبوت نے کی۔ جوں جوں دن چڑھتا گیا حالت بگڑتی گئی۔ بار بار ہوش آتا اور بار بار ہوشی طاری ہو جاتی آخر کار رفتی اعلیٰ سے ملنے کا وقت آ گیا اور لب مبارک بے لے تو لوگوں نے یہ الفاظ

سنے "نماز" اور "غلام" روایت کے مطابق یہ واقعہ ۱۲ ربیع الاول ہجری کے دن بعد دوپہر کا ہے۔ یعنی ۸ جون ۶۳۲ء صلوٰۃ علیہ وسلم و اسلیم علیہما سیرت اور پوری امت کا اس پر اتفاق ہے لیکن تقویمی حساب سے صرف ۱۶ اور ۱۳ ربیع الاول کو ہجر کا دن آ سکتا ہے اس پر بھی تمام ریاضی دانوں کا اتفاق ہے میرے نزدیک ان دونوں صورتوں میں تطبیق کی دو صورتیں ممکن ہیں۔

ایک یہ کہ مان لیا جائے کہ اس مہینے مدینہ میں اس ہجر کے دن چاند کی ۱۲ تاریخ مانی گئی تھی۔ آخر اس زمانے میں بھی تو ہم دیکھتے ہیں کہ مکی اور پاکستان کی قمری تاریخوں میں اکثر ایک دن کبھی دو دن کا فرق ہوتا ہی ہے۔

دوسری صورت یہ ہے کہ یہ مان لیا جائے کہ ممکن ہے کہ وہاں صورتحال یہ رہی ہو کہ ۱۲ ربیع الاول کو وفات اور اگلے دن ہجر کو تدفین ہوئی ہو اور اس طرح ۱۲ ربیع الاول ہجر کا دن مشہور ہو گیا ہو۔ بہر حال ۱۲ ربیع الاول ہجر کا دن ۸ جون ۶۳۲ء پر سب کا اتفاق ہے۔ اگرچہ از روئے تقویمی حساب اور رویت ہمارے کے مطابق اس ہجر کے دن ۱۳ ربیع الاول اور ۸ جون تھی۔ (ملاحظہ ہو اس تقویم کا صفحہ ۱۰۶)

۱۶۔ سورج گرہن ۶ھ | علمائے تاریخ کا بیان ہے کہ صلح حدیبیہ کے سال ایک سورج گرہن بھی ہوا تھا۔ از روئے حساب قمری ہجری اسی مہینہ میں اتوار ۲۹ ذی قعدہ ۶ھ کو بمطابق ۱۰ اپریل ۶۲۸ء صبح ۳ بجکر ۴۱ منٹ پر کہ کے وقت کے مطابق ایک سورج گرہن ہوا ہو گا۔ (صفحہ ۹۸)

۱۷۔ حج زیر امارت حضرت ابو بکر صدیقؓ | حج کے لئے روانگی کی تاریخ ذی قعدہ ۹ھ بیان کی گئی ہے یہ حج غزوہ تبوک کے صرف ایک ماہ پہلے ہوا تھا قمری ہجری تقویم کے مطابق اسلامی طریقے پر پہلا حج حضرت ابو بکر کی امارت میں ۹ ذی الحجہ ۹ھ مارچ ۶۳۱ء میں ہوا۔ (دیکھئے صفحہ ۱۰۱) یہاں پر یہ بتانا ضروری ہے کہ ۸ھ ۹ھ ۱۰ھ کے دوران قمری ہجری تقویم اور مکی قمری شمسی ربیع تقویم میں صرف ایک مہینہ کا فرق چل رہا تھا اس طرح کہ جس دن مکی تقویم کا ذی الحجہ ختم ہوتا تھا اس سے اگلے دن ہجری تقویم کا ذی الحجہ شروع ہوتا تھا اور یہ کہ مکہ محرم ۱۱ھ سے یہ ایک مہینہ کا فرق بھی ختم ہو کر مکی ربیع تقویم مدنی ہجری تقویم میں ضم ہو گئی تھی یعنی پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے ہمیشہ کے لئے منسوخ ہو گئی تھی جیسا کہ صفحات ۱۰۰-۱۰۱-۱۰۲ پر غور کرنے سے معلوم ہوگا۔

۱۸۔ حجتہ الوداع | ذیقعدہ ۱۰ھ میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود حج کا ارادہ فرمایا جس کو حجتہ الوداع کہا جاتا ہے ابن سعد کا بیان ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ۲۵ ذیقعدہ کو ہفتہ کے دن مدینہ سے روانہ ہوئے تھے۔ (صفحہ ۱۰۲) یہ تاریخ صحیح ہے اس تاریخ کو ہفتہ کا ہی دن تھا از روئے حساب ۱۰ ہجری میں ذی الحجہ کی پہلی اور آٹھ تاریخ کو جمعہ تھا لیکن روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ اس سال حج جمعہ کو ہوا تھا یعنی جمعہ کے دن ۹ تاریخ مانی گئی تھی اس کے یہ معنی ہوئے کہ مکہ معظمہ میں ذیقعدہ ۲۹ دن کا اور مکہ ذی الحجہ جمعات ۷۷ فردی کی قرار دی گئی تھی اور حج اسی حساب سے

ادا کیا گیا تھا یہ ایک دن کا فرق ایسا نہیں جو قمری مہینوں میں کوئی خاص اہمیت رکھتا ہو۔

۱۹۔ ولادت رسول مقبول علامہ عماد الدین اسماعیل بن عمر بن کثیر کی عربی تالیف ”الفصول فی سیرۃ الرسول“ کا اردو ترجمہ ”سیرۃ سرور انبیاء“ جو غلام احمد حریری صاحب نے کیا ہے اس کے صفحہ ۷ پر ہے۔

آپ کی ولادت باسعادت بروز سوموار ۲ ربیع الاول کو ہوئی۔ بعض علماء کے نزدیک ۸ ربیع الاول یا دس یا ۱۲ ربیع الاول کو ہوئی زیر بن بکار نے لکھا ہے کہ آپ ماہ رمضان میں پیدا ہوئے مگر یہ شاذ قول ہے جس کو کبھی نے الرضی الاثف میں تحریر کیا ہے۔

یہ تاریخیں اگر ۵۳ قبل ہجری کی ہیں تو ان میں صرف ۲ ربیع الاول ایک ایسی تاریخ ہے جس کو بیکار کا دن تھا۔ اور اگر یہ تاریخیں ۵۵ قبل ہجری کی مان لی جاویں تو ان میں صرف ۱۰ تاریخ ایک ایسی تاریخ ہے کہ اس کو بیکار کا دن پڑتا ہے میرے نزدیک یہی تاریخ صحیح ہے۔

علاوہ ازیں مندرجہ بالا اقتباس میں علامہ ابن کثیر نے زیر بن بکار اور کبھی اور الرضی الاثف کے حوالے سے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کا مہینہ رمضان بھی بتلایا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ اگر علامہ کے سامنے یہ تقویم ہوتی تو آپ رمضان والے قول کو شاذ نہ کہتے اس لئے کہ ۱ ربیع الاول ۵۵ قبل ہجری جو میرے حساب سے صحیح تاریخ ولادت نبوی ہے اور اس زمانے کی مردہ کی خرفی (قبری شمی) تقویم کا ۱۰ رمضان ۵۳ ہجری ایک ہی دن واقع ہیں۔ (ملاحظہ ہو تقویم ہند صفحہ ۲۸)

۲۰۔ بعثت نبوی علامہ محمد دہلوی صاحب سندھی سیرت النبی پر اپنی کتاب ”عہد نبوی کے ماہ و سال“ صفحہ ۳ پر تحریر فرماتے ہیں ”اس سال جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر مبارک کا آکٹالیسواں سال تھا آپ نبوت و رسالت سے سرفراز ہوئے سیرت شامیہ کے مصنف لکھتے ہیں مشہور قول کے مطابق عمر مبارک کے ٹھیک چالیس برس پورے ہوئے تو آپ کو منصب رسالت پر فائز کیا گیا اس مشہور قول پر علماء کا اتفاق ہے اور یہی صحیح ہے اگرچہ بعض نے ایک دن بعض نے دس دن اور بعض نے دو ماہ بعد کا قول بھی نقل کیا ہے زرقانی شرح مواجب میں فرماتے ہیں پہلا قول ہی درست اور صحیح ہے اور یہ حضرت عباس اور حضرت انس رضی اللہ عنہما سے صحیحین میں مروی ہے۔ بعثت نبوی ماہ ربیع الاول میں ہوئی یا رمضان المبارک میں علماء کے دو قول ہیں۔ ”صحیح اور مشہور قول اؤل ہے۔“

ہجرت سے قبل کے واقعات کی متعین طور پر تاریخیں نہیں ملتی ہیں۔ علامہ کے بیان سے بس اتنا پتہ چلتا ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر مبارک بعثت سے ایک دن قبل پورے چالیس سال ہو چکی تھی۔

(۱) اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تاریخ ولادت باسعادت ۱۰ ربیع الاول ۵۵ قبل ہجری ہے جیسا کہ اس کتاب میں ثابت کیا گیا ہے تو سادہ قمری ہجری کے مطابق ۸ ربیع الاول ہفتہ ۱۵ قبل ہجری کو چالیس سال ہوئے تھے ۲ مارچ ۶۰۸ء۔ (دیکھئے صفحہ نمبر ۷۸)

(۲) کئی خرفی (قمری شمی) تقویم کے حساب سے ۱۰ رمضان ۵۳ قبل ہجری منگل کو پورے چالیس ہوتے ہیں۔ (۲۰ مئی ۶۰۹ء) اور اگلا

دن آجکی نبوت کا پہلا دن تھا۔ (دیکھئے صفحہ ۷۹)

(۳) کی ربیع (قری شمس) تقویم کے حساب سے ۹ ربیع الاول ۱۴۱۳ھ ہجری کو پورے چالیس سال ہوتے ہیں۔ (۹ فروری ۱۹۹۶ء)۔
(دیکھئے صفحہ ۷۹)

(۴) اور اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تاریخ ولادت ۸ ربیع الاول ۵۳ قبل ہجری مانی جائے تو ۸ ربیع الاول ۱۳۰۰ قبل ہجری کو پورے چالیس سال ہوتے ہیں (برطانیہ ۹ فروری ۱۹۸۰ء ہجری) علامہ سید سلیمان منصور پوری نے یہی تاریخ بتائی ہے۔ (دیکھئے صفحہ ۸۰)

۲۱۔ معراج | علامہ محمد ہاشم صاحب ٹھٹھوی معراج کی تاریخ بیان کرتے ہوئے عہد نبوت کے ماہ و سال میں صفحہ ۳۵ پر لکھتے ہیں "۲۷ رجب ہفت یا ہجری کی رات کو ایک قول کے مطابق رمضان میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوئی۔ اب اس تقویم کے صفحہ ۸۰ پر غور فرمائیں تو معلوم ہوگا کہ ہجرت سے تقریباً ۱۹ مہینے قبل ۲۷ رجب کی (قری شمس) اور ۲۷ رمضان ۲ قبل ہجری یہ دونوں تاریخیں اتوار کے دن ۲۶ اپریل ۶۱۰ء پر واقع ہیں صاف معلوم ہوتا ہے کہ ۲۷ رجب کی تقویم کے مطابق محفوظ کی گئی ہے اور کسی دوسرے راوی نے ۲۷ رمضان قری ہجری تقویم کے مطابق محفوظ کی ہے اس لئے کہ ۲ قبل ہجری میں کی رجب اور مدنی رمضان متوازی چل رہے تھے اور یہ دونوں مہینے ۳۱ مارچ اتوار ۶۱۰ء سے شروع ہوئے تھے۔ لیکن قاضی محمد سلیمان منصور پوری نے رحمتہ العالمین جلد سوم صفحہ ۱۳۸ پر اس تاریخ کے ۲ مہینے قبل ۲۷ رجب ۵۲ میلادی ۲۵ فروری ۶۱۰ء بدھ بتائی ہے۔ (دیکھئے صفحہ ۹۱)

۲۲۔ غزوہ بطلب کرز بن جابر القمیری | ایک غزوہ غزوہ بطلب کرز بن جابر القمیری کے نام سے مشہور ہے ابن حبیب نے اس کی تاریخ ۱۲ جمادی الاخر ۲ بیان کی ہے ہجری تقویم کے بموجب یکم جمادی الاخر ۲ کو بدھ تھا اس اعتبار سے ۱۲ جمادی الاخر کو اتوار آتا ہے مطابق ۱۱ دسمبر ۶۲۳ء مگر جیسا کہ سب جانتے ہیں قری مہینوں میں ایک روزہ فرق کی کوئی اہمیت نہیں اور ابن حبیب کی صراحت صحیح معلوم ہوتی ہے اکثر مورخین اور واقفین نے یہی واقعہ ربیع الاول ۲ء کا قرار دیا ہے دراصل یہ دونوں مہینے متبادل ہیں جمادی الاخر مدنی ہے اور ربیع الاول کی ہے یہ دونوں مہینے ۳۰ نومبر ۶۲۳ء بدھ سے شروع ہوئے تھے۔ (دیکھئے تقویم ہذا صفحہ ۹۳) اس کو غزوہ سلوان یا غزوہ بدر الاولیٰ کے نام سے بھی یاد کیا جاتا ہے۔

۲۳۔ نکاح حضرت فاطمہ | طبری نے اس کی تاریخ آخری مفریان کی ہے جو غالباً ہجری مدنی روایت ہے جبکہ علمائے شیعہ یکم ذی الحجہ پر متفق ہیں جو کی ریکارڈ معلوم ہوتا ہے تقویم ہذا (صفحہ ۹۵) پر نظر ڈالنے سے اندازہ ہوتا ہے کہ یکم ذی الحجہ کی خربنی ۲۰ صفر مدنی ۳ء سے متعلق ہے۔

۲۴۔ غزوہ ذوالمر یا غزوہ بنو غطفان | ابن اسحاق کے بیان کے مطابق یہ واقعہ اواخر ذی الحجہ ۲؎ کا ہے جبکہ واقدی کے نزدیک یہ ربیع الاول ۳؎ کا واقعہ ہے۔ تقویم پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوگا کہ یہ دونوں مہینے متبادل ہیں۔ (ملاحظہ ہو اس تقویم کا صفحہ ۹۵) ربیع الاول ہجری مدنی ہے جبکہ ذی الحجہ کی تقویم کے مطابق ہے یہ دونوں مہینے بدھ ۲۲؎ اگست ۶۲۳ء سے شروع ہوئے تھے۔ (نقل سیرت مولفہ ناراحہ صفحہ ۴۲۶ کے مطابق) اس موقع پر دشمن سے مدد بھیج نہیں ہوئی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دس دن باہر رہ کر بھرات ۲۳؎ ربیع الاول ۳؎ کا مطابق ۳؎ اکتوبر ۶۲۳ء کو مدینہ واپس تشریف لائے۔

۲۵۔ سریہ زید بن حارثہ | اس مہم کے متعلق ابن اسحاق کی تشریح یہ ہے کہ یہ واقعہ غزوہ بدر سے چھ ماہ بعد کا ہے یعنی ربیع الاول ۳؎ کا بخلاف اس کے واقدی ابن سعد نے اس کو جمادی الاخر کا واقعہ قرار دیا ہے (تقویم صفحہ ۹۵ پر نظر ڈالنے) ربیع الاول ۳؎ کی خرابی ہے اور جمادی الاخر ۳؎ مدنی ہے اور یہ دونوں مہینے متبادل ہیں ۱۸؎ نومبر ۶۲۳ء سے شروع ہوئے روایات سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ یہ واقعہ موسم سرما کا ہے چنانچہ مذکورہ مہینے نومبر دسمبر کے مطابق ہیں۔

۲۶۔ معرکہ احد | اس واقعہ کی تاریخ ۱۱؎ ارشوال ۳؎ بیان کی گئی ہے اور ہفتہ کے دن پر سب کا اتفاق ہے اگر ہم اس ۱۱؎ ارشوال کو مدنی ہجری تقویم میں دیکھیں تو بجائے ہفتہ کے بدھ کا دن ملتا ہے اس کا مطلب یہ ہوا کہ یہ تاریخ مدنی ہجری تقویم کے مطابق نہیں ہے البتہ اگر ہم اس تاریخ کو کی تقویم (صفحہ ۹۶) میں دیکھیں تو ۱۱؎ ارشوال ۳؎ کو اتوار کا دن ملتا ہے جبکہ روایت میں ہفتہ کا دن ہے۔ یہ ایک دن کا فرق ہے اس کا مطلب یہ ہوا کہ یہ تاریخ کی خرابی تقویم کے مطابق ریکارڈ کی گئی ہے۔

واقدی کے بموجب یہ واقعہ محرم ۳؎ کا ہے اسکو ہجری مدنی تقویم کے مطابق سمجھئے اور شوال ۳؎ کو کی تقویم کے مطابق اور شوال کو اتوار ۲۳؎ جون ہے۔ یہ دونوں مہینے ۱۳؎ جون ۶۲۵ء کو شروع ہوئے تھے (دیکھئے صفحہ ۹۶)

۲۷۔ غزوہ حراء الاسد | معرکہ احد اور غزوہ حراء الاسد شوال ۳؎ کے واقعات ہیں واقدی کی روایت میں محرم ہے حالانکہ بلا استثناء تمام علمائے اسلام کا اتفاق ہے کہ دونوں غزوے معرکہ احد اور غزوہ حراء الاسد شوال ۳؎ کے واقعات ہیں ایک دن کے آگے پیچھے سے تقویمی جدول پر نظر ڈالنے تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ دونوں مہینے محرم اور شوال متوازی تھے شوال کی تقویم کے مطابق ۳؎ میں اور محرم مدنی ہجری تقویم کے مطابق ۳؎ میں تھے یہ دونوں مہینے ۱۳؎ جون ۶۲۵ء کو شروع ہوئے تھے۔ (صفحہ ۹۶)

۲۸۔ غزوہ بدر الموعود یا غزوہ بدر ثالثہ | ۳؎ کی ایک دوسری مہم غزوہ بدر الموعود کے نام سے مشہور ہے جس کی تاریخ بھرات

یکم شعبان بیان کی گئی ہے لیکن از روئے حساب اگر یہ یکم شعبان ہجری مدنی ہے تو جمعرات کا دن مطابقت نہیں کرتا البتہ اگر کی خریفی تقویم پر دیکھا جائے تو یکم شعبان کو جمعہ ہے یعنی ایک دن کافرق ہے جو جائز ہے۔ اس لئے یہ تاریخ بھی کی تقویم کے مطابق صحیح معلوم ہوتی ہے۔ واقعہ ذی القعدہ کا بیان ہے کہ یہ واقعہ یکم ذی قعدہ کا ہے دراصل یہ دونوں مہینے ہجری اور کی خریفی تقویم کے ہیں اور متبادل اور ہم زمانہ ہیں (ملاحظہ ہو اس تقویم کا صفحہ ۹۶) ذی قعدہ ۳۰ مدنی ہجری ہے اور شعبان ۳۰ خریفی کی ہے یہ دونوں مہینے ۴ اپریل ۶۲۶ء کو شروع ہوئے۔ نقش سیرت کے مطابق اس غزوہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم تقریباً ۱۴ دن مدینہ سے باہر رہے اور ۱۲ یا ۱۳ ذی قعدہ ۳۰ کو مدینہ واپس تشریف لائے۔ (دیکھئے صفحہ ۴۴۳)

۳۹۔ غزوہ ذات الرقاع ابن حبیب نے اس غزوے کی تاریخ تفصیل سے بتائی ہے۔ پیر کا دن ۱۰ جمادی الاول ۵۰ ہجری۔ بخلاف اسکے واقعہ اور ابن سعد نے اس کو ۱ محرم ۵۰ ہ کا واقعہ قرار دیا ہے اس تقویم کا صفحہ ۹۶ دیکھیے کی محرم کا متوازی مدنی ہجری مہینہ جمادی الاول ۵۰ لے گا یہ دونوں مہینے ۲۸ ستمبر اتوار ۶۲۶ء سے شروع ہوئے ہیں۔ (پیر کے بجائے منگل کا دن یعنی ایک دن کافرق ناقابل التفات ہے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ۲۵ دن بعد ۲۵ محرم ۵۰ کو مدینہ مراجعت فرمائی (نقش سیرت صفحہ ۴۴۴)

۳۰۔ غزوہ خیبر امام مالک ابن حزم ابن اسحاق امام بخاری اور ان کے بعد کے جملہ مصنفین کے نزدیک غزوہ خیبر کا زمانہ آخر ۶۰ یا اوائل ۷۰ ہے بالفاظ دیگر ذی الحجہ ۶۰ یا محرم ۷۰ میں یہ مہم شروع ہوئی تھی بخلاف اس کے واقعہ اور ابن سعد نے یہ صراحت کی ہے کہ یہ واقعہ جمادی الاول ۷۰ کا ہے گویا ۷۰ کے تقریباً وسط کا جس سے یہ نتیجہ نکلا ہے کہ اس غزوے کے متعلق بھی دو ابتدائی دستاویزیں موجود تھیں جن میں سے ایک امام مالک اور ابن اسحاق کا ماخذ تھی اور دوسری واقعہ کی تقویم پر نظر ڈالنے سے پتہ چلتا ہے کہ ۶۰ کا کی ذی الحجہ اور ۷۰ کا مدنی جمادی الاول دونوں ساتھ ساتھ چل رہے تھے اور دونوں کی ابتداء ۹ ستمبر ۶۲۸ء کو ہوئی تھی اس بناء پر دونوں آئندہ سیرت کی دستاویزیں ایک ہی زمانے کی طرف اشارہ کر رہی ہیں۔ (ملاحظہ ہو اس تقویم کا صفحہ ۹۹)

۳۱۔ آنحضرت کے صاحبزادہ ابراہیم کی تاریخ رحلت بیان کیا جاتا ہے کہ ان کی رحلت کا واقعہ ربیع الاول یا ربیع الآخر ۷۰ء کا ہے روایت سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ ان کی پیدائش ذی الحجہ ۸۰ء میں کسی تاریخ کو ہوئی تھی صحاح کی ایک روایت سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ یہ ۱۷ یا ۱۸ مہینے زندہ رہے تھے یہ روایت بھی ملتی ہے کہ جس روز ان کا انتقال ہوا سی روز سورج کو گرھن لگا تھا اور یہ بھی معلوم ہے کہ یہ سورج گرھن ۲۷ جنوری ۶۳۲ء کو ۱۱ بجے ۴۳ منٹ پر ہوا تھا (پاکستانی وقت)

علامہ صفی الرحمن مبارک پوری نے سیرت پر اپنی کتاب الرقیق المنقوش صفحہ ۵۱۰ پر صاحبزادہ کی وفات کی تاریخ ۲۸ یا ۲۹ شوال مطابق ۲۷ جنوری ۶۳۲ء بتائی ہے اس تاریخ کے متعلق اتنا اور عرض کرنا ہے کہ ہماری اس تقویم کے مطابق مدنی ہجری ۲۸ شوال ۷۰ء ۲۷ جنوری ۶۳۲ء سے کی

خریفی جبکہ شوال ۱۱ خری ۲۸ سے مطابقت رکھتی ہے۔ گویا دونوں تقویموں سے دونوں مہینے متوازی تھے جو ۳ دسمبر منگل کو شروع ہوئے تھے۔ (ملاحظہ ہو صفحہ ۱۰۲)

۲۳۔ قتل ابو عصفک یہودی | ایک شام رسول یہودی کو جس کا نام ابو عصفک تھا کسی مسلمان نے شوال ۲ میں قتل کر دیا اس واقعہ کی تفصیلات سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ واقعہ شدید موسم گرما کا تھا اور مکی خریفی تقویم کی رو سے شوال ۲ جون جولائی ۶۲۴ء سے مطابق ہوتا ہے اس لئے یہ تاریخ مکی خریفی تقویم کی معلوم ہوتی ہے۔ (ملاحظہ ہو صفحہ ۹۵) اس کی مطابقت ہجری مدنی تقویم کے محرم ۳ سے ہوتی ہے۔

۳۳۔ غزوہ تبوک | اس غزوے کی تاریخ رواں کی متفقہ طور پر رجب ۹ اور واپسی رمضان یا شوال ۹ء بیان کی جاتی ہے۔ اس غزوے کا موسم گرم تھا صبح السیر صفحہ ۳۶ پر ہے کہ گرمی اور دھوپ کی ایسی شدت تھی کہ کوئی شخص باہر نہیں نکل سکتا تھا۔ ۹ میں موسم گرما میں آنے والا رجب مکی خریفی ہی ہو سکتا ہے جو اپریل مئی سے مطابق ہوتا ہے۔ اور رمضان شوال کی واپسی (مکی خریفی تقویم کے لحاظ سے مئی جون) سے مطابقت رکھتی ہے۔

قرآن سے معلوم ہوتا ہے کہ جب پیغمبر اسلام نے مسلمانوں کو اس غزوے پر چلنے کی ترغیب دی تو منافقین نے بہکانا شروع کیا اور کہا کہ اس شدید گرمی میں نہ نکلو (لا تصغروا لہی الحر) اس کا جواب یہ دیا گیا کہ جہنم کی آگ تو سب سے بڑھ کر گرم ہے۔ (قل نار جہنم اشد حرا) مگر جب ان موسیٰ صراحتوں کا ہجری تقویم سے تطابقی کیجئے تو رجب ۹ ہجری اکتوبر نومبر ۶۳۰ء سے مطابق ہوتا ہے اور رمضان شوال کے مہینے جن میں مسلمان فوج واپس آئی تھی دسمبر جنوری اور فروری سے مطابقت کرتے ہیں۔ ابن حبیب نے اس غزوے کی تاریخ رواں کی دو شہدائیم رجب بیان کی ہے تقویمی حساب سے یکم رجب کو منگل آتا ہے۔ ان حالات میں اس تاریخ کو قمری ہجری ثابت کرنے میں موسیٰ مطابقت سے تائید نہیں ہوتی چنانچہ اس غزوہ کی مکی خریفی تقویم سے مناسبت نمایاں ہے۔ (تفصیل کے لئے دیکھیے تقویم ہذا کا صفحہ نمبر ۱۰۱)

بازگشت | گذشتہ صفحات میں بطور مثال تقریباً ۱۳۳ ایسے واقعات کا تقویمی جائزہ لیا گیا ہے جن میں سے ہر ایک کی مطابقت رائج الوقت تقویم میں تلاش کر کے دکھائی گئی ہے۔

(۱) ان میں سے متعدد واقعات کی تاریخیں دریافت شدہ مکی خریفی تقویم کے مطابق محفوظ کی ہوئی معلوم ہوتی ہیں مثلاً اگر کسی روایت میں کسی واقعہ کی تاریخ مثلاً ۱۲ ربيع الاول ہے اور اس تاریخ کو روایات میں پیر کا دن بتایا گیا ہے اور ہم اس تاریخ کو قمری ہجری تقویم میں دیکھتے ہیں اور اس میں ۱۲ ربيع الاول کو پیر کا دن نہیں ملتا بلکہ جمعہ یا کوئی اور دن ملتا ہے لیکن جب اس تاریخ کو اپنی مجوزہ مکی خریفی تقویم میں دیکھتے ہیں تو ۱۲ ربيع الاول کو ٹھیک پیر کا دن ہی ملتا ہے جو روایت کے عین مطابق ہے اس کا سوائے اس کے اور کیا مطلب ہو سکتا ہے کہ یہ اور ایسی دوسری بہت سی تاریخیں عہد

نبوی میں کسی ایسی تقویم کے مطابق محفوظ کی گئی تھیں جیسی اس کتاب میں کی قمری شمسی خریفی تقویم کے نام سے وضع کی گئی ہے۔

(۲) اسی طرح مذکورہ بالا میں سے متعدد واقعات کی تاریخیں موجود قمری ہجری تقویم کے مطابق محفوظ کی ہوئی معلوم ہوتی ہیں اس لئے کہ ان تاریخوں کا ان روایات میں جو دن بتایا گیا ہے وہ ہجری تقویم کے مطابق صحیح ملتا ہے اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ عہد رسالت میں موجود ہجری تقویم بھی زیر استعمال تھی۔

(۳) کچھ واقعات ایسے ہیں جن کی تاریخیں متوازی ہیں یعنی کسی واقعے کی تاریخ ایک راوی نے کی خریفی تقویم کے مطابق بیان کی جبکہ اسی واقعہ کی تاریخ کسی دوسرے راوی نے قمری ہجری تقویم کے مطابق بیان کی اگر ان دونوں تاریخوں کو جو بظاہر مختلف ہیں عیسوی حساب میں تبدیل کر کے اس تقویم کی حدودوں پر دیکھتے ہیں تو بالکل ایک ہی زمانہ متعین ہوتا ہے۔

(۴) مزید چند واقعات کی تاریخیں ایسی ہیں کہ ان واقعات کا روایت میں جو موسم بتایا گیا ہے وہ واقعہ کی تقویم کے مطابق تو ضرور اسی موسم میں ہوا ہوگا لیکن قمری ہجری تقویم کی مطابقت اس موسم سے نہیں ہو سکتی یا اس کے برعکس صورت حال بھی ممکن ہے۔

ان تمام مذکورہ واقعات میں سے اکثر و بیشتر واقعات اس بات کو تقویت پہنچاتے ہیں کہ عہد نبوی میں ایک ایسی تقویم موجود مستعمل تھی جیسی کہ کتاب حدائیں کی خریفی (قمری شمسی) کے نام سے وضع کی گئی ہے۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ اس کے متعلق بالکل صحیح طور پر یہ معلوم کرنا ممکن نہیں ہے کہ اس میں نسی کا مہینہ کب کب لگایا گیا تھا۔

(قمری شمسی) کی خریفی اور کی ربیعی تقاویم کا فرق

بحوالہ حیات سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والتحیات

کی قمری شمسی خریفی تقویم کا سال ۲۲ ستمبر سے متصل نئے چاند سے اور کی ربیعی تقویم کا سال ۲۱ مارچ سے متصل نئے چاند سے شروع ہوتا تھا ہر تیسرے کبھی دوسرے سال ایک ماہ کا اضافہ کر کے قمری سالوں کو شمسی سالوں کے برابر کر لیتے تھے میرے معاصر مولوی اسحاق النبی علوی ربیعی تقویم کے قائل نہ تھے۔ اور اس معاملہ میں ڈاکٹر حمید اللہ صاحب کی رائے سے بھی اختلاف کرتے رہے۔ عرض یہ ہے کہ کی ربیعی تقویم کا نظریہ میں نے محترم ڈاکٹر حمید اللہ صاحب کے ایک انگریزی مقالے سے اخذ کیا ہے تقاویم اہلہ میں نے خود ترتیب دی ہیں۔ یہاں اس موقع پر علوی صاحب کے ایک بیان کا تجزیہ کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے جس کے مطابق علوی صاحب لکھتے ہیں کہ:

”اگر یہ خیال صحیح ہے کہ کی تقویم ہمیشہ اعتدال خریفی سے شروع ہوتی تھی اور اگر یہ روایتیں غلط نہیں کہ عہد رسالت میں صوم عاشورہ ہمیشہ محرم میں رکھا جاتا تھا جو یہودیوں کے یوم عاشورہ سے صرف ایک دن آگے یا پیچھے ہوتا تھا تو یہ امر بالکل ناممکن ہے کہ ۱۱ھ میں مکہ اور مدینہ کی تقویموں کے ایام دشوہ مشترک ہو گئے تھے۔“ علوی صاحب کا یہ قول بلاشبہ اس صورت میں درست ہو سکتا ہے جبکہ ہجری تقویم کے مقابلہ پر کی خریفی (قمری شمسی) تقویم کو رکھا جائے اگر قمری ہجری تقویم کے مقابلے پر اس دوسری تقویم کو رکھا جائے جس کو خاکسار نے کی ربیعی (قمری شمسی) تقویم کے نام سے معارف کرایا ہے اور جو ڈاکٹر حمید اللہ صاحب کے نظریہ تقویم سے ماخوذ ہے۔ تو معلوم یہ ہوگا کہ کی ربیعی تقویم کے ایام دشوہ میرے حساب کے مطابق محرم ۱۱ھ میں ضرور مدنی قمری ہجری تقویم کے متوازی اور مشترک ہو گئے تھے۔ (ملاحظہ ہو اس تقویم کے صفحات ۱۰۳-۱۰۴-۱۰۵۔)

یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ زمانہ قدیم میں بعض قوموں کے تقویمی سال کا آغاز نقطہ اعتدال خریفی یعنی ۲۲ ستمبر سے متصل نئے چاند سے ہوتا تھا اور بعض کا نقطہ اعتدال ربیعی ۲۱ مارچ سے متصل نئے چاند سے ہوتا تھا اس کتاب میں یہ دونوں تقاویم اس خاکسار نے پورے عرصہ حیات نبوی پر محیط ہجری تقویم اور عیسوی کیلنڈر کے ساتھ ساتھ دکھلائی ہیں۔ (صفحہ ۳۶ تا ۱۰۵) جس تقویم کے سال کا آغاز اعتدال خریفی سے ہوتا تھا اس کی قمری شمسی خریفی تقویم کی اہمیت خصوصیت اور افادیت یہ ہے کہ عہد نبوی کی بہت سی تاریخیں جو روایات میں بیان ہوئی ہیں اس تقویم کی ترتیب پر صحیح بنی تھیں ہیں جیسا کہ گذشتہ صفحات میں مثالوں سے واضح ہوا۔ اس لئے ہم سمجھ سکتے ہیں کہ اسی قسم کی یا اس سے ملتی جلتی تقویم (کی خریفی قمری شمسی تقویم) اس وقت مکہ معظمہ اور اس کے مضافات میں مروج و متداول رہی ہوگی۔

ربیعی دوسری صورت یعنی اعتدال ربیعی سے شروع ہونے والی تقویم تو ظاہر ہے کہ چونکہ ان دونوں تقویموں کے آغاز میں چھ ماہ کا فصل ہے اس لئے جو تاریخیں درج بالا کی خریفی تقویم پر صحیح ثابت ہو چکی ہیں وہ ربیعی ترتیب پر ظاہر ہے غلط نظر آئیں گی۔ اس لئے یہ کہنا تو صحیح نہ ہوگا کہ اس طرز کی کوئی کی ربیعی (قمری شمسی) تقویم مکہ میں یا مدینہ میں عام طور پر رائج اور مستعمل تھی لیکن پھر بھی ہمیں اس ترتیب میں یعنی کی ربیعی (قمری شمسی) تقویم کے حوالہ سے کئی باتیں قابل غور اہم اور معنی خیز نظر آتی ہیں چنانچہ:-

اول یہ کہ سادہ قمری ہجری تقویم کے مطابق ۱۱۔ ھ کا محرم اور مذکورہ کی ربیعہ تقویم کی ترتیب کے مطابق ۱۱۔ ھ کا محرم بیدونوں اپنے وقت میں متوازی اور ہم زمانہ ہو گئے تھے بہ الفاظ دیگر مذکورہ بالا دونوں تقویمیں اپنا ۳۳ سالہ دور پورا کرتے ہوئے (۳ سال کے لئے) ۲۹ مارچ ۶۳۲ء کو ایک ہو گئی تھیں۔ (ملاحظہ کریں اس تقویم کا صفحہ ۱۰۳-۱۰۴-۱۰۵) اور ایک دوسرے سے متوازی چل رہی تھیں۔ اور غالباً اسی صورت حال کو دیکھتے ہوئے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا ان الزمان الحد استدار کھتہ یوم خلق اللہ السموات والارض ۷ زمانہ گھوم کر اسی روز جیسی حالت پر آ گیا ہے جس روز اللہ نے آسمان و زمین کو پیدا کیا تھا۔

دوسرے یہ کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کا اگر یہ مطلب اخذ کیا جائے تو شاید غلط نہ ہوگا کہ حضور کو ان دونوں تقویموں کا زمانی وجود انکی ترتیب اور ایک خاص مدت کے بعد ایک خاص مدت کے لئے ان کے ہم نام مہینوں کا مشترک و متوازی ہو جانا معلوم تھا اور اس طرح گویا اس تقویم کے امکانی وجود کو بصیرت بھری کی تائید حاصل ہو رہی تھی۔

تیسری اہم اور قابل غور بات یہ ہے کہ اگر ہم کی ربیعہ (قمری شمسی) تقویم کے مطابق حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تاریخ ولادت باسعادت معلوم کرنا چاہیں تو حضور کی تاریخ وفات (۸ جون ۶۳۲ء ۲۲ ربیع الاول ۱۱۔ ھ) سے بقدر عمر حیات نبوی یعنی کی ربیعہ (قمری شمسی) تقویم کے ۶۳ سال اور ۴ دن اس مدت کے (۲۳۰۳۸ دن ہوتے ہیں) ماضی کی طرف پیچھے لوٹ جاویں تو کی ربیعہ (قمری شمسی) کے ۵۳ ویں سال میں۔ قمری قبل ہجری کے ۵۵ ویں سال میں۔ سن عیسوی کے ۵۶۹ ویں سال میں ولادت کی ٹھیک وہی تاریخ ملتی ہے جو احادیث مبارکہ میں بیان ہوئی ہے یعنی مہینہ ربیع الاول تاریخ ۱۰ عہد ۵۵ قبل ہجری (دو شنبہ) بمطابق ۱۳ مئی ۵۶۹ء۔ (ملاحظہ ہو تقویم کا ہذا صفحہ ۳۸)

علامہ محمود پاشا مصری نے جو ۹ تاریخ ربیع الاول ۵۳ قبل ہجری مطابق ۱۲۰ اپریل ۵۵ء بتائی ہے اس پر ایک اعتراض تو یہ ہو سکتا ہے کہ یہ ۹ تاریخ حدیث میں وارد شدہ نہیں ہے جہاں تک مجھے معلوم ہوا ہے۔ اس ۹ تاریخ کو علامہ موصوف نے غالباً اس لئے اختیار کیا ہے کہ احادیث مبارکہ میں وارد شدہ مختلف تاریخوں میں سے کسی تاریخ سے نزدیک تر ایک ایسی تاریخ ہے جس پر روایت ہلال کے مطابق ہر کا دن پڑتا ہے۔ دوسرا اعتراض یہ بھی ہو سکتا ہے کہ حیات طیبہ قمری ۶۳ سال اور چھ دن جو ۱۲۰ اپریل ۵۵ء سے ۸ جون ۶۳۲ء تک ہے یہ تو خالص قمری ہجری کے مطابق ہے اور اس زمانے میں ظاہر ہے قمری قبل ہجری تقویم کا رواج نہ تھا اس لئے ہم کو اس مقصد کیلئے اس کی تقویم کی رعایت رکھنا چاہئے جو اس زمانے میں ممکنہ طور پر وہاں مروج اور مستعمل تھی چنانچہ اگر کی ربیعہ (قمری شمسی) تقویم کے مطابق جیسا کہ اوپر ذکر ہوا ۶۳ سال اور ۴ دن جس کے کسی واسطے حساب سے ۲۳۰۳۸ دن ہوتے ہیں تاریخ وفات سے ماضی کی طرف پیچھے ہٹ جاویں تو احادیث میں وارد شدہ تاریخوں میں سے ایک تاریخ یعنی ۱۰ ربیع الاول ۵۵ قبل ہجری پر پہنچ جاتے ہیں اس تاریخ کے تمام اشارات تاریخ دن مہینہ بدرجہ اولیٰ احادیث کے قریب ترین ہیں نیز اس پر وہ دو اعتراضات جو اوپر بیان ہوئے وہ بھی اس تاریخ پر وارد نہیں ہوتے۔

احادیث مبارکہ اور سیرت مبارکہ کی کتابوں میں تاریخ ولادت کی جو اطلاع ملتی ہے وہ عام الفیل کے حوالہ سے ہے اور یہ بات طے نہیں ہے کہ ایرہ کا کعبہ اللہ پر حملہ ۵۶۹ عیسوی کا واقعہ ہے یا ۵۷۰ عیسوی کا یا ۵۷۱ عیسوی کا تاریخ کی کتابوں میں یہ تینوں سنہ ملتے ہیں۔ اسی طرح

احادیث مبارکہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ ۶۳ سال بھی بتلائی گئی ہی اور ۶۵ سال بھی (مسلم جلد ۶ صفحہ ۵۱)

از روئے حساب حیات مبارکہ ۶۳ قمری سال کا مطلب یہ ہوا کہ حضور کا سال ولادت ۵۷۰ء ہے اور حیات مبارکہ ۶۵ سال کا مطلب یہ ہوا کہ حضور کا سال ولادت ۵۶۹ء ہے۔ اس صورت میں جبکہ سال پیدائش ۵۷۰ء ہوتا تو تاریخ ولادت ۹ ربیع الاول ۵۳۰ قبل ہجری مطابق ۲۰ اپریل ۵۷۰ء ہوتا اور اس صورت میں جبکہ حضور کا سال ولادت ۵۶۹ء ہوتا تو تاریخ ولادت ۱۰ ربیع الاول ۵۳۰ قبل ہجری مطابق ۱۳ مئی ۵۶۹ء اور میرے نزدیک یہی تاریخ صحیح ہے۔

پہلے عرض کیا گیا کہ احادیث مبارکہ میں حضور کی عمر مبارکہ ۶۳ سال بھی بیان ہوئی ہے اور ۶۵ سال بھی یہ دونوں مدتیں مختلف اور متضاد نہیں ہیں بلکہ ۶۳ سال کی قمری شمسی حساب سے ہے اور ۶۵ سال قمری قبل ہجری حساب سے ہے۔ ۶۳ سال اور چار دن کی ریختی (قمری شمسی) کے حساب سے بھی ۲۳۰۳۸ دن ہوتے ہیں اور ۶۵ سال اور چار دن قمری قبل ہجری کے حساب سے بھی ۲۳۰۳۸ دن ہوتے ہیں اگر تاریخ وفات ۸ جون ۶۳۲ء سے اتنے دن پیچھے ہٹ جاویں تو دونوں حسابوں سے ایک ہی دن اور ایک ہی تاریخ متعین ہوتی ہے یعنی ۱۰ ربیع الاول ۵۷۰ قبل ہجری بمطابق ۱۰ ربیع الاول ۵۳۰ کی ریختی (قمری شمسی)۔ مطابق ۱۰ رمضان ۵۷۰ کی خریفی (قمری شمسی)۔ ایک حدیث میں حضور کی ولادت ماہ رمضان میں بتائی گئی ہے جو ہماری تقویم سے مطابقت رکھتی ہے۔ (دیکھئے تقویم کا صفحہ ۳۸)۔ علماء فاضل محمد سلیمان منصور پوری نے اپنی گرامر مایہ کتاب ”رحمت اللعالمین“ جلد اول صفحہ ۳۲ پر لکھا ہے۔

”تاریخ ولادت میں مورخین نے اختلاف کیا ہے طبری و ابن خلدون نے ۱۰ ربیع الاول لکھی ہے مگر نسب کا اتفاق ہے کہ دو شنبہ کا دن ۹ ربیع الاول کے سوائے کسی اور تاریخ سے مطابقت نہیں کرتا اس لئے ۹ ربیع الاول ہی صحیح ہے۔ تاریخ دول العرب والاسلام میں محمد طلعت عرب نے بھی ۹ تاریخ کو ہی صحیح قرار دیا ہے۔“

اس سلسلہ میں مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی نے اپنی کتاب ”سیرت سرور عالم“ میں جو کچھ تحریر فرمایا ہے اگرچہ اس سے بھی سال کی تعیین نہیں ہوتی تاہم فائدے سے خالی نہیں نکلتے ہیں:-

”محمد ثین اور مورخین کا اس بات پر قریب قریب اتفاق ہے کہ اصحاب قبل کا واقعہ (یعنی مکہ پر بارہ کا حملہ) محرم میں پیش آیا تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش ربیع الاول میں ہوئی ولادت ہجر کے روز ہوئی تھی یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اعرابی کے سوال پر بیان فرمائی (صحیح مسلم بروایت قتادہ) ربیع الاول کی تاریخ کوئی تھی؟ اس میں اختلاف ہے لیکن ابن ابی شیبہ نے حضرت عبداللہ بن عباس اور

۱۔ تاریخ ۱۰ ربیع الاول اگر ۵۷۰ قبل ہجری کی ہے تو اس تاریخ کو بے شک یہ کا دن نہیں ہوتا۔ اگر ۵۷۰ قبل ہجری کی ہے تو اس کو ضرور یہ کا دن ہے۔ میرے حساب سے یہی تاریخ صحیح ہے۔ (دیکھئے تقویم کا صفحہ ۳۸)

حضرت جابر بن عبد اللہ کا یہ قول نقل کیا ہے کہ آپ ۱۲ ربیع الاول کو پیدا ہوئے تھے ۱۔ اس کی تصریح محمد بن اسحاق نے کی ہے اور جمہور اہل علم میں یہی تاریخ مشہور ہے۔ واقعہ نقل اور حضور کی پیدائش میں فصل کتنا تھا اس میں بھی اختلاف ہے مگر مشہور ترین قول یہ ہے کہ آپ اس واقعہ کے ۵۰ دن بعد پیدا ہوئے مثنیٰ اور قمری مہینوں اور سالوں کے درمیان مطابقت ایک چھیدہ مسئلہ ہے اس لیے قطعی طور پر یہ کہنا مشکل ہے کہ پیدائش کا مثنیٰ سال اور مہینہ کونسا تھا عموماً آپ کا سال پیدائش ۵۷۰ء یا ۵۷۱ء بیان کیا جاتا ہے کبلی نے ”روضہ الانف“ میں ۲۰ اپریل (نہسان) تاریخ بتائی ہے مگر سال کا ذکر نہیں کیا کوساں دی پرسوال (CAUSSAN DE PERCEVAL) تاریخ عرب میں ۲۰ اگست ۵۷۰ء تاریخ پیدائش متعین کرتا ہے HITTی کہتا ہے کہ آپ ۵۷۰ء یا اس کے لگ بھگ زمانے میں پیدا ہوئے بعض مستشرقین دو سال پیچھے جا کر ۵۶۹ء ۲۔ آپ کا سال پیدائش بیان کرتے ہیں ولادت مبارکہ کا وقت معتبر روایات میں صحیح سادق بیان کیا گیا ہے“

علامہ سید عبدالقدوس ہاشمی صاحب مرحوم نے اپنی کتاب تقویم تاریخی میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تاریخ ولادت ۹ دسمبر ۵۶۹ء بتائی ہے موصوف نے یہ تاریخ غالباً مکی خریفی تقویم کے مطابق نکالی ہے۔ مولوی اسحاق الہی علوی صاحب کے نظریہ کے مطابق بھی یہی تاریخ آتی ہے موجودہ زمانے میں مکی اہل علم حضور کا سال پیدائش ۵۶۹ء بتلاتے ہیں۔ ڈاکٹر حمید اللہ صاحب مقیم پیرس۔ ڈاکٹر ثار احمد صاحب شعبہ اسلامی تاریخ جامعہ کراچی۔ پروفیسر سعود احمد صاحب مقیم حال سکھر۔ علامہ نیاز فتح پوری صاحب ماہوار رسالہ نگار خدا نمبر وغیرہ۔ ایک فراخ دل مستشرق ڈرپر نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش کا سال ۵۶۹ء بتایا ہے۔ ڈاکٹر ثار احمد صاحب نے اپنی کتاب ”مستشرقین اور مطالعہ سیرت“ میں اس کا یہ قول نقل کیا ہے کہ ”۵۶۹ء میں مکہ میں وہ آ دی پیدا ہوا (صلی اللہ علیہ وسلم) جس نے انسانیت پر تمام انسانوں میں سب سے زیادہ اثر ڈالا“ راقم الحروف کی مرتبہ تقویم صفحہ ۳۸ کے مطابق تاریخ ولادت ۱۰ ربیع الاول ۵۷۰ قمری قبل ہجری۔ ۱۰ ربیع الاول ۵۷۰ء مکی رجبی (قمری مثنیٰ) ۱۰ رمضان ۵۷۰ء مکی خریفی (قمری مثنیٰ) ۱۳ مئی ۵۶۹ء ہجری۔ (دیکھئے تقویم کا صفحہ ۳۸)

ایک سندھی عالم علامہ مخدوم محمد ہاشم صاحب ٹھوکی کی عربی کتاب ”بذل القوۃ فی حوادث سنین الدعوة“ مترجمہ مولانا محمد یوسف صاحب لدھیانوی ”عہد نبوت کے ماہ و سال“ میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر مبارک بوقت وصال تریسٹھ ۶۳ سال تھی اور ایک روایت کے مطابق چالیسٹھ ۶۵ سال۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ علامہ صاحب اگرچہ ترجیح تو ۶۳ سال والی روایت کو ہی دیتے ہیں لیکن ۶۵ سال والی روایت کو بھی

۱۔ از دئے حساب ۱۲ ربیع الاول کو کعبہ کا دن منگن نہیں۔ جو ضروری ہے۔

۲۔ بعض مستشرقین جو دو سال پیچھے جا کر ۵۶۹ء آپ کا سال پیدائش بیان کرتے ہیں وہ گویا اس حدیث کی تفسیق کرتے ہیں جس میں حضور کی حیات مبارک ۶۵ سال بتائی گئی ہے اور ان کے بیان سے میرے اس موقف کی تصدیق ملتی ہے جو میں نے گذشتہ صفحات میں عرض کیا ہے۔ اور جس کا حاصل یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت ۱۰ ربیع الاول ۵۷۰ قمری ہجری مطابق ۱۳ مئی ۵۶۹ء ہے۔

کم از کم قابل اعتنا ضرور سمجھتے ہیں اور اس کا امکان ظاہر کرتے ہیں کہ شاید ۶۵ سال والی روایت ہی صحیح ہو اور یہ امکان بھی ہمارے موقف کی تائید میں ہے۔

اسی طرح علامہ ابی جعفر محمد بن جریر الطبری التوفی ۳۲۰ھ کی تاریخ طبری جلد اول سیرت النبی ترجمہ مطبوعہ نفیس اکیڈمی صفحہ ۵۳۳ پر ۶۳ سال والی روایت بیان کرنے کے بعد لکھا ہے۔ ”بعض معاصروں نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر ۶۵ سال ہوئی اس کے حطلق ابن عباس سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پینسٹھ سال کی عمر میں وفات پائی ابن حنظلہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پینسٹھ سال کی عمر میں وفات پائی ہے۔“

علامہ حافظ ابن کثیر کی اللصول فی سیرۃ الرسول کا اردو ترجمہ سیرت ہر در انبیاء میں بخاری کی حضرت ابن عباس سے منقول روایت میں ۶۱، ۶۲ اور ۶۵ سال حضور کی عمر مبارک بیان کی ہے ان میں راقم الحروف کے مطابق ۶۳ سال کی ریختی تقویم کے حساب سے صحیح ہے اور ۶۵ سال قمری قبل ہجری حساب سے صحیح ہے۔ یہ دونوں مدتیں ۶۳ سال اور چار دن کی ریختی (قمری شمسی) کے مطابق اور ۶۵ سال اور چار دن قمری قبل ہجری کے مطابق اگرچہ بظاہر مختلف معلوم ہوتی ہیں لیکن دراصل ان دونوں مدتوں سے ایک ہی دن متعین ہوتا ہے یعنی ۱۰ ربیع الاول ۵۵ھ قبل ہجری مطابق ۱۳ مئی ۵۶۹ء۔ (ملاحظہ ہو اس تقویم کا صفحہ ۳۸)

یہ بات ایک تاریخی حقیقت ہے کہ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت نگاری کے سلسلہ میں مسلمانوں نے جو اعتنا برتا ہے اسکی مثال دنیا کی کوئی قوم پیش نہیں کر سکتی مسلمانوں نے سیرت طیبہ کے ایک ایک لمحہ کو محفوظ کر لیا۔ آپ کی زندگی کا کوئی گوشہ ایسا نہیں جس پر تاریخی کا پردہ پڑا ہو۔ آپ کی زندگی کے ایک ایک پہلو کو موضوع تحقیق بنایا گیا۔ راقم الحروف کے خیال میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کا یہ بھی ایک قابل توجہ گوشہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دنیائے فانی میں کتنا عرصہ قیام فرمایا اور حضور کی عمر مبارک ۶۳ سال ہوئی ہے یا ۶۵ سال احادیث مبارکہ میں یہ دونوں مدتیں بیان ہوئی ہیں اور اس لحاظ سے کوئی صاحب حضور کی عمر مبارک ۶۳ سال بیان کرتے ہیں اور کوئی صاحب ۶۵ سال یہ الجھن اس لئے ہوئی کہ جس زمانے کی یہ تاریخیں ہیں اس زمانے تک کسی بھی سلسلہ تقویم پر کوئی اتیاری نشان (جیسا کہ آجکل ہے) نہیں تھا۔ چنانچہ جو راوی کی غریبی تقویم استعمال کر رہا تھا اس نے کئی تقویمی حساب کے مطابق ۶۳ سال اور جو راوی قمری ہجری تقویم استعمال کر رہا تھا اس نے حضور کی حیات مبارکہ قمری ہجری حساب کے مطابق ۶۵ سال ظاہر کی۔ مدت تو خیر بالکل صحیح حساب سے محفوظ کی گئی لیکن آئندہ نسلوں کو یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ کوئی مدت کوئی تقویم کے مطابق ہے یہ حقیر راقم الحروف شاید پہلا شخص ہے جو عرض کرنا چاہتا ہے کہ یہ دونوں مدتیں جو بظاہر مختلف دکھائی دیتی ہیں

ان میں کوئی اختلاف یا تضاد نہیں ہے۔ ۶۵ سال اور چار دن کی مدت خالص قمری حساب سے آتی ہے۔ اور ۶۳ سال اور چار دن کی قمری شمسی خریفی حساب سے فتنی ہے۔ دونوں طرح حساب سے ولادت نبویؐ کا ایک ہی دن متعین ہوتا ہے یعنی ۱۰ ربیع الاول پیر کا دن ۵۵۹ قمری قبل ہجری مطابق ۱۳ مئی ۵۶۹ء [اور اس مدت قیام کے جو ۱۳ مئی ۵۶۹ء سے ۸ جون ۶۳۲ء تک ہے ۲۳۰۳۸ دن بنتے ہیں (۱۳ مئی اور ۸ جون کو محسوب کرتے ہوئے) ملاحظہ ہو اس تقویم کا صفحہ ۳۸]

آخر میں عرض ہے کہ راقم الحروف نے یہ تمام کام پوری دیانت داری سے انجام دیا ہے۔ اگر دانستہ یا نادانستہ کوئی غلطی سرزد ہوگئی ہے یا طرز بیان میں کوئی لفظ حد ادب سے تجاوز کر گیا ہے تو اس کیلئے پورے اعظام کے ساتھ اللہ سے معافی کا خواستگار اور آپ سے معذرت خواہ ہوں۔
اقول قولی بذواستغفر اللہ لی ولکم وللسائر المسلمین۔ آمین یا رب العالمین۔